تعارف علمائے دیوبند

مجددِ مسلکِ اہلِ سنت، عاشقِ رسول، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ○ پاکستان

Marfat.com

سوانح - علماء دیوبند

ذخیرہ

5169

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

Marfat.com

ذخیرہ
ذخیرہ کتب: جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
5/49
10

تعارف

علمائے دیوبند

تصنیفِ لطیف

خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ الباری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور — کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

81045

جملہ حقوق بحق پسران خطیب پاکستان محفوظ ہیں

نام کتاب	تعارف علماء دیوبند
مصنف	مجدد مسلک اہلسنت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	جون 2004ء
تعداد	دو ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z116
قیمت	-/57 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

Marfat.com

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

(علامہ اقبال)

Marfat.com

الحمد لله الذی انشأ الخلق من عدم
ثم الصلاة علی المختار فی القدم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

Marfat.com

ذخیرہ

انتساب

بحضور

امامِ اہلِ سُنّت

مجدِّدِ دین وملت، اعلیٰ حضرت

عظیم البرکت، علّامہ مولانا

شاہ احمد رضا خاں

صاحب (بریلوی)

قدس اللہ سرّہ ونوّر اللہ مرقدہٗ

بتوسّط

مکینِ دیارِ رحمۃ للعالمین

نائبِ اعلیٰ حضرت صاحبُ الفضیلۃ والارشاد

قبلہ مولانا

ضیاءُ الدّین احمد القادری

رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ

عالِم کی موت کہتے ہیں عالَم کی موت ہے
اپنے کیے پہ موت پشیماں ہے آج بھی

خادمِ اہلِ سنّت

بندہ!

محمد شفیع اوکاڑوی غفرلہٗ

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرض ناشر	٦
نگاہِ اوّلیں	٨
تصویر کا پہلا رُخ	١١
مولوی رشید گنگوہی مُربّی خلائق ہیں	١١
گنگوہی کی مسیحائی	١٢
گنگوہی کے بندے	١٤
عبد بمعنی بندہ عابد یا غلام	١٥
گنگوہی، خدا یا رسول کا ثانی	١٦
مکہ میں گنگوہ کی یاد	١٨
گنگوہی کی قبر مثل طور	١٩
گنگوہی حاجت روا اور مشکل کشا	١٩
گنگوہی کا حکم خدا کے حکم سے بڑا	٢٠
داغ غلامی تمغائے مسلمانی	٢٠
انبیائے سے تشبیہہ	٢٢
گنگوہی حضور کی نظیر تھے۔	٢٢
گنگوہی نور مجسم تھے	٢٣
گنگوہی آفتاب ہیں	٢٣

عنوان	صفحہ نمبر
گنگوہی صدیق دفاروق ہیں	٢٣
گنگوہی صدیق وشہید وصالح ہیں	٢٤
گنگوہی جنید وشبلی اور غوث اعظم ہیں	٢٤
گنگوہی شیخ اکبر اور محی الدّین گیلانی ہیں	٤
گنگوہی کے آگے اولیاء کی گردنیں خم ہیں۔	٥
امام بخاری وغزالی، خواجہ حسن بصری وغیرہ گنگوہی کے دم سے زندہ تھے۔	٥
نص قرآنی سے گنگوہی ہدایت کے پرنالے تھے۔	٥
مولوی اشرف علی تھانوی کے مُرید کے خواب اور بیداری کا واقعہ (اشرف علی رسول اللہ)	[illegible]
دیوبندی حضرات سے سوال	[illegible]
ایک اور کشف (حضرت عائشہ کی توہین)	[illegible]
ایک اور خواب (اردو کلام)	[illegible]
ایک اور خواب (حضور باورچی)	[illegible]

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
چند اور خواب	۳۳	توہین وتنقیص علم رسالت	۴۶
خواب (حضور بصورت اشرف علی)	۳۳	شیطان کا علم حضور کے علم سے	
خواب 〃 〃 〃	۳۳	زیادہ ہے	۴۷
خواب 〃 〃 〃	۳۴	حضور کے علم کے لئے نص قطعی	
خواب 〃 〃 〃	۳۴	نہیں ہے	۴۷
خواب (اشرف علی کی نماز جنازہ		دیوبندی کفر	۴۹
حضور نے پڑھی)	۳۵	حضور کا سا علم جانوروں پاگلوں	
خواب (حضور مقتدی)	۳۶	کو بھی ہے۔	۵۰
مُریدنی خاتون کا خواب (حضور		عبارت کفریہ اور علمائے دیوبند	۵۱
عورت سے بغل گیر ہوئے)	۳۷	نتیجہ	۵۳
رحمۃ للعالمین صرف حضور نہیں	۳۹	ایک اور توجیہہ	۵۳
حضور سے برابری	۴۰	اصل عبارت اور فوٹو	۵۵
شہیدانِ کربلا کے مرثیہ کا جلانا		ایک مغالطہ	۵۶
ضروری ہے۔	۴۱	مخلصین کا مشورہ	۵۷
دیوبندیوں کے نزدیک ان کے		بدلی ہوئی عبارت	۵۹
علماء کا مقام	۴۱	لطیفہ	۶۱
عقیدہ کے متعلق اصُول	۴۴	حضور کے علم کی نفی	۶۲
حضور کی توہین کفر ہے	۴۴	توہین وتنقیص عمل رسالت	۶۵
کفر کے حکم کا دارو مدار		〃 〃 مقام مصطفیٰ	۶۶
ظاہر پر ہے	۴۵	گاؤں کا زمیندار	۶۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
انبیاء ذرۂ ناچیز سے کمتر	۶۷
نبی چمار سے بھی ذلیل	۶۷
بڑا بھائی	۶۸
بھائی	۶۹
حضور بے حواس ہو گئے	۷۰
محمد یا علی کسی چیز کا مختار نہیں	۷۱
جو اللہ کی شان میں کسی کو ملائے وُہ مشرک ہے	۷۵
تلک عشرۃ کاملہ	۷۶
غیب کی بات کی رسول کو کیا خبر	۷۸
انبیاء و اولیاء ناکارہ	۸۰
پکارنا، نذر و نیاز وغیرہ شرک ہیں۔	۸۲
منتیں ماننا و نذر نیاز کرنی	۸۳
حضور شفیع ہیں	۸۷
اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو	۹۱
نماز میں حضور کا خیال	۹۳
حضور آخری نبی ہیں	۹۴
آخری نبی ہونے پر کوئی فضیلت نہیں	۹۶
کسی اور نبی کے آنے سے ختم نبوت متاثر نہیں ہوتی	۹۸

عنوان	صفحہ نمبر
علامہ کاظمی کی عبارت	۱۰۱
فتوے	۱۰۲
نانوتوی کا شعر اور فتوے	۱۰۳
نوٹ	۱۰۵
اللہ کو زمان و مکان اور ترکیب عقلی سے پاک کہنا کیسا ہے؟	۱۰۶
جوابات	۱۰۷
مولوی اسمٰعیل دہلوی فتووں کی روشنی میں	۱۰۸
لطیفہ	۱۱۰
ملائکہ اور رسول کو طاغوت کہنا	۱۱۱
تھانوی صاحب کا ترجمہ اور فائدے	۱۱۲
من دون اللہ سے مُراد بت ہیں	۱۱۴
اللہ کو بندے کے افعال کا پہلے سے علم نہیں ہوتا۔	۱۱۵
حضور پر بہتان	۱۱۶
عذابِ الٰہی سے نجات پانا رسول کا کمال ہے	
ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق گنگوہی کا فتویٰ	
سوال و جواب بحوالہ المہند	

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
نجدی کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی کی عبارت	۱۱۹
عبدالوہاب نجدی کے عقیدے	۱۲۰
صحابہ کو کافر کہنے والا اہلسنت سے خارج نہیں	۱۲۲
مولوی اسمٰعیل کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے	۱۲۳
حلال وحرام	۱۲۴
مجلس مولود ناجائز ہے	۱۲۴
کوئی عرس اور مولود دُرست نہیں	۱۲۵
محفلِ میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے	۱۲۵
کھانے وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت ضلالت ہے	۱۲۵
رجبی شریف کو ختم قرآن، وعظ، شیرینی وغیرہ حضور کو ایصالِ ثواب ۲۷ رجب کا روزہ سب بدعت ہے	۱۲۶
ذکر شہادتِ امام حسین، سبیل وغیرہ نادُرست اور حرام ہے	۱۲۶
فاتحہ پڑھنا کھانے پر بدعت ہے	۱۲۷
سیوم دہم چہلم ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔	۱۲۷
عیدین میں گلے ملنا بدعت ہے	۱۲۸
فتووں کا خلاصہ	۱۲۸
حلال وطیب کیا ہے	۱۳۰
ہندوؤں کے تہواروں کا کھانا مسلمان کو کھانا دُرست ہے	۱۳۰
ہندو کے سودی روپیہ کی پیاؤ کا مسلمان کو پانی پینا درست ہے۔	۱۳۰
کوّا کھانا ثواب ہے	۱۳۱
کوّے کا گوشت حلال ہے	۱۳۲
پاکستانی شراب پیو	۱۳۲
اختتام	۱۳۳
طرفہ تماشہ	۱۳۴
لمحہ فکریہ	۱۳۷

Marfat.com

ذخیرہ

عرضِ حال

مجددِ مسلکِ اہلِ سنت خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ نے پچپن برس کی ظاہری زندگی میں صدیوں کا سفر کیا ہے۔ اُن کی ریاضتوں، درس و تدریس، خطابات، مناظرے، مباحثے، تصنیف و تالیف، اصلاحی تبلیغی مشاغل اور علمی و تحقیقی کام کا جائزہ لیجیے تو یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مولانا نے اپنی مختصر زندگی میں صدیوں کا کام کیا ہے۔ دُنیا کے ہر بڑے آدمی کا یہی وتیرہ رہا ہے۔ وہ اپنے لیے کم دوسروں کے لیے زندگی زیادہ گزارتا ہے۔ مولانا کے حصّے میں جتنے شب و روز آئے تھے وُہ انھوں نے غلامانِ رسولؐ کی نذر کر دیئے تھے۔ انھوں نے عاشقی کی زندگی گزاری تھی۔ ساری زندگی وُہ اپنے رسولؐ کا ذکر کرتے رہے۔ اور یہ ذکرِ حبیبؐ کا فیض تھا کہ چہار سمت مولانا کے طلب گار تھے۔ چار دانگ عالم میں اُن کی سرمستی کی دُھوم تھی۔ ہر سُو اُن کی آواز گونجتی تھی۔ وُہ اپنے رسولؐ کے نغمے سناتے تھے اور لوگوں کو دیوانہ کرتے تھے۔

وہ تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختمِ نبوّت، تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کے ہراول دستے میں نمایاں طور پر شامل تھے۔ اٹھارہ ہزار سے زائد اجتماعات سے خطاب اُن کا ایک مثالی امتیاز ہے۔ سیکڑوں موضوعات پر تقاریر کے علاوہ دینی اور علمی مسائل پر اُن کی تصنیفات اَن گنت ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں بار بار ان کتب و رسائل کی اشاعت ہوئی۔ اندازِ خطابت اُن کا جتنا دل کش تھا۔ اندازِ تحریر بھی اتنا ہی رواں شگفتہ اور دل نشیں تھا۔

زیرِ نظر کتاب "تعارفِ علمائے دیوبند" اُن کی تصانیف میں مشہور ہے حضرت مولانا

Marfat.com

نے اس میں معتبر اور مستند دلائل و براہین کے حوالے سے حقائق بیان کیے ہیں۔ وُہ ہر گز فرقہ واریت کے قائل نہیں تھے۔ اُن کو اِس بات کا بہت قلق رہتا کہ مسلمان کہلانے والے صرف ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو وجہِ نزاع کیوں بناتے ہیں؟ وُہ تو چاہتے تھے کہ ہر کلمہ گو عاشقِ رسولؐ ہو جائے۔

رقابت گو بُری شے ہے مگر یہ حسرت ہے　　زمانہ مبتلائے سیّدِ ابرارؐ ہو جائے

اس کتاب میں حضرت مولانا مرحوم و مغفور نے ذاتی اختلافات سے قطع نظر اصلاحِ عقائد و اعمال کے لیے اپنی شبانہ روز کی بہترین تحقیق پیش کی ہے، تاکہ کتاب کے مندرجات سے حقیقت واضح ہو جائے اور شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے۔

کتاب کا پہلا ایڈیشن کب کا ختم ہو چکا تھا۔ مولانا کی زندگی میں دوسرے ایڈیشن کی تیاری کی جا رہی تھی۔ انھوں نے دوسرے ایڈیشن کے لیے کچھ اضافے بھی کیے تھے اور عنوانات و حوالہ جات تک کام کیا تھا کہ اُن کا بلاوا آ گیا۔ پھر تو سب کچھ منتشر ہو گیا۔ دوسرے ایڈیشن میں پھر دیر ہوتی رہی۔ اِدھر احباب کا اصرار شدید تھا چناں چہ یہ دُوسرا ایڈیشن من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اضافہ بھی شامل کر دیا جائے گا۔

نورانی کتب خانہ، گزشتہ تقریباً پچیس برس سے حضرت خطیبِ پاکستان کی کتابوں کی اشاعت کر رہا ہے، یہ کوئی کاروباری ادارہ نہیں۔ دین کی خدمت اس کا شعار ہے۔ اَب تمام کتب اِدارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور کے تعاون سے اشاعت پذیر ہو رہی ہیں۔ خدا انھیں اور توفیق دے اور حضرت قبلہ مولانا مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے فیضان کو جاری و ساری رکھے۔

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مخلص: ایچ۔ کے۔ نورانی

Marfat.com

نگاہِ اوّلیں

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔

برادرانِ اسلام کی خدمت میں نہایت خلوص کے ساتھ گذارش ہے کہ اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک ٹھنڈے دل سے غور کے ساتھ ضرور پڑھیں تعصّب طرفداری اور شخصیّت پرستی سے الگ ہو کر ایمانداری اور حق پرستی سے کام لیں اور حق و باطل میں فیصلہ کریں۔ انشاء اللہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن اور واضح ہو جائے گی۔

اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ عوام و خواص کو معلوم ہو جائے کہ حلوے مانڈے کا چکر نہیں اور نہ ہی ضد یا ہٹ دھرمی ہے بلکہ اصل حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ علماء اہل سنت، علماء دیوبند سے کیوں اختلاف رکھتے ہیں اور یہ اختلاف اصولی ہے یا فروعی؟

مجھے قوی اُمید ہے کہ جن مسلمانوں کے دلوں میں حضور سیّد عالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی سچّی عقیدت و محبّت ہے اور وہ آپ کے مرتبہ و مقام، اور آپ کی عزت و عظمت کو جانتے اور سمجھتے ہیں، وہ اصل حقیقت کو سمجھ جائیں گے واللہ الھادی الی سبیل الرشاد اس رسالہ میں تصویر کے دو۲ رُخ پیش کئے گئے ہیں۔ پہلے رُخ میں یہ بتایا گیا ہے کہ علماء دیوبند کو

Marfat.com

خود اپنے علماء اور بزرگوں سے کتنی عقیدت و محبت ہے۔ ان کی شان میں کس قدر مبالغہ آرائی کی گئی ہے اور ان کو کس طرح حد سے بڑھایا گیا اور کیا کیا مقام اُن کو دیا گیا ہے۔ دوسرے رُخ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان ہی علمائے دیوبند نے حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہ وسلم کی شان میں کیا کیا گستاخیاں، بے ادبیاں کی ہیں اور کس قدر آپ کی توہین و تنقیص کی ہے معاذ اللہ

تصویر کے دونوں رخ دیکھ کر ناظرین حضرات کا خود ضمیر ہی اُن کو بتا دے گا کہ علماء دیوبند اسلامی نقطۂ نظر سے کون ہیں اور کس حکم میں داخل ہیں۔

مجھے کسی سے ذاتی عناد یا عداوت نہیں ہے الحب للہ وللرسول والبغض للہ وللرسول کے تحت غیرتِ ایمانی کا سچا اور صحیح مظاہرہ کیا ہے۔

اس رسالہ میں خود علماء دیوبند کی معتبر کتب کی عبارات درج کی گئی ہیں، اور جن کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ میرے پاس موجود ہیں اور مارکیٹ میں بھی دستیاب ہیں، ہر شخص تسلی کر سکتا ہے۔

بہت ضروری

اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے

جو لینا ہے لے لیں گے محمد کے دَر سے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر — اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

یہ یا اس قسم کے ایسے اشعار جو عقیدہ و ایمان کی رُو سے سراسر غلط ہیں، اُن کی نسبت علماء اہل سنّت (بریلوی) کی طرف کی جاتی ہے۔ حالانکہ علماءِ اہل سنّت نے بارہا ان کی تردید کے ساتھ مطالبہ کیا ہے کہ بتاؤ یہ اشعار کس عالمِ اہل سنّت نے کہے ہیں۔ اور کس کتاب میں ہیں؟ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ باوجود اس کے پھر بھی ان

Marfat.com

بے سند اشعار کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک طرف تو یہ بے سند اور غلط اشعار ہیں جن کا سہارا لے کر علماء اہل سنت کو بدنام کیا جاتا ہے اور دوسری طرف وہ اشعار جو آئندہ صفحات میں نقل کئے گئے ہیں، نہایت مستند اور علماء دیوبند کے شیخ المشائخ، امام المحدثین، زبدۃ المفسرین، شیخ الہند علامہ فروع و اصول، جامع معقول و منقول حضرت مولانا محمود الحسن صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند نے ارشاد فرمائے ہیں اور یہ اس مرثیے سے نقل کئے گئے ہیں جو انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر لکھا اور وہ جب سے اب تک باقاعدہ چھپ رہا ہے اور فروخت ہو رہا ہے ۔

اے چشمِ شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

بندہ
محمد شفیع اوکاڑوی غفرلہ

Marfat.com

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ

تصویر کا پہلا رُخ

۱۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی ساری مخلوق کو پالنے والے ہیں۔ چنانچہ

دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمودالحسن صاحب فرماتے ہیں۔

خدا ان کا مُربّی وہ مُربّی تھے خلائق کے

مرے مولیٰ مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربّانی مرثیہ صـ۱۲

اس شعر میں مولوی محمودالحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو مربیِّ خلائق لکھا ہے جو ربُّ العالمین کے ہم معنی ہے۔ کیونکہ ربُّ العالمین میں دو لفظ ہیں۔ رب اور عالمین، اسی طرح مربیِّ خلائق میں دو لفظ ہیں۔ مربی اور خلائق مربی رب کے معنی میں ہے، کیونکہ رب کے معنی ہیں تربیت کنندہ و پرورش کنندہ۔ اور مربی کے معنی بھی تربیت کنندہ ہیں۔ اگرچہ اُردو میں سرپرست کے معنی میں بھی آتا ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ خلائق اور عالمین کی طرف اضافت نہ ہو اور یہاں خلائق کی طرف اضافت ہے۔ لہٰذا وہی حقیقی معنی تربیت کنندہ یعنی پرورش کرنے والا ہوئے۔ اور خلائق عالمین کے معنی میں ہے۔ کیونکہ خلائق جمع خلق بمعنی مخلوق کی ہے۔ عالمین جمع عالم کی ہے اور اللہ کے سوا ہر شے جو موجود ہے اس کو عالم کہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے سوا ہر شے کو خلق بھی کہتے ہیں۔ یعنی جو چیز عالم ہے وہ خلق ہے اور جو خلق ہے وہ عالم ہے۔ معلوم ہوا کہ مربیِّ خلائق ربُّ العالمین کے

Marfat.com

ہم معنی ہے۔ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی مُربیِّ خلائق یعنی ساری مخلوق کو پالنے والے ہیں۔

۲۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے بہت بڑھ گئے چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود الحسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں۔

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم

مرثیہ صفحہ ۳۳

اس شعر میں مولوی محمود الحسن صاحب نے ابنِ مریم حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مولوی رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی دکھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے ابنِ مریم تم نے تو صرف ایک کام کیا کہ مُردے زندہ کئے اور ہمارے رشید احمد نے دو کام کئے مُردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہیں دیا، مُردوں کو زندہ کرنے میں تو تمہارے ساتھ برابری ہے مگر زندوں کو مرنے نہ دیا اس میں وہ تم سے آگے بڑھ گئے۔ اگر دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مسیحائی سے بڑھ کر نہ جانتے تو یہ نہ کہتے

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم

مرثیہ کے اس کفری قول پر پردہ ڈالنے کے لئے دیوبندیوں نے بڑا زور لگایا اور کہہ دیا کہ موت وحیات کا استعمال گمراہی اور ہدایت میں بھی ہوتا ہے لہٰذا شعر کا مطلب یہ ہے کہ

"گنگوہی صاحب نے گمراہوں کو ہدایت دی اور ہدایت یافتہ کو گمراہی سے بچا لیا اور دوسرے مصرعہ میں یہ تمنّا کی ہے کہ حضرت مسیح ابنِ مریم گنگوہی صاحب

Marfat.com

کے اس فیض کو ملاحظہ فرمائیں اور خوش ہوں"۔

شعر کا مطلب تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا البتہ یہ دیوبندی وہابیوں کی خوش عقیدگی ہے کہ بالکل بے تکی اڑا رہے ہیں۔ بیشک موت وحیات کا استعمال مجازاً ہدایت و گمراہی میں ہوا ہے۔ مگر ہر جگہ موت وحیات سے گمراہی و ہدایت مُراد نہیں ہوتی اور جہاں موت وحیات سے گمراہی و ہدایت مراد لیا گیا ہے وہاں ضرور قرینہ موجود ہوتا ہے۔ کیونکہ مجازی معنی مراد لینے کے لئے قرینہ شرط ہے اور اس شعر میں معنیٰ مجازی پر قرینہ تو کجا بلکہ اس کے عدم پر قرینہ موجود ہے۔ اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا تقابل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا وصف مُردے زندہ کرنا جو مشہور ہے وہ مجازی معنی کے اعتبار سے ہرگز نہیں بلکہ حقیقی معنیٰ میں ہے۔ اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا تقابل ہے تو وہی حقیقی معنی مراد لئے جائیں گے لہٰذا شعر میں ہدایت و گمراہی مراد لینا خود گمراہی و دھوکہ بازی ہے، بلکہ وہی مارنا و جِلانا مراد ہے۔ اور گنگوہی صاحب اس میں حضرت مسیح سے بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے زندوں کو مرنے سے بچا لیا، اگرچہ خود مر گئے اور اگر قرینہ وغیرہ سے آنکھیں بند کر کے ہر قاعدہ سے بے قید ہو کر ہدایت و گمراہی ہی مراد لی جائے تو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے گنگوہی صاحب کی ہدایت ضرور بڑھ جائے گی، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی کھلی توہین ہے۔ کیونکہ دوسرا مصرعہ

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

پکار کر کہہ رہا ہے کہ گنگوہی صاحب کی ہدایت عیسیٰ علیہ السّلام سے بڑھ گئی کیونکہ اگر محض عیسیٰ علیہ السّلام کو خوش کرنا ہی ہوتا تو یوں کہا جاتا۔

اس مسیحائی سے خوش ہوں ذری ابنِ مریم

دیوبندی وہابی انبیاء علیهم السّلام کی توہین کرتے ہیں اور جب مواخذہ کیا جاتا

Marfat.com

ہے تو پردے ڈالتے ہیں، من گھڑت تاویلیں کرتے ہیں۔ سب محاورے اور قاعدے بھول جاتے ہیں۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقابل کر کے دکھایا ہے اور ہر زبان کا محاورہ ہے، اردو میں بھی مستعمل ہے کہ تعریف کے موقعہ پر جب بولا جاتا ہے کہ "ذرا اس کو دیکھیں" تو تقابل علی وجہ الفوقیت ہی مراد ہوتا ہے کہ جس کو مقابلہ کر کے دکھایا جا رہا ہے اس سے یہ بڑھا ہوا ہے۔
جیسے حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت میں کہا گیا ہے ؎

بھوکے پیاسے نے ہزاروں کو تہ تیغ کیا
اس شجاعت کو ذرا دیکھے تو رستم آکر

جس طرح اس شعر میں حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کو شجاعت میں رستم پر فوقیت ظاہر ہے اسی طرح مرثیہ کے اس شعر میں ؎

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی برتری اور فوقیت ظاہر ہے۔ معاذ اللہ۔

۳۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں چنانچہ
دیوبند کے صدر مدرس و شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

مرثیہ صفحہ ۱۱

اس شعر میں مولوی محمود الحسن صاحب نے گنگوہی صاحب کے کالے کالے بندوں

Marfat.com

کو یوسف ثانی کہا ہے۔ دیوبندی بڑی حیرانی اور پریشانی کے بعد اس شعر کی توجیہہ یوں کرتے ہیں۔

کہ "عبید عبد کی جمع ہے اور عبد کے معنی غلام اور خادم کے ہیں۔ اور یوسفِ ثانی سے مراد حسین وجمیل ہے۔ لہٰذا شعر کا مطلب یہ ہوا کہ گنگوہی صاحب کے کالے کالے خدّام بھی حسین وجمیل نظر آتے تھے۔" جو شخص دیوبندی مذہب سے ناواقف ہو وہ شاید دھوکہ میں آ کر کہہ دے کہ یہ مطلب ہوسکتا ہے لیکن جو دیوبندی مذہب سے واقف ہے اس پر روشن ہے کہ دیوبندی کے اس شعر کا یہ مطلب قیامت تک نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ یہ مطلب تو اس بات پر موقوف ہے کہ عبد کے معنی غلام اور خادم کے ہوں اور دیوبندی وہابی مذہب میں عبد کے معنی صرف عابد ہی کے ہیں غلام اور خادم کے نہیں۔ ورنہ عبد النبی اور عبد المصطفیٰ نام رکھنا جائز ہوگا جو دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک شرک وکفر ہے۔ دیکھو بہشتی زیور اور تقویۃ الایمان۔

دیوبندیو! جب تمہارے نزدیک عبد الرّسول و عبد النبی نام رکھنا یقیناً شرک ہے تو تم کس منہ سے کہہ سکتے ہو کہ عبد کے معنی غلام اور خادم کے ہیں۔ تمہاری کتابیں پکار رہی ہیں کہ عبد کے معنی تمہارے مذہب میں بندۂ عابد کے ہیں۔

اور اگر تمہارے مذہب میں عبد کے معنی غلام اور خادم کے ہیں تو عبد النبی و عبد المصطفیٰ نام رکھنا شرک کیسے ہوا؟ کیا تمہارے مذہب میں نبی کا غلام اور خادم بننا شرک ہے۔ یہی تمہارا دین ہے، اسی پر مسلمانی کا دعویٰ ہے کہ نبی اکرم کا غلام اور خادم بننا شرک وکفر ہے؟

یقیناً تمہارے مذہب میں عبد کے معنی بندہ عابد کے ہیں تو شعر کا مطلب تمہارے مذہب کے مطابق یہی ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین وجمیل بندہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے ثانی ہیں۔

ماشاء اللہ چشم بددُور! واقعی وہابیوں دیوبندیوں کے چہروں پر حسن وجمال کا جو منظر ہوتا ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں ہے۔

مقامِ غور ہے کہ رشید احمد گنگوہی کے تو کالے کالے بندے یوسف ثانی ہو جائیں اور آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی وپیارے بندے مشرک ہو جائیں، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور گنگوہی کی حمایت نہیں تو اور کیا ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی بانیٔ اسلام کے ثانی ہیں۔

چنانچہ دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہبل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی (مرثیہ ص۹)

اس شعر میں مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانیٔ اسلام کا ثانی لکھا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اُن کی موت کے وقت اُعلُ ہُبلُ کے نعرے بلند ہوئے اور یہ بات بہت ہی قابلِ غور ہے کہ یہاں ثانی مماثل کے معنی میں ہے دوم کے معنی میں نہیں کیونکہ یہاں تعریف ہو رہی ہے اور تعریف کے مقام پر جب ثانی اور لاثانی بولا جاتا ہے تو وہاں مماثلت ہی مُراد ہوتی ہے۔ اور دیوبندی مذہب میں بانیٔ اسلام خدا تعالیٰ ہے۔ دیکھو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے وعظ ذکر الرسول مطبع کانپور کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ بانیٔ اسلام خدائے تعالیٰ ہے اور تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۷ پر ہے۔

"یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے اُن کا جو جی چاہتا تھا اپنی

Marfat.com

طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی اُمّت پر لازم ہو جاتی تھی، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔"

ان عبارتوں میں صاف صاف تصریح ہے کہ بانیٔ اسلام خدا تعالیٰ ہے حضور نہیں ہیں۔ تقویۃ الایمان پر ایمان رکھتے ہوئے اور تھانوی صاحب کو مانتے ہوئے دیوبندیوں کو ماننا پڑے گا کہ بانیٔ اسلام خدا ہے ورنہ تقویۃ الایمان کا منکر اور تھانوی صاحب سے منحرف ہونا پڑے گا۔ معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی خدا کے مثل ہیں اور اگر اپنے مذہب کو چھوڑ کر تھانوی صاحب سے انحراف کر کے بانیٔ اسلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیں تو گنگوہی جی کم از کم دوسرے رسول ہوئے یا مثلِ رسول ہوئے۔ اور یہ کہنا کہ گنگوہی صاحب کی موت پر اُعلُ ھُبل اُعلُ ھُبل کے نعرے بلند ہوئے یہ سفید جھوٹ ہے۔ دُنیا جانتی ہے کہ اب نہ ھُبل ہے نہ اس کے پجاری۔ مصطفائی ہدایت کے انوار نے ھبل اور ھبل پرستوں کو خاک میں ملا دیا۔ اب دیوبندیوں کے دماغوں ہی میں اُعل وھبل کی یاد ہو تو ہو دُنیا میں کوئی اس کے پکارنے والا نہیں۔

لہٰذا شعر کا مطلب دیوبندی مذہب کے مطابق یہی ہُوا کہ جب بانیٔ اسلام کا ثانی یعنی مثلِ خدا یا دُوسرا خدا یا مثلِ رسول یا دوسرا رسول اس دُنیا سے اٹھ گیا تو پھر شرکیہ نعرے اُعلُ ھُبل بلند ہوئے۔ معاذ اللہ۔

دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی مدح سرائی میں وہ کمال کر رہے ہیں کہ جمیع کمالات کو اُن کے لئے ثابت کر رہے ہیں۔ گنگوہی صاحب کو مربیِ خلائق بنایا۔ بانیٔ اسلام (خدا) کا ثانی کہا۔ ان کے کالے کالے بندوں کو یوسفِ ثانی کہا۔ اسی دُھن میں تھے کہ بیتُ اللہ پر نظر پڑ گئی دیکھا کہ کعبہ معظمہ خانۂ خدا بڑی عظمت والا گھر ہے۔ یہ عظمت و

Marfat.com

فضیلت بھلا گنگوہی صاحب کے گھر کے لئے ثابت نہ ہوئی تو بات ہی کیا ہوئی اور جب وہ مربیِ خلائق و بانیِ اسلام کے ثانی ہیں تو ان کا مکان بھی ضرور کعبۃ اللہ کی عظمت میں شریک ہوگا بلکہ دو چار ہاتھ بڑھ کر رہے گا کیونکہ کعبہ معظمہ میں تو اہلِ ظاہر مسلمان باادب حاضر ہوتے ہیں اور اپنے شوق کو پورا کرتے ہیں مگر جو باطنی نظر رکھتے ہیں اور جامِ معرفتِ گنگوہی پی چکے ہیں ان کی تسکین کعبہ معظمہ میں ہرگز نہیں ہوتی بلکہ کعبہ میں پہنچ کر بھی یہی چیخ و پکار ہے کہ ہائے گنگوہ کدھر ہے بتاؤ گنگوہ کدھر ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ گنگوہ کی عظمت و بندگی عارفانِ گنگوہ کی نظر میں کعبہ شریف سے بہت بلند و بالا ہے۔ چنانچہ مولوی محمود الحسن فرماتے ہیں۔

۵۔ پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی مرثیہ ص ۱۳

مسلمان اس حقیقت کو واضح طور پر جانتے ہیں کہ بیت اللہ کی حاضری کے وقت توجہ الی اللہ ہوتی ہے اور مخصوص دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ مخصوص عبادتیں ادا کی جاتی ہیں۔ مگر عارفانِ گنگوہ یعنی دیوبندیوں کی نظر میں کعبہ معظمہ تو جچتا ہی نہیں ان کی تسکین کا وہاں سامان ہی نہیں وہ تو وہاں جا کر بھی گنگوہ کی ہی دھن میں ہیں اور چلّا چلّا کر پکار رہے ہیں خدارا بتاؤ گنگوہ کدھر ہے؟ ہائے ہائے گنگوہ۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کیا بیت اللہ شریف کی حاضری کا حق اسی طرح ادا ہوتا ہے۔ کس قدر بدنصیب ہیں وہ لوگ جن کو بیت اللہ شریف پہنچ کر مدینہ منورہ کا خیال بھی نہ آئے اگر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت ہوتی تو گنگوہ کی بجائے مدینہ منوّرہ کا نام لیتے لیکن

ہر کسے شایانِ ایں درگاہ نیست

۶۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی کی قبر مثلِ طور ہے

Marfat.com

اور خود گنگوہی صاحب خدا ہیں اور مولوی محمود الحسن صاحب مثل موسیٰ ہیں جبھی تو کعبہ معظمہ نظر میں نہیں آتا۔

ملاحظہ ہو مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی مرثیہ صلا

مولوی محمود الحسن صاحب نے جب اپنے پیر کو مربیٔ خلائق مانا اور بانی اسلام کا ثانی کہا۔ ان کی قبر کو طور سے تشبیہ دے کر خود اَرِنی کہنے والے موسیٰ بنے اور ان کو خدا بنایا تو اب ضروری تھا کہ اپنی تمام حاجتیں مولوی رشید احمد سے ہی طلب کریں۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

۷۔ حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی وجسمانی مرثیہ صلا

اس شعر میں مولوی محمود الحسن صاحب اپنی ساری حاجتوں کا حاجت روا اور ساری مشکلوں کا مشکل کشا مولوی رشید احمد صاحب ہی کو بتا رہے ہیں۔ حاجتیں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔ دینی ہوں یا دنیاوی۔ کھلی ہوں یا چھپی جسمانی ہوں یا روحانی سب کا مشکل کشا اور قبلۂ حاجات انہی کو کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ شعر میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہے بلکہ انتہا درجہ کی تعمیم ہے۔ حوائج جمع ہے اور وہ بھی منتہی الجموع اس کی اضافت دین اور دنیا دونوں جہان کی طرف ہے۔ لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ دونوں جہاں کی جمیع حاجتیں خواہ روحانی ہوں یا جسمانی چھوٹی ہوں یا بڑی کھلی ہوں یا چھپی سب کے دینے والے اور پورا کرنے والے گنگوہی صاحب ہی ہیں۔ کیونکہ معانی کا مسئلہ ہے کہ جمع کی اضافت استغراق کا فائدہ دیتی ہے اگر آج کل کے بعض دیوبندی اس

Marfat.com

مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ان کے مدرسۂ دیوبند کے صدر مدرس بھی ناواقف تھے اس قاعدہ کی رُو سے شعر میں عموم ہے، یعنی ہر قسم کی حاجت کے قبلۂ حاجات اور ہر مشکل کے مشکل کشا گنگوہی صاحب ہی ہیں۔

دیوبندیو! تمہارا مذہب تو یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی غیر سے حاجتیں طلب کرنا شرک ہے (دیکھو تقویۃ الایمان و فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ)

اب خدا کے لئے انصاف کر کے بتاؤ کہ اگر مولوی رشید احمد صاحب کو غیر اللہ کہا جائے تو ان کو اپنی ساری حاجتوں کا حاجت رَوا مان کر مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے یا نہیں اور تمام دیوبندی ان کو اپنا پیشوا مان کر مشرک ہوئے یا نہیں؟ اور اپنے آپ کو اور مولوی محمود الحسن صاحب کو شرک سے بچاتے ہو تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا ماننا پڑے گا۔ بولو! اپنے شیخ الہند کو مشرک کہتے ہو یا گنگوہی جی کو خدا مانتے ہو؟

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

۸ - دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی کا حکم خدا کے حکم سے بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم — مرثیہ صا۳

اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے فرمایا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔ یاد رہے کہ قضائے الٰہی کی دو قسمیں ہیں ایک قضائے مُبرم دوسری قضائے معلّق۔ قضائے مبرم وہ حکم الٰہی ہے جو کسی کے ٹالے نہ ٹلے اور کسی دُعا و التجا وغیرہ سے رد نہ ہو، اور قضائے معلق وہ حکمِ الٰہی ہے

Marfat.com

کہ کسی اور پر اس کی تعلیق ہو وہ حکمِ الٰہی دُعا وغیرہ سے رُک جاتا ہے یعنی حکمِ الٰہی دو قسم کا ہے ایک دعا وغیرہ سے رک جاتا ہے دُوسرا نہیں رکتا اور جو حکمِ الٰہی دُعا وغیرہ سے نہیں رکتا اس کا نام قضائے مبرم ہے اور دیوبندیوں کے شیخ الہند فرماتے ہیں کہ خدا کا وہ حکم جو قضائے مبرم ہے جو دُعا والتجا وغیرہ سے نہیں رکتا رشید احمد گنگوہی کا حکم اسکی بھی تلوار ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ اگر کسی امر پر خدا کا حکم یوں ہو کہ یہ امر ہوگا اور رشید احمد گنگوہی کا حکم یوں ہو جائے کہ یہ امر نہیں ہوگا تو اللہ کے اس حکم کو جو کسی کے ٹالے نہیں ٹلتا۔ رشید احمد گنگوہی کا حکم اس کی بھی تلوار ہے۔ یعنی اس کو ٹال اور کاٹ سکتا ہے۔

فائدہ! واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا اور ٹلتا کیسے مربیِّ خلائق تھے۔ بانیٔ اسلام کے ثانی تھے کوئی مذاق تھے اور عقیدت مند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا اس سے زیادہ عقیدت مندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد گنگوہی نے کوّے کھانے کا حکم دیا تو علماء دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مُربیِّ خلائق کا حکم ہے آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا اور کوّے کھانے لگے۔

۹۔ دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی کی غلامی کا داغ مسلمانی کا تمغہ ہے۔

چنانچہ مولوی محمودالحسن صاحب فرماتے ہیں۔

زمانے نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مُسلمانی مرثیہ ص۶

اس شعر میں مولوی محمودالحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی غلامی کے داغ کو مسلمانی کا تمغہ قرار دیا ہے۔ تو جس کو ان کی غلامی کا داغ لگ گیا وہ مسلمان ہوا اور جس کو غلامی کا داغ نہیں لگا وہ مسلمانی کے تمغہ سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو ساری دنیا کے مسلمانوں کو گنگوہی صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا مسلمانی کے تمغہ سے محروم جانتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰- مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو
چھپا چاہِ لحد میں وائے قسمت ماہِ کنعانی! مرثیہ ص۸

اس شعر کے مصرع اوّل میں غور فرمائیے۔ مسیحائے زماں پہنچا فلک پر۔ یعنی جس طرح عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر اٹھا لئے گئے اسی طرح گنگوہی صاحب جو مسیحائے زماں تھے وہ بھی سب کو چھوڑ کر فلک پر پہنچ گئے۔ دوسرے مصرع میں ان کو ماہِ کنعانی یعنی یوسف علیہ السّلام بنا کر چاہ لحد میں چھپا دیا۔ گویا پہلے مصرع میں مسیحا بنا کر فلک پر پہنچا دیا اور دوسرے مصرعہ میں حضرت یُوسف بنا کے لحد کے کنوئیں میں بھی چھپا دیا۔

۱۱- وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیرِ ہستیٔ محبوبِ سُبحانی مرثیہ ص۱۶

یعنی گنگوہی صاحب اللہ کے محبوب حضور محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی نظیر تھے تو ان کی رحلت بھی آپ کی وفات کا نقشہ تھی اور اس سے بھی زیادہ صراحت ملاحظہ فرمائیے کہ مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نے گنگوہی صاحب کی وفات کے بعد ان کی سوانح لکھی جس کا نام ہے تذکرۃ الرّشید۔ اس کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ اثنائے کتابت میں ایک صاحب دِل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی بسبیل ڈاک لفافہ پہنچا کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جا رہی ہے یعنی گنگوہی صاحب کی سوانح کو صاف طور پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح قرار دے دیا۔ گنگوہی صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کا نظیر ٹھہرایا۔ ان کی وفات کو آپ کی وفات کا نقشہ بنایا۔ ان کی سوانح کو آپ کی سوانح قرار دیا۔ بتائیے قادیانی کیوں نہ ترقی کریں۔ جب کہ ان کو مرزا کی ظلی بروزی نبوّت ثابت کرنے کے لئے ایسے دلائل مل جاتے ہیں۔

81065

Marfat.com

۱۲۔ چھپائے جامۂ فانوس کیوں کر شمع روشن کو
تھی اس نورِ مجسّم کے کفن میں وہ ہی عُریانی
مرثیہ صہ ۱۶

یعنی جس طرح فانوس، روشن شمع کی روشنی کو نہیں چھپا سکتا بلکہ فانوس کے باوجود بھی شمع کی روشنی بدستور رہتی ہے۔ اسی طرح گنگوہی صاحب جو نورِ مجسّم تھے ان کا نور بھی کفن کے باوجود بھی روشن اور عُریاں تھا۔ اس شعر میں صاف طور پر گنگوہی صاحب کو نورِ مجسّم کہا ہے حالانکہ یہ لوگ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نورِ مجسّم ہونے کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی جیسے بشر تھے۔

۱۳۔ ضرورت قابلیّت کی تو ہر حالت میں ہے لیکن
قریب و دور یکساں مہر کی ہے نور افشانی
مرثیہ صہ ۱۶

یعنی گنگوہی صاحب آفتاب ہیں اور اُن کی نور افشانی دُور و نزدیک یکساں ہے یعنی ہر جگہ ہے مگر قابلیت کی ضرورت ہے جس سے اس آفتاب کے نور کو ہر جگہ دُور و نزدیک دیکھ سکے۔

۱۴۔ وہ تھے صدّیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجّد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی
مرثیہ صہ ۱۶

صدیق اور فاروق حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے وہ مخصوص آسمانی القاب ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو عطا فرمائے! ور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہجد کی نماز میں شہید ہوئے تھے۔ اور دیوبند کے صدر مدرس اور شیخ الہند نے یہ مخصوص القاب اور حضرت علی کی شہادت کا رتبہ گنگوہی صاحب کو دے دیا کہ شہادت نے تہجّد میں اُن کی قدم بوسی کی۔

۱۵۔ شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیاتِ شیخ کا مُنکر ہو جو ہے اُس کی نادانی
مرثیہ صہ ۱۵

Marfat.com

یعنی گنگوہی صاحب اللہ کے حکم سے صدیق و شہید اور صالح تھے۔ مربّیِ خلائق بانیٔ اسلام کے ثانی۔ نورِ مجسّم اُن کی وفات سرورِ عالم کی وفات کا نقشہ تھی وغیرہ وغیرہ تو پہلے آچکا۔ خدائی کے درجے اور نبوت کے درجے کے بعد صدیق و فاروق بھی ہو گئے اب تین درجے جو نبوّت کے بعد ہیں والصدّیقین والشہداء والصّالحین وُہ بھی اس شعر میں آگئے تو ایسے درجے و مرتبے والے کو جو زندہ نہ مانے گا وہ بے شک نادان ہوگا۔ افسوس صد افسوس کہ گنگوہی صاحب کی حیات کا منکر تو نادان اور حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا منکر، ان لوگوں کے نزدیک ولی اللہ۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے ہیں (معاذ اللہ)

۱۶۔ ہو سینہ جس کا مصباح نبوت کے لئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابی ایں چنیں ہادیٔ حقانی — مرثیہ صہ ۱۳

یعنی گنگوہی صاحب کا سینہ چراغ نبوّت کے لئے طاق تھا۔ ایسا ہادیٔ حقانی سوائے امام مہدی کے میسّر نہیں آسکتا۔

۱۷۔ جنید و شبلیٔ ثانی ابو مسعود انصاری
رشیدِ ملت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربّانی — مرثیہ صہ ۵

یعنی گنگوہی صاحب حضرت جنید بغدادی۔ حضرت ابو بکر شبلی حضرت ابو مسعود انصاری کے ثانی اور غوثِ اعظم قطب ربّانی تھے۔

۱۸۔ محی الدین اکبر جاتے ہیں دار فنا سے بس
اُٹھے اُف دیرِ ویراں سے محی الدین گیلانی — مرثیہ صہ ۱۹

اس شعر میں گنگوہی صاحب کو شیخ اکبر محی الدّین اور حضرت غوثِ اعظم محی الدین گیلانی کہہ کر کہا گیا ہے کہ وہ دنیا سے اُٹھ گئے۔

Marfat.com

۱۹۔ رقابِ اولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدین جیلانی
مرثیہ صـ۱۱

اس شعر میں یہ صراحت ہے کہ جس طرح حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور تمام اولیائے وقت نے اپنی گردنیں خم کی تھیں اسی طرح گنگوہی صاحب چونکہ محی الدین جیلانی تھے تو ان کے آگے بھی اولیاء کی گردنیں کیوں نہ خم ہوتیں (حد ہو گئی جھوٹ کی)

۲۰۔ فقط اک آپ کے دم سے نظر آتے تھے سب زندہ
بخاری و غزالی، بصری و شبلی و شیبانی
مرثیہ صـ۱۷

یعنی حضرت امام بخاری - امام غزالی۔ حضرت خواجہ حسن بصری۔ حضرت شبلی امام محمد شیبانی رضی اللہ عنہم فقط اک گنگوہی صاحب کے دم سے زندہ نظر آتے تھے اور جب گنگوہی صاحب کا دم نکل گیا تو اب یہ حضرات بھی زندہ نظر نہیں آتے گویا ساتھ اُن کا دم بھی نکل گیا۔

۲۱۔ نہ آئے مہدی موعود اور تم بھی چلے یاں سے
کرے گا گلشنِ اسلام کی کون اب نگہبانی
مرثیہ صـ۱۷

یعنی امام مہدی بھی نہیں آئے اور گنگوہی صاحب تم بھی چلے جا رہے ہو تو اب گلشنِ اسلام کی نگہبانی کون کرے گا۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ جب تک امام مہدی دنیا میں نہیں آتے۔ دُنیا میں اب گلشنِ اسلام کی نگہبانی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۲۲۔ ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا گمراہ ہوا
وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں کیا نصِّ قرآنی
مرثیہ صـ۱۲

بس فیصلہ ہو گیا کہ جس نے گنگوہی صاحب کے آستانے کو چھوڑ کر کسی اور جگہ ہدایت ڈھونڈی وہ گمراہ ہو گیا۔ کیونکہ گنگوہی صاحب نصِّ قرآنی سے ہدایت کے پرنالے تھے مطلب صاف ظاہر ہے کہ کسی اور جگہ ہدایت تو ہے نہیں کہ تلاش کی جائے

Marfat.com

اور جس نے تلاش کی اس کو سوائے گمراہی کے کچھ نہ ملا۔ ہدایت تو جبھی ملتی کہ کہیں ہوتی اور وہ تو کسی اور جگہ ہے ہی نہیں۔ وہ تو صرف گنگوہی صاحب کے پاس تھی۔ وہی ہدایت کے پرنالے تھے تو جب یہ پرنالہ ہی نہ رہا تو اب ہدایت کے آنے اور ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قارئین کرام! مرثیہ کے بائیس شعر مختصر سی تشریح کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔ ویسے تو سارا مرثیہ ہی کچھ ایسا ہے۔ مگر ان اشعار سے آپ کو ضرور اندازہ ہوگیا کہ کوئی مرتبہ ایسا نہیں ہے جو گنگوہی صاحب کو نہ دیا گیا ہو۔ حالانکہ اہل سنّت جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور واقعی اوصاف حسنہ بیان کرتے ہیں تو یہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ سنّی لوگ تو آپ کو حد سے بڑھا دیتے ہیں۔ افسوس! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ بیان ہوں تو حد سے بڑھ جانے کا فتویٰ، مگر اپنے ایک مولوی کا مرثیہ لکھا تو سب حدّیں ودّیں ختم۔ ایسا مبالغہ بلکہ قطعاً خلاف واقع باتیں لکھ ڈالیں یہ مولوی پرستی اور بغض رسول نہیں تو اور کیا ہے۔ آگے ملاحظہ ہو
ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک مرید کے خواب اور بیداری کا واقعہ

۲۳۔ مُرید نے اپنا خواب تھانوی صاحب کو تحریر کیا "کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں (یعنی لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے نام اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار

Marfat.com

زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (یعنی اشرف علی تھانوی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں"۔

انتہی بلفظہ۔ (رسالہ الامداد ص۳۵ مجریہ ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)

تھانوی صاحب کا جواب:

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

قارئین حضرات! آپ نے مرید کا خواب اور پیر کا جواب ملاحظہ فرمالیا۔ خصوصاً خط کشیدہ الفاظ کو دیکھتے ہوئے غور فرمائیے کہ کسی مومن سے سوتے جاگتے کبھی کلمہ شریف میں ایسی غلطی یا بھول نہیں ہوتی کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی جگہ کسی اور کا نام لے۔ نام لینا تو کیا بلکہ اس کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تو جس کے منہ سے خواب میں باوجود علم اور کوشش کے صحیح کلمہ شریف نہ نکلا۔ موت کے وقت اس کا کیا حال ہوگا؟ کیونکہ نیند موت کی بہن ہے۔ النوم اخ الموت کما فی الحدیث اور یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ موت کے وقت شیطان مرنے والے کے سامنے آتا ہے اور کلمہ شریف میں اپنا نام لینے کا اشارہ کرتا ہے اور اس خواب میں مولوی اشرف علی صاحب اس کے سامنے ہیں اور وہ پھر بھی کلمہ میں ان کا نام لے رہا ہے اللہ کی پناہ! اور پھر وہ خواب سے بیدار ہو کر بیداری میں جانتے ہوئے بھی اس کے تدارک کے خیال سے دُرود شریف پڑھتا ہے تو بھی اس کی زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نہیں نکلتا بلکہ نبیّنا کہہ کر وہ اشرف علی کا نام لیتا ہے اور بہانہ یہ کرتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں۔ مجبور ہُوں اندازہ کیجیے کہ اس مُرید پر کس قدر شیطان کا اثر ہو گیا اور اس کا دل کتنا تاریک ہو گیا تھا کہ وُہ بیداری میں بھی جانتے بوجھتے ہوئے کفر کا ارتکاب کر رہا ہے کیونکہ کسی غیر نبی اور غیر رسول کو نبی اور رسولُ اللہ کہنا صریح کفر ہے اور اس کفر پر وہ بے اختیار اور مجبور ہو گیا۔ اور پھر یہ کس قدر لرزا دینے والی بات ہے کہ مُرید کو تو یہ احساس بھی ہے کہ وہ غلطی پر ہے اگرچہ بے اختیاری کا بہانہ کرتا ہے مگر پیر اس کو اور پختہ اور مستحکم کرتا ہے کہ اس واقعہ میں تسلی تھی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اطمینان رکھو گھبرانے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی مرید کے دل میں جو خطرہ تھا اس کو دور نہیں کیا بلکہ خوب جما دیا اور پھر اس کو شائع بھی کر دیا۔ حالانکہ چاہیے یہ تھا کہ اس کو لکھتے کہ توبہ واستغفار کرو۔ یہ کفریہ کلمے تمہاری زبان سے شیطانی اثر کی وجہ سے جاری ہوئے ہیں۔ مجھے ان سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ خبردار! ایسی بات پھر نہ ہونے پائے۔ اس میں ایمان کی ہلاکت ہے وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

ہم نے اہل اللہ کے حالات پڑھے اور سنے ہیں کہ جب مرید سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہونے لگتی ہے جس سے اس کے ایمان کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے تو کامل پیر روحانی تصرف کر کے اس کو ہلاکتِ ایمان سے بچا لیتا ہے اور یہاں یہ حالت ہوئی کہ پیر کے آنے سے پہلے تو وہ خواب میں ہی کلمۂ کفر کہہ رہا تھا اور پیر کے آنے کے بعد وہ بیداری میں بھی کلمۂ کفر کہنے لگ گیا اور پھر اس کا سارا دن ایسے ہی کچھ خیال میں گزرتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دیوبندی حضرات سے سوال:

ایک شخص خواب میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اس کو اس بات کا علم ہے کہ طلاق دینا بُرا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس سے غلطی ہوئی تو اس کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے تاکہ پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال وہ بیٹھ جاتا ہے اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر وہ چاہتا ہے کہ اس غلطی کے تدارک میں وہ بیوی سے محبّت کی باتیں کرے لیکن پھر بھی یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق دی۔ میں نے اس کو طلاق دی حالانکہ اب وہ بیدار ہے۔ خواب میں نہیں ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں۔ زبان قابو میں نہیں۔ تو کیا اُس شخص کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

اگر ہوگی اور ضرور ہوگی تو عجیب بات ہے کہ طلاق واقع ہونے میں تو یہ عذر مقبول نہ ہو اور مولوی اشرف علی کو اپنا نبی اور رسول اللہ کہنے میں عذر مقبول ہو جائے۔

یاد رکھیے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بڑا نازک ہے ؎ با مصطفیٰ ہوشیار باش۔ علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ کلمۂ کفر میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

شان میں گستاخی کے معاملے میں کسی کی نادانی و جہالت، زبان کا بہکنا اور بے قابو ہو جانا۔ کسی قلق اور نشہ کی وجہ سے لاچار و مضطر ہو جانا۔ قلت نگہداشت یا بے پرواہی اور بے باکی یا نیت و ارادۂ گستاخی نہ ہونا وغیرہ کے اعذار مقبول نہیں ایسا شخص کافر اور گستاخ قرار دیا جائے گا (شفا شریف)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

دیوبندی حضرات نے اس واقعۂ مرید اور جواب کو صحیح اور درُست ثابت کرنے میں بہت سے صفحات سیاہ کیئے ہیں لیکن اس کو غلطی تسلیم نہیں کیا۔ تفصیل کے لیئے دیکھو کتاب "ردِّ سیف یمانی" مصنفہ علامہ شاہ محمد اجمل صاحب علیہ الرحمۃ

ایک اور کشف

۲۴۔ ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی کا) ذہن معاً اسی طرف منتقل ہُوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے

(رسالہ الامداد۔ صفحہ ۳۵ ھ)

قارئین حضرات! ملاحظہ فرمایا آپ نے ؟ یہ کتنی بڑی توہین اور گستاخی ہے اہل بیت نبوت امّ المؤمنین محبوبۂ سیّد المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی۔ ان کی وہ شانِ رفیع ہے کہ دنیا بھر کی مائیں اُن کے قدمِ پاک پر نثار۔ کوئی جاہل سے جاہل اور بے غیرت سے بے غیرت آدمی تمام مومنوں کی ماں

Marfat.com

کے گھر تشریف لانے کو جوڑو ملنے سے تعبیر نہیں کر سکتا اور پھر اس ذہن کی ذہنیت کا بھی اندازہ کر لیجئے کہ پچاس برس سے زائد عمر میں بھی معًا کس طرف منتقل ہُوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئے گی۔

۲۵۔ لیجئے اور سنیئے۔ از طرف شفیق احمد خادم حضور عالی۔ خواب لکھتا ہوں جس کا حضور عالی سے وعدہ کر آیا تھا۔ احقر نے خواب میں دیکھا کہ ماہِ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور عالی کے درِ دولت میں تشریف فرما ہیں۔ تراویح میں حضورِ انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف کے بچھانے اور پردے ڈلوانے کے اہتمام میں پھر رہی ہیں۔ اس کے بعد احقر کی آنکھ کھل گئی۔ (اصدق الرؤیا صنہ ۵/۲)

ذاکر صالح کا کشف تو یہ تھا کہ حضرت عائشہ صدّیقہ تھانوی صاحب کے گھر آنے والی ہیں اور اس خادم تھانوی کے خواب نے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر پہنچا دیا۔ نامعلوم اس کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ہیں، اس لئے کہ خواب میں تو کوئی ایسا اشارہ بھی نہیں ہے جس سے معلوم ہو۔ پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مائی صاحبہ کو ایسی جگہ تنہا کیسے بھیج دیا جہاں صفوف اور پردے کا انتظام بھی نہ تھا کہ مائی صاحبہ کو خود پھر کر یہ اہتمام کرنا پڑا۔ اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے جو اس خواب کے جھوٹ ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ کیا تھانوی صاحب نماز تراویح اپنے درِ دولت پر پڑھایا کرتے تھے یا مسجد میں؟ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خادم نے یہ خواب پہلے تھانوی صاحب کو خود سنایا اور پھر تھانوی صاحب نے اس سے وعدہ لیا کہ اس کو لکھ کر بھیجنا چنانچہ اس نے وعدے کے مطابق لکھ کر بھیج دیا اور اس کو شائع کر دیا گیا یہ تحقیق ہی نہیں کی کہ ایسا خواب سچا بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

یا نہیں؟ ان کو تحقیق سے کیا ان کو اپنی تعریف سے مطلب تھا اگرچہ مائی صاحبہ کی توہین لازم آجائے۔

ایک اور خواب

۲۶۔ ایک صالح فخرِ عالم علیہ السّلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیو بند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سُبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہُوا۔ (براھین قاطعہ ص۲۶)

قارئین حضرات! اس عبارت کا صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ پہلے تو ہمیں اُردو زبان نہیں آتی تھی جب سے مدرسۂ دیو بند کے مولویوں سے ہمارا معاملہ یعنی تعلق ہوا ہمیں یہ زبان آگئی یعنی اُن سے سیکھ لی۔ معاذ اللہ۔ اور اس من گھڑت خواب کو مدرسۂ دیو بند کی عظمت کی سند بنایا کہ کہا سُبحان اللہ! اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

نہ معلوم دیو بند کے مولوی روضۂ انور پر جا کر حضور کو اُردو پڑھاتے رہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیو بند تشریف لا کر اُن سے اُردو سیکھتے رہے؟ معاذ اللہ

ایک اور خواب

۲۷۔ ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ حاجی امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرّشید جلد اوّل ص۴۶)

Marfat.com

قارئین حضرات! غور فرمائیں کہ اس خواب کے لکھنے اور شائع کرنے کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ علماء دیوبند کا مقام اتنا بلند ہے کہ وہ خاتون اس قابل نہیں تھی کہ دیوبند کے مولویوں کا کھانا پکائے بلکہ ان کا کھانا پکانے کے قابل حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ معاذ اللہ حضور کو باورچی بنا دیا۔

چند اور خواب

جس کتاب سے یہ خواب نقل کئے جا رہے ہیں اُس کا نام ہے" اصدق الرؤیا" حصہ دوم یعنی سب سے زیادہ سچی خوابیں۔ تو اب چند خوابیں دیکھئے جو دیوبندی حضرات کے نزدیک سب سے زیادہ سچی خوابیں ہیں۔

۲۸۔ مولوی نذیر احمد کیرانوی اپنا خواب تحریر کرتے ہیں۔

حضور آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین کو خواب میں حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کی صورت میں دیکھا اور حضور سیاہ اچکن بٹنوں والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسا کہ مولانا تھانوی گاہے گاہے سیاہ اچکن پہنتے ہیں۔ (اصدق الرؤیا ص ۲)

خواب

۲۹۔ جناباً آج چند روز ہوئے کہ اس خاکسار نے جناب اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ گویا ایک نہر کے کنارے سے جا رہے تھے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جناب کی صورت کے مشابہ ہیں۔ (ص ۱/۲)

خواب

۳۰۔ مبارک پور میں جب میں تھا تو میں نے حضور صلی اللہ وسلم کو آپ کی صُورت

Marfat.com

میں دیکھا فقط زیارت ہوئی، کوئی بات چیت کی دولت نہیں نصیب ہوئی۔ مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڑھی (اصدق الرویا ص ۱۵/۲)

خواب

۳۱۔ ملا جیون طالب علم مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون نے تین خواب دیکھے اور وہ کہتا ہے کہ:

اور تینوں خواب میں میں نے حضور کو آپ کی شکل میں دیکھا اور پھر میں اور آدمیوں سے کہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔

(اصدق الرویا ص ۲۵/۲)

خواب

۳۲۔ ایک اور صاحب اپنا خواب لکھ کر کہتے ہیں:

اس خواب سے پہلے تین مرتبہ ۳ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی صاحب کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضورؐ بولے نہیں۔ (اصدق الرویا ص ۳۷)

بتائیے! ان خوابوں کے شائع کرنے کا مطلب کیا ہے؟ غالباً یہی کہ تھانوی صاحب در پردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ معاذ اللہ۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھانوی صاحب کی شکل میں متشکل ہو کر اس لئے نظر آتے تھے کہ ہم گویا تھانوی ہی ہیں؟ معاذ اللہ۔ اصل میں مُریدوں کے ذہنوں میں یہ بٹھانا مقصود ہے کہ تھانوی صاحب کو دیکھنا گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھنا ہے۔ چنانچہ آگے اور اس کی صراحت ملاحظہ فرمائیے:

۳۳۔ نور محمد مدیر رسالہ "صراطِ مستقیم" حیدر آباد دکن اپنا خواب تحریر کرتے ہیں:

حضور (اشرف علی تھانوی) سفر میں ہیں اور کسی جگہ قیام ہے جو ہمارے

Marfat.com

قیام گاہ سے تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ عادت یہ ہے کہ روزانہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور حسبِ معمول کسی وقت کی نشست میں مفاوضات فیضانیہ سے مستفید ہوتے ہیں ایک روز میں نے دیکھا کہ مختلف ملکوں کے لوگ توشہ وسامان سفر اپنے کاندھوں پر لئے ہوئے مختلف جہان سے آرہے ہیں ان میں خصوصًا بلوچستان کے لوگ زیادہ ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ مولانا صاحب یعنی حضور کا نام مبارک لے کر کہتے ہیں تشریف لائے ہیں اس لئے ہم لوگ سفر کر کے حاضر ہوئے ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ نہیں ہیں درحقیقت حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی ومالی دیہاتی وقومی ہیں اور اس وقت تک جتنے روز مجالس میں حضوری ہوئی ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں تھیں۔

(اصدق الرویا ص ۱/۲)

خط کشیدہ الفاظ میں غور فرمائیے خصوصًا ان الفاظ میں کہ "آپ نہیں ہیں درحقیقت حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" اب تو بالکل واضح ہوگیا کہ تھانوی صاحب حقیقت میں تھانوی صاحب نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ معاذ اللہ۔

نیز اس خواب میں تبلیغی جماعت کی ٹولیوں کا نقشہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اس خواب سے وہ اس فریب میں آجائیں کہ جہاں اُن کی مجلس ہوتی ہے وہاں حضور تشریف لاتے ہیں اور انکی مجلس حضور ہی کی مجلس ہوتی ہے چنانچہ خواب کے آخری جملے اس کی شہادت ہیں۔ ان کی مجالس میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اور اُن کی مجالس حضور ہی کی مجالس ہوں اور اگر اہل سنت یہ کہہ دیں کہ حضور کسی خاص محفل میلاد میں تشریف فرما ہوجاتے ہیں تو پھر انہی حضرات کی طرف سے شرک کا فتویٰ۔

۳۴۔ محمود حسین از مدرسہ شاہی مراد آباد کا خواب:

آج کئی دن گذر گئے کمترین نے ایک خواب حضور (اشرف علی تھانوی) کے

Marfat.com

متعلق دیکھا تھا لیکن فوراً بوجہ مشغولیت امتحان کے اطلاع نہ دے سکا اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کو مجھے کہہ رہا ہے کہ مولانا کا انتقال ہو گیا ہے اور ہمارا ملنے والا ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دینے کے لئے جا رہا ہوں اب وہ شخص گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف پر جاکر آواز دی کہ مولانا کا انتقال ہو گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خبر سُن کر فوراً قبر مبارک سے اُٹھے اور آپ کے جنازہ کے لئے چلے۔ خواب کا مضمون تمام ہوا۔ (اصدق الرویا ص۱۱)

۳۵۔ شہابُ الدّین کشمیری گیٹ دہلی کا خواب :

یہ خواب نظر آیا کہ ایک اُونچی کرسی کی سی مسجد ہے اور جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے اور احقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احقر کے بائیں جانب تھے احقر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا اور احقر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا رومال بچھا دیا۔ اتنے ہی میں صحن مسجد میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ آں حضرت اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک سب سفید تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مُبارک احقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا نماز جمعہ یعنی آپ (اشرف علی تھانوی) پڑھا رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا۔ اس خواب کی وجہ سے دن کو ایک قسم کی خوشی ایسی معلوم ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں۔ (اصدق الرویا ص۲۳/۲)

ان دونوں خوابوں میں غور فرمائیے۔ پہلے خواب سے ثابت ہُوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھانوی صاحب کی نماز جنازہ پڑھی۔ ظاہر ہے کہ تھانوی صاحب کی نمازِ جنازہ کسی مولوی نے پڑھائی ہو گی تو وہ مولوی امام ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی

Marfat.com

بنے اور دوسرے خواب سے صراحتہً ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھانوی صاحب کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی تو تھانوی صاحب امام ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی۔ ان خوابوں کی اشاعت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تھانوی صاحب کا مقام اتنا بلند ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی اقتداء کرتے ہیں۔ معاذ اللہ

۳۶۔ ایک مُریدنی خاتون کا خواب بھی ملاحظہ ہو وہ کہتی ہے:

ایک جنگل ہے اسمیں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں۔ ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی۔ تھوڑی دیر میں حضرتؐ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغل گیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ دیا۔ جس سے سارا تخت ہل گیا۔ حضرت بولے کہ تجھ کو پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں صورت شکل بالکل مولانا اشرف علی صاحب کیسی ہے اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ (صدق الرویا ۲۳/۲)

مُریدنی کے اس خواب خصوصاً خط کشیدہ الفاظ میں غور فرمائیے۔ پہلے تو کہا میں ہوں ایک تخت ہے۔ پھر کہا ایک میں اور دو تین آدمی ہیں۔ نامعلوم یہ دو تین آدمی ایک دم کہاں سے آ گئے؟ چلئے ہو سکتا ہے کہ شاید پہلے نظر نہ آئے ہوں یا غیب سے ایک دم نمودار ہو گئے ہوں مگر اس کے بعد کے شرمناک الفاظ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر نہ تو ان دو تین آدمیوں سے سلام کلام فرمایا بس آتے ہی ایک غیر عورت سے بغل گیر ہو گئے اور اتنا زور سے اس کو دبایا کہ سارا تخت ہل گیا وہ بھی دو تین آدمیوں کے سامنے۔ بتائیے کوئی بزرگ یا عالم تشریف لائیں، اور اُن کے انتظار میں دو تین آدمی اور ایک عورت از راہِ عقیدت مندی کھڑے ہوں اور وہ بزرگ یا عالم آتے ہی اس عورت سے چمٹ جائیں اور اتنے زور سے

Marfat.com

دبائیں اور ہل جل کریں کہ سارا تخت ہلا کر رکھ دیں نہ ان آدمیوں سے سلام نہ کلام تو ان آدمیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا اور پھر اس بات کو شائع کر دیں تو پڑھنے والوں کی نظر میں اس بزرگ یا عالم کی حیثیت کیا ہوگی ؟ ایک بزرگ اور عالم کے لئے یہ بات انتہائی نامناسب اور شرمناک تصوّر کی جائے گی چہ جائیکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف ایسی بات کی نسبت ؟ العیاذ باللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو غیر عورتوں سے مصافحہ بھی نہیں فرماتے تھے۔ اگر آپ کہیں کہ یہ تو خواب ہے۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم جس کو خواب میں ملتے ہیں تو وہ بلاشبہ آپ ہی ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسی حرکت نہیں فرما سکتے۔ ہاں اس خاتون نے آخر میں جو کہا ہے کہ صورت و شکل بالکل مولانا اشرف علی صاحب کی سی ہے تو اس سے مسئلہ کچھ حل ہو جاتا ہے اور یہ جو اس خاتون نے کہا کہ حضرت نے فرمایا تجھ کو پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں تو یہ بھی خوب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری ظاہری حیات میں کسی صحابی یا صحابیہ کو اس طرح پل صراط پر چلنے کی عادت نہیں ڈالی نامعلوم اس خاتون کے لئے یہ طریقہ کیوں اختیار فرمایا ؟ اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ عادت تو اس کام کی ڈالی جاتی ہے جو ہمیشہ کرنا ہوتا ہے پُل صراط پر تو ایک ہی مرتبہ چلنا ہے۔ شاید اس مُریدنی کو بار بار گزرنا ہوگا۔ بلاشبہ جو کوئی ایسی بات حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف منسوب کرتا ہے جو آپ نے نہیں فرمائی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۴۷۔ محبوبانِ خدا کی شان میں گستاخی و ہمسری و برابری کرنا وہابیہ دیوبندیہ کا شیوہ ہے۔ ہمسری و برابری کا وہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ انبیاء علیہم السّلام خصوصًا سیّد الانبیاء حبیبِ کبریا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہر صفت میں حصّہ بانٹنے سا جھا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہر خصُوصیّت کا انکار کر کے اس میں خود شرکت

Marfat.com

کرتے ہیں۔ چنانچہ

مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں

لفظ رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ دیگر اولیائ وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۲)

اس عبارت میں کتنی صراحت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص صفت رحمۃ للعالمین کا انکار ہے۔ صاف کہہ دیا ہے کہ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔ اور اس میں خود شریک ہونے کے لئے کہہ دیا کہ علماء ربانیین کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔

ہر وہ شخص جس کو عبارت فہمی کا سلیقہ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی مذکورہ عبارت کے تین جز ہیں۔ دعویٰ، دلیل، تفریع، لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔ یہ دعویٰ ہے۔ بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں یہ دلیل ہے۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دے تو جائز ہے۔ یہ تفریع ہے۔

یہ کلام صراحۃً پکار رہا ہے کہ رحمۃ للعالمین حضور کی مخصوص صفت نہیں بلکہ علماء ربانیین کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔ رہی بتاویل کی قید یہ گنگوہی صاحب نے عام لوگوں کو پھنسانے کے لئے ایک آڑ بنائی ہے۔ ورنہ دلیل اگرچہ مثبت مُدعا نہیں مگر ان کا مقصود تو صفت خاصہ ہی اڑانا ہے۔

Marfat.com

اب دیوبندیوں سے پوچھو کہ علماء ربانیین اُن کے نزدیک کون ہیں۔ کیا بریلوی ہیں؟ یا غیر مقلد ہیں۔ یا شیعہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ بریلویوں کو وہ بدعتی کہتے ہیں۔ غیر مقلدین اور شیعوں کو گمراہ کہتے ہیں اور اپنے آپ کو علماء حق اور علماء ربانیین کہتے ہیں۔ تو مطلب یہی ہوا کہ ہمیں بھی رحمۃ للعالمین کہو مگر تاویل یہ کرلو کہ حضور بڑے رحمۃ للعالمین ہیں اور دیوبند کے مولوی چھوٹے رحمۃ للعالمین۔

جیساکہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ حضور ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ مُسلمانو! خوب غور سے سن لو کہ دیوبندیوں کا سب سے بڑا مقصد ہی یہی ہے کہ انبیاء اولیاء خصوصًا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام خصوصیتیں اُڑا دو اور انکار کردو کیونکہ جب تک خصوصیّت کا انکار نہیں کروگے۔ اس وقت تک برابری اور ہمسری نہ ہوسکے گی ہمسری اور برابری کرنے کے لئے اور مخصوص صفت رحمۃ للعالمین میں شریک ہونے کے لئے کہہ دیا کہ دوسرے پر اگر اس لفظ کو بتاویل بول دے تو جائز ہے اگرچہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں اور کسی صفت میں اعلیٰ ہونا اسی بات کی دلیل ہے کہ اس صفت میں اور بھی شریک ہیں۔ اگرچہ وہ ادنیٰ ہیں۔ تو نتیجہ یہی نکلا کہ حضور بڑے رحمۃ للعالمین ہیں اور دیوبند کے مُلاں چھوٹے رحمۃ للعالمین۔

۳۸۔ چنانچہ گنگوہی صاحب نے جب یہ فتویٰ دیا تو ان کے متعلق مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے یہ لکھا۔

کمینۂ غلامان خلیل احمد اپنے ملجا و ماویٰ میزاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علی العالمین غیاث المریدین غوث المسترشدین نائب رسول رب العالمین قطبِ زمانہ، مجتہد عصرہ داوانہ حضرت مولائی و مرشدی مولانا مولوی رشید احمد صاحب دام اللہ ظلال برکاتہم علی العالمین۔

(تذکرۃ الرشید صہ ۱۴۹)

دیکھیے اس میں گنگوہی صاحب کو میزاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علی العالمین لکھا جس کا معنی

Marfat.com

ہے۔ سارے جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پرنالے۔ آخر میں لکھا۔ دام اللہ ظلال برکاتہم علی العالمین۔ یعنی اللہ ان کی برکتوں کے سائے سارے جہانوں پر ہمیشہ رکھے۔ ان دونوں عبارتوں کا معنی یہ ہُوا رحمۃ للعالمین۔ برکات للعالمین۔ جیساکہ نائبِ رسول رب العالمین کہا تو جس طرح یہاں العالمین ہے اسی طرح دونوں عبارتوں میں العالمین ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا رب ہے، اُس کی ربوبیت سے کوئی چیز خارج نہیں اسی طرح گنگوہی صاحب سارے جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات ٹھہرے۔

۳۹۔ دیوبندی مولوی کے نزدیک شہیدانِ کربلا رضی اللہ عنہم کے مرثیہ کا جلانا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ حصّہ سوم صـ۱۰۳

حضرت امامِ حسین علیہ السّلام کے مرثیہ کے لئے تو علماء دیوبند کا یہ فتویٰ کہ جلادینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے مگر دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود حسن صاحب نے گنگوہی صاحب کا مرثیہ لکھا، پڑھا، پڑھوایا، چھپوایا، شائع کیا سارے دیوبندی مولوی اس سے متفق ہیں اس کا جلانا اور زمین میں دفن کرنا تو دُکنا کسی نے اُس کی کراہت کا بھی فتویٰ نہ دیا۔ آخر یہ گنگوہی کی عقیدت اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عداوت نہیں تو اور کیا ہے۔

دیوبندیو! جب شہیدانِ کربلا کا مرثیہ جلا دینا اور دفن کر دینا ضروری ہوا تو گنگوہی صاحب کا مرثیہ لکھنا اور چھپوا کر شائع کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

۴۰۔ دیوبندیوں کے نزدیک ان کے اپنے علماء و مشائخ کا مقام۔

(۱)۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ کا توکل میں صبر و قناعت میں ریاضت و عبادت میں تقویٰ و طہارت میں مجاہدہ میں استقامت میں استغنا میں حب فی اللہ و بغض فی اللہ میں جس طرح کوئی مثل نہیں اسی طرح تبحر علمی میں وسعتِ نظر میں

Marfat.com

نفقہ میں تحدیث میں عدالت وثقاہت میں حفظ و اتقان میں فہم و فراست میں اور روایت و درایت میں بھی کوئی نظیر نہ تھا۔ (تذکرۃ الرشید ص۳ ج۱)

۲۔ نیز مرثیہ کے پہلے صفحہ پر ہے۔ مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد۔ یعنی سارے عالم کے مخدوم ہیں اور سارا عالم اُن کی اطاعت کرتا ہے۔

۳۔ واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجاتِ اُخروی کا سبب ہے۔ (تذکرۃ الرشید ص۱۱۳ ج۱)

۴۔ خوش نصیب وہی ہے جو اپنے شیخ کی جوتیوں کے طفیل میں دین حاصل کرے۔ (تذکرۃ الرشید ص۷ ج۱)

۵۔ گنگوہی صاحب کے متعلق لکھا "مجسم نور اور سراپا کمال" ص۳ ج۱ اور دوسرے مقام پر لکھا۔ "سراپا نور" (تذکرۃ الرشید ص۶۲ ج۱)

۶۔ حاجی امداد اللہ صاحب کے متعلق لکھا۔ حاجی صاحب بے شک چاند ہیں کہ اُن کے نور سے ہزارہا آدمی مستنیر ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہوں گے۔

(امداد المشتاق ص۱۲۹)

۷۔ مرشدوں کی محبت عین اللہ و رسول کی محبت ہے کہ اُن کے نائب ہیں۔

(امداد المشتاق ص۲۷۱)

۸۔ پیر کی مدح خدا اور رسول ہی کی مدح ہے۔ (امداد المشتاق ص۱۱۶)

قارئین حضرات! آپ نے ان چالیس ۴۰ حوالوں میں دیوبندی حضرات کی اپنے علماء و مشائخ کے ساتھ عقیدت و محبت، جذبات و خیالات۔ انتہائی غلو، مبالغہ اور حد سے بڑھانے کی جھلکیاں گزشتہ صفحات میں دیکھیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے اور یہ حوالے اور خیالات عوام اور جاہل مریدوں کے نہیں بلکہ ان کے اکابر علمائے کے ہیں یا اُن کے مُصدّقہ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو مُربّی

Marfat.com

خلائق بنایا۔ ان کی مسیحائی کو حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی مسیحائی سے بڑھ کر بتایا۔ ان کے کالے کا بے بندوں کو یوسف ثانی کہا۔ بانیٔ اسلام کا ثانی بنایا۔ گنگوہی کے مکان کی اتنی عظمت بڑھائی کہ اہل عرفان بیت اللہ شریف میں بھی گنگوہ کا راستہ پوچھتے پھرتے تھے۔ ان کی قبر کو طور سے تشبیہہ دے کر ان کو خدا ٹھہرایا اور اَرِنی کہنے والے موسیٰ بنے۔ ان کو جمیع حاجاتِ جسمانی و روحانی کا حاجت روا کہا۔ ان کے حکم کو قضائے مبرم کی تلوار کہا۔ ان کی غلامی کے داغ کو مسلمانی کا تمغہ قرار دیا۔ ان کو مسیحائے زماں یعنی حضرت عیسیٰ بنا کر فلک پر پہنچایا اور ماہِ کنعانی یعنی حضرت یوسف بنا کر چاہِ لحد میں چھپایا ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر اور ان کی وفات کو آپ کی وفات کا نقشہ قرار دیا۔ انکی سوانح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح قرار دیا۔ نورِ مجسم۔ سرتاپا نور۔ سرتاپا کمال اور تمام اوصافِ حسنہ علمی و عملی میں بے مثل و بے نظیر ٹھہرایا۔ ان کو تمام عالمین پر اللہ تعالےٰ کی رحمت و برکات قرار دیا۔ آفتاب نور بنایا۔ صدیق و فاروق شہید و صالح اور مرنے کے بعد بھی زندہ کہا اور اُن کی حیات کے منکر کو نادان ٹھہرایا۔ ان کے سینے کو چراغِ نبوت کا طاق کہا۔ حضرت جنید۔ شبلی۔ ابو مسعود۔ غوثِ اعظم محی الدّین جیلانی اور شیخ اکبر کا ثانی کہا۔ اولیاء کی گردنوں کو ان کے سامنے خم بتایا۔ مریدوں اور طالبوں کا بڑا فریاد رس یعنی غوث اعظم و غیاث وغیرہ بنایا۔ اُنہی کے دم سے بڑے بڑے ائمہّ اسلام کا زندہ نظر آنا ٹھہرایا۔ انہی کو گلشن اسلام کا نگہبان قرار دیا اور جب تک امام مہدی نہیں آتے۔ اس وقت تک گلشن کو بے نگہبان ٹھہرایا۔ ان کو میزاب ہدایت قرار دیا، اور جس نے ان کے سوا کسی اور جگہ سے ہدایت ڈھونڈی اس کو گمراہ بتایا۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو خواب و بیداری میں رسول اللہ اور نبی کہا گیا جس پر کوئی باز پرس تک نہ کی گئی اور اُن کے گھر امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہنچایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُردو زبان کے سیکھنے میں اپنا شاگرد بنایا حضور کو علماً

Marfat.com

دیوبند کا کھانا پکانے والا کہا گیا۔ حضور کو تھانوی کی شکل و صورت میں بتایا اور ایک غیر عورت سے بغلگیر کر دایا۔ تھانوی صاحب کو اور ان کا جنازہ پڑھانے والے کو حضور کا امام اور حضور کو ان کا مقتدی بنایا۔ اپنے مولویوں اور پیروں کے متعلق خوش اعتقادی کا یوں مظاہرہ کیا کہ دین انہی جوتیوں کے طفیل میں حاصل کرنے والا خوش نصیب ہے، ان کی محبّت اور مدح کو عین اللہ و رسول کی محبت اور مدح قرار دیا اور تھانوی صاحب کے پاؤں دھو کر پینے کو نجاتِ آخرت کا سبب قرار دیا وغیرہ وغیرہ۔ اِدھر تو یہ عالم ہے اب تصویر کا دُوسرا رُخ دیکھئے کہ سرورِ انبیا حبیبِ کبریا باعثِ ارض و سما رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین عالم ما کان و مایکون صاحب قاب قوسین وسیلتنا فی الدّارین صاحب لواء الحمد و مقام المحمُود سیّد الوجود، نبیّنا و حبیبنا و شفیعنا احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و بارک و سلّم کے متعلق ان لوگوں کے خیالات کیا ہیں؟ اس باب کو پڑھنے سے پہلے عقیدہ کے متعلق ایک ضروری اُصول ملاحظہ فرمالیجیے:

عقیدہ کے متعلق اُصول

عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں (براہین قاطعہ ص۵۱ مُصنّفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدّقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ عقیدہ محض قیاس سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ نص قطعی سے ثابت ہوتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی توہین کفر ہے

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء علیٰ ان شاتم النبی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلّم والمستنقص لہ کافر ومن شك فی کفرہ وعذابہ کفر (اکفار الملحدین مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی ص۵۱)

محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وُہ بھی کافر ہے۔

کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد ونیّت پر نہیں

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولا نظر للمقصود و النیات ولا نظر لقرائن حالہ (اکفار الملحدین ص۴۳)

کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد ونیت اور قرائن حال پر نہیں۔ نیز اسی اکفار الملحدین کے ص۸۶ پر ہے۔

وقد ذکر العلماء ان التھور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر

علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی شان میں جُرأت ودلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہنا کفر ہے اور اس بارے میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا یعنی یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ کلمۂ توہین کہنے والے کی نیت توہین کی ہے یا نہیں۔ اگر الفاظ عرف ومحاورہ میں صریح توہین آمیز ہیں تو یقیناً اس کو کافر کہا جائے گا اور اس میں کوئی تاویل قابلِ قبول نہ ہوگی۔ اگر باوجود صراحت کے کوئی تاویل کرے گا تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے۔

Marfat.com

قال حبیب بن ربیع ان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل (اکفار الملحدین صہ۳۱) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا۔ یہی علماء دیوبند کے مقتداء فرماتے ہیں التاویل الفاسد کالکفر (اکفار صہ۶۲) کہ تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔

بلاشبہ یہی حق ہے ورنہ کفر و الحاد اور توہین و تنقیص کا دروازہ کھل جائے گا اور ہر دریدہ دہن اور بے ادب گستاخ جو چاہے گا کہتا پھرے گا جب گرفت ہو گی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی اور کوئی تاویل کر دے گا۔ یاد رکھیے جس طرح لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہ ہو گا۔ مثلاً کوئی شخص کسی بزرگ سے کہے گا کہ آپ بڑے ولدالحرام ہیں یعنی حرام کے بچے ہیں اور پھر تاویل یہ کرے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں بلکہ محترم کے ہیں جیسے المسجد الحرام۔ لہٰذا ولدالحرام سے مُراد ولد محترم ہے اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے محترم کے بچے ہیں تو کیا کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولدالحرام بولنے کو جائز قرار دے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس لفظ کو بر بنائے عرف و محاورہ اہل زبان کلمۂ توہین ہی قرار دے گا۔

لہٰذا قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ وُہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اُصول کو پیش نظر رکھیں اور یہ دیکھیں کہ ان عبارات میں توہین ہے یا نہیں۔

توہین و تنقیص علمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ علماء دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ملک الموت اور شیطان کا علم زیادہ ہے اور ملک الموت اور شیطان کے علم کی زیادتی نصوص قطعیہ یعنی

Marfat.com

قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور کے علم کی زیادتی کے لئے علمأ دیوبند کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں۔عبارت ملاحظہ ہو۔

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے۔شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (زیادتی) نص سے (قرآن وحدیث سے) ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو ردّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔(براہین قاطعہ مصنّفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ومصدّقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صدا۵)

اس عبارت میں ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے تو شرک کہا مگر اسی شرک کو ملک الموت اور شیطان کے لئے نص سے ثابت مانا۔چنانچہ الفاظ عبارت میں غور فرمائیے کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی یعنی شیطان اور ملک الموت کے وسعت علم کے لئے تو نص ہے جس سے وُہ ثابت ہے اور اس نص سے مُراد بھی نص قطعی ہے بلکہ نصوص قطعیہ ہیں چنانچہ براہین قاطعہ کے اسی صفحہ پر اس عبارت سے چند سطر پہلے لکھا ہے۔ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعتِ علم دی۔اس کا حال نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا۔فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی فخرِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی نہیں اگر نص ہوتی تو مانا جاتا چونکہ نص نہیں لہٰذا حضور کیلئے یہ علم ماننا شرک ہے۔کتنی صراحت ہے کہ جس وسعتِ علم کو شیطان اور ملک الموت کے لئے نصوص قطعیہ سے ثابت مانا اسی وسعتِ علم کا حضور کیلئے بوجہ نص نہ ہونے کے انکار کیا اور اس کو شرک بتایا اور شرک بھی وہ جس میں ایمان کا کوئی حصّہ نہیں کیسی جہالت کی بات ہے اس لئے کہ یہ بات مسلّمہ ہے کہ شرک میں تفریق نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہو وہ جس کے لئے بھی ثابت کی جائے گی شرک ہی ہوگی۔ کیونکہ کوئی خدا کا شریک نہیں ہو سکتا اور اس عبارت میں جس علم کا حضور کے لئے ثابت کرنا شرک خالص کہا خود اسی علم کو شیطان و ملک الموت کے لئے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عداوت۔ یہ بھی خیال نہ کیا کہ جس علم کا ثابت کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شرک ہے وہ شیطان مردود کے لئے کیسے ثابت ہو سکتا ہے وہ بھی قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ سے۔ معاذ اللہ۔

اس عبارت کے ۲ دو سطر کے بعد لکھا پس اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ ص ۵۲)

ان دونوں عبارتوں میں کتنی صراحت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان اور ملک الموت کے علم سے کم ہے۔ یہ دونوں عبارتیں صریح کفر ہیں اور ان عبارات پر علماء عرب و عجم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ جب فتویٰ لگا تو علماء دیوبند نے فوراً رخ بدلا اور اس فتوے کو غلط ثابت کرنے اور اپنے آپ کو کفر سے بچانے کے لئے کوشش کی مگر اس کوشش سے ان کا کفر اور پکا ہو گیا چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھا:

ہمیشہ سے میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(البسط البنان ص ۷ سیف یمانی ص ۸)

مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نے لکھا:

ہمارا اور ہمارے تمام اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ

Marfat.com

تعالٰی نے جس قدر علوم کمالیہ عطا فرمائے اتنے ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی پاک جماعت میں بھی کسی کو نہیں دیئے۔ (سیف یمانی ص ۸)

خود براہین قاطعہ کے مؤلف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا:

میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر و مرتد و ملعون جانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔
(الختم علی لسان الخصم ص ۶ قطع الوتین ص ۱۰)

یہی انبیٹھوی صاحب المہند میں جس پر تمام دیوبندی کنبہ کی تصدیقیں ہیں، لکھتے ہیں: ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے (المہند ص ۲۷)

قارئین حضرات! علماء دیوبند کے پلٹا کھانے کے بعد کی ان چار عبارتوں کو دیکھیے اور دیوبندی حضرات سے سوال کیجیئے کہ تمہارے نزدیک اوپر والی دو۲ عبارتیں درست ہیں یا نیچے والی چار عبارتیں؟ اگر اوپر والی دو۲ عبارتوں کو درست کہو تو نیچے والی چار عبارتوں کے قائل کافر و مشرک قرار پاتے ہیں اور اگر نیچے والی چار عبارتوں کو درست کہو تو اوپر کی دو۲ عبارتوں کے قائل کافر مرتد اور ملعون قرار پاتے ہیں اور اگر دونوں کو درست کہو تو نیچے اور اوپر والے سب ہی کافر مرتد اور مشرک و ملعون ٹھہرتے ہیں۔ دیکھئے اوپر والوں نے کہا تھا کہ فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی نہیں اور عقیدہ نص قطعی سے ثابت ہوتا ہے تو نیچے والوں کو فتویٰ لگنے کے بعد کہاں سے نص قطعی ہاتھ میں آ گئی کہ یہ کہا کہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ جمیع کمالات علمیہ و عملیہ میں ساری مخلوقات سے افضل اور برتر ہیں اوپر والوں نے کہا تھا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی نہیں چہ جائیکہ زیادہ فتویٰ لگنے کے بعد نیچے والوں نے کہا ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (کسے باشد) کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ بہر صورت

Marfat.com

نیچے اوپر والوں نے خود ہی اپنے حق میں کفر کی رجسٹری کردی اب کسی طرح یہ کفر اٹھایا نہیں جاسکتا ہے

عجب کچھ پھیر میں ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

۲- دیوبندیوں۔ تبلیغیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہہ دی ہے جس میں حضور کی سخت توہین ہے۔ تھانوی صاحب کی عبارت یہ ہے:

پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔ چار سطر کے بعد لکھا اور اگر تمام علوم غیب مُراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸،۷)

اس ناپاک عبارت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص بالکل ظاہر بلکہ اظہر ہے، یہ عبارت کوئی جرمنی چینی یا جاپانی زبان میں نہیں ہے جس کا مطلب ومراد سمجھنے میں کوئی دشواری ہو بلکہ صاف وصریح معمولی اردو ہے اور ہر اُردو زبان جاننے والا اس کا مطلب ومُراد بآسانی خوب سمجھتا ہے کہ اس عبارت میں تھانوی صاحب نے علمِ غیب کی دو قسمیں کی ہیں بعض غیب اور کل غیب دوسری قسم کل غیب کو تو حضور کے لئے نقلاً وعقلاً باطل بتایا اور نہ کوئی حضور کے لئے غیر متناہی

Marfat.com

کا قائل ہے۔ جب دوسری قسم باطل ہو گئی تو صرف پہلی قسم بعض علمِ غیب ہی رہی۔ اسی کو حضور کے لئے ثابت مانا اور وہی واقعی حضور کا علم ہے اسی کو لے کر کہا۔ اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے یعنی کوئی تخصیص نہیں اس میں صاف صاف تخصیص کی نفی ہے۔ جب تخصیص کی نفی ہو گئی تو یہ آپ کی صفت خاصہ کمالیہ نہ رہی اسی لئے کہا ایسا علم غیب جیسا کہ حضور کو ہے تو زید و عمر و یعنی عام آدمیوں کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی تمام نابالغ بچوں اور پاگلوں کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی تمام حیوانوں اور تمام چوپایوں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔

اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں کے علم سے تشبیہہ دے کر حضور کی سخت توہین کی گئی ہے اور حضور کی توہین کفر ہے۔ اسی لئے عرب و عجم کے سینکڑوں علماء کرام نے اس ناپاک عبارت کو کفریہ عبارت قرار دیا اور اس کے قائل کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا (تفصیل کے لئے دیکھو کتاب الصوارم الہندیہ و دیوبندی مذہب) جب اس عبارت پر کفر کا فتویٰ لگا تو تھانوی صاحب اور ان کی پارٹی نے اس عبارت کی مختلف توجیہیں کرنی شروع کر دیں اور سر توڑ کوشش کی کہ کسی طرح اس کفریہ عبارت کو دُرست اور ایمانی عبارت ثابت کر دیں لیکن نتیجہ بالکل اس کے برعکس نکلا مثلاً مولوی مرتضیٰ احسن صاحب دربھنگی نے حفظ الایمان کی اس عبارت پر ایک کتاب لکھی توضیح البیان فی حفظ الایمان اس کے صفحہ ۸ پر لکھا۔ واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اسکے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں۔ یعنی حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ "ایسا" اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہیں مانند یا مثل کے معنی میں نہیں ہے۔

اسی کتاب کے صـ۱۷ پر لکھا عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی اس قدر اور

Marfat.com

اتنا ہے پھر تشبیہہ کیسی ؟ یعنی حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ "ایسا" معنی میں اتنا اور اس قدر کے ہے تشبیہہ کے معنی میں نہیں۔ مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نے بھی دربھنگی صاحب کی ہمنوائی کرتے ہوئے فرمایا حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہہ کے لئے نہیں بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہہ کے اتنا کے معنی میں ہے۔

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ صـ ۳۲)

اسی کتاب کے صفحہ ۴۰ پر لکھا حفظ الایمان کی عبارت میں بھی جیسے کہ میں بدلائل قاہرہ ثابت کر چکا ہوں وہ (یعنی لفظ ایسا) بغیر تشبیہہ کے اتنا کے معنی میں ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۴۸ پر ہے "ایسا تشبیہہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت میں وہ بلا تشبیہہ کے اتنا کے معنی میں مستعمل ہے"

اسی کتاب کے صفحہ ۳۵ پر ہے۔ اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے۔

نوٹ! مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اسی عبارت پر بریلی شریف میں مناظرہ ہوا تھا اس میں مولانا سردار احمد صاحب قبلہ کا یہ فرمانا تھا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ "ایسا" جو ہے وہ تشبیہہ کے لئے ہے۔ مولوی منظور احمد صاحب کا یہ کہنا تھا کہ لفظ "ایسا" اتنا یا اس قدر کے معنی میں ہے۔ اسی کا ذکر کرتے ہوتے مولوی منظور احمد صاحب نے کہا کہ اگر اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے۔

قارئین محترم! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی اور مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی کی توجیہی عبارات کا حاصل اور نتیجہ یہ ہوا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ ایسا علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے تشبیہہ کے لئے نہیں بلکہ اتنا اور اس قدر کے معنی میں

Marfat.com

ہے ہاں اگر تشبیہہ کے لئے ہوتا تو ضرور توہینِ علم نبوّت ہوتی جو موجب کفر ہے۔ اب صدرِ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی ثم مدنی کی سنیئے، فرماتے ہیں:

حضرت مولانا تھانوی عبارت میں لفظ "ایسا" فرمارہے ہیں لفظ "اتنا" تو نہیں فرمارہے ہیں۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السّلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کے برابر کر دیا۔ (الشہاب الثاقب ص۱۰۲)

اسی کتاب میں آگے فرماتے ہیں اس سے بھی اگر قطع نظر کر لیں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہہ کا ہے (ص۱۰۲)

یعنی اس عبارت میں لفظ "ایسا" تشبیہہ کے لئے ہے اگر اتنا یا اس قدر ہوتا تو البتہ یہ احتمال ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم کو اور چیزوں (یعنی بچّوں اور پاگلوں اور جانوروں) کے برابر کر دیا۔ معاذ اللہ۔

نتیجہ تو نتیجہ اور حاصل یہ نکلا کہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی کی توجیہہ اور تاویل کی بنا پر مولوی حسین احمد صاحب کافر ہو جاتے ہیں اور مولوی حسین احمد کی تاویل و توجیہہ کے مطابق مولوی مرتضیٰ حسن اور مولوی منظور احمد کافر ہوتے ہیں اور آج کے دیوبندی ان سب کو اپنا پیشوا اور مقتدا مان کر کیا ہوئے؟ جواب ظاہر ہے۔

ایک اور توجیہہ حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا علم غیب سے حضور کا علم مُراد نہیں بلکہ بعض مطلق علم غیب مُراد ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ توجیہہ بھی بالکل غلط ہے کیونکہ پوری عبارت یہی شہادت دے رہی ہے کہ ایسا علم غیب سے مراد حضور ہی کا علم غیب ہے اس لئے کہ شروع میں ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا جب حضور کی ذات پر علم غیب کا حکم کرنے میں کلام ہے تو علمِ غیب بھی حضور ہی کا مُراد ہوا۔ پھر تھانوی صاحب نے

Marfat.com

زید سے دریافت کیا تو کس کے علمِ غیب کو حضور ہی کے، اور کہا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اس عبارت میں تھانوی صاحب نے کس کا علم پوچھا ہے؟ ظاہر ہے کہ حضور ہی کا علم غیب دریافت کیا ہے اور حضور ہی کے علمِ غیب کی دو قسمیں کیں بعض غیب یا کل غیب کل غیب تو خود ہی بعد میں نقلاً و عقلاً باطل کر دیا۔ تو کل غیب کس کے لئے باطل کیا حضور ہی کے لئے۔ اب رہ گیا بعض غیب تو بعض کس کا علم رہا حضور ہی کا رہا اسی کے متعلق تھانوی صاحب نے کہا اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے اس عبارت میں کس کی تخصیص کی نفی کی ہے حضور ہی کی جب تخصیص نہ رہی تو مشارکت و مشابہت لازم آگئی۔ اسی لئے کہا ایسا علم غیب جیسا کہ حضور کو ہے تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ لہٰذا اب لفظ ایسا علم غیب سے مراد کسی اور کا علم غیب ہرگز نہیں ہو سکتا حضور ہی کا علم غیب مُراد ہوا اور اسی کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں سے تشبیہ دی۔ تو یہ توجیہہ بھی غلط ثابت ہوئی کہ ایسا علم غیب سے مراد حضور کا علم غیب نہیں بلکہ بعض مطلق علم غیب ہے۔ اور اگر لفظ ایسا تشبیہ کے لئے نہ بھی ہو بلکہ اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہو تو بھی یہ عبارت کفریہ ہی ہو گی چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب یعنی اتنا اور اس قدر علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہر اُردو جاننے والا سمجھتا ہے کہ اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صریح توہین ہے اس لئے کہ اب اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب اتنا اور اس قدر ہے جتنا بچوں، پاگلوں اور جانوروں کا ہے۔ معاذ اللہ، بلاشبہ یہ عبارت کفریہ ہے کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین ہے۔

تھانوی صاحب کے معتقدین کہتے ہیں کہ اس عبارت میں صریح توہین تو کیا توہین

Marfat.com

کا شائبہ تک نہیں ہے تم سمجھے نہیں ہو وہ حکیم الامت تھے اُن کی بات سمجھنا کوئی معمولی بات ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ اگر واقعی آپ لوگوں کے نزدیک یہ عبارت گستاخانہ نہیں اور اس میں توہین کا شائبہ تک نہیں تو از راہِ دیانت اصل عبارت اور اس کے فوٹو میں نہایت ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

اصل عبارت

پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔

فوٹو

پھر یہ کہ تھانوی صاحب کی ذات بابرکت پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں تھانوی صاحب کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ایرے غیرے بلکہ ہر نابالغ بچّے اور ہر پاگل بلکہ تمام حیوانوں یعنی گھوڑوں اور گدھوں وغیرہ اور ہر چارپائے یعنی کتوں، بلّوں، سؤروں وغیرہ کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر ایک کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے۔

اب تھانوی صاحب کے معتقدین بتائیں کہ اس عبارت میں تھانوی صاحب اور ان کے علم کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور واقعی ہے تو تھانوی صاحب کی بالکل بعینہٖ اسی قسم کی عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے علم شریف کی توہین ہے یا نہیں؟ اور آپ کی توہین کفر ہے یا نہیں؟

اگر توہین نہیں ہے تو یہی عبارت تھانوی صاحب کے متعلق چھپوا کر شائع کر

Marfat.com

دیں۔ مگر حاشا و کلا تھانوی صاحب کے معتقدین ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ایسا کریں گے تو تھانوی صاحب کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہوگی۔ رہا یہ سوال کہ پھر وہی عبارت وہی الفاظ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت بڑی گستاخی کیوں نہیں؟ کیا یہ تھانوی صاحب کے ساتھ عقیدت اور حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت کی کھلی ہوئی دلیل نہیں کہ جو الفاظ تھانوی صاحب نے حضور کے لئے استعمال کیئے ہیں بعینہ وہی الفاظ تھانوی صاحب کے لئے استعمال کرنا گستاخی ہے کیا تھانوی صاحب کی شان حضور کی شان سے بڑھی ہوئی ہے۔ معاذ اللہ

ایک مغالطہ

دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب نے تو لفظ عالم الغیب کے اطلاق کے متعلق کہا ہے کہ اگر زید بعض علوم غیبیہ کی وجہ سے حضور کو عالم الغیب کہتا ہے تو بعض علم غیب اگرچہ تھوڑا سا ہو تو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور ہر دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے تو پھر زید سب کو عالم الغیب کہے؟

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بہت سے علوم غیبیہ عطا فرمائے اور آپ بعطائے الٰہی غیب کے عالم ہیں اور آپ کی ذات میں اس لفظ کے معنی متحقق ہیں لیکن بعض الفاظ کی خصوصیّت ہوتی ہے جیسے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم والے ہیں مہربان ہیں مگر آپ کو لفظی خصوصیّت کی بناء پر "رحمٰن" کہنا جائز نہیں یا جیسا کہ آپ بلاشبہ عزیز و جلیل ہیں مگر آپ کو محمد عَزَّوَجَلَّ کہنا جائز نہیں۔ اسی طرح ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔ مگر دیوبندی حضرات تعصب اور ضد کی پٹی آنکھوں سے اتار کر حفظ الایمان کی عبارت کے الفاظ دیکھیں پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو۔ تھانوی صاحب

Marfat.com

تو عالم الغیب کیا آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا بھی صحیح نہیں مانتے اسی لئے کہا اگر بقول زید صحیح ہو یعنی ہم تو صحیح نہیں مانتے اگر زید کے قول کے مطابق صحیح ہو تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب تو علم غیب کے حکم ہی کو رد کر رہے ہیں۔ کیا حفظ الایمان کی عبارت میں علم غیب کا حکم کیا جانا ہے یا عالم الغیب کا اطلاق کیا جانا ہے۔ عبارت میں حکم کا لفظ ہے یا اطلاق عالم الغیب کا؟ پھر یہ کہنا کہ عالم الغیب کے اطلاق کے متعلق کہا ہے غلط ہے یا نہیں؟

مخلصین کا مشورہ

حفظ الایمان کی اس ناپاک اور ایمان سوز عبارت کے متعلق خود تھانوی صاحب کے بعض مخلص مریدین نے بذریعہ خط تھانوی صاحب کی خدمت میں التجا کی کہ اس عبارت میں مناسب ترمیم کر دی جائے جس سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شائبہ نہ رہے۔ چنانچہ ان کے خط میں سے کچھ عبارت بعینہٖ نقل کی جاتی ہے

ایسے الفاظ جن میں مماثلت علمیّت غیبیہ محمدیّہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوءادبی کو مشعر ہے کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کر لیا جائے جس میں مخلصین حامئین جنابِ والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ وہ عبارت آسمانی اور الہامی عبارت نہیں کہ جس کی مصدرہ صورت اور ہیئت عبارت کا بحالہٖ و یا بالفاظہٖ باقی رکھنا ضروری ہے۔ (تغییر العنوان ص۱)

خط کی اس عبارت سے صاف طور پر یہ واضح ہے کہ خود تھانوی صاحب کے مریدین اور حامئین کو حسبِ ذیل باتوں کا اعتراف ہے۔

۱۔ کہ اس عبارت میں علومِ غیبیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم مجانین و بہائم

Marfat.com

سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ۲۔ اس میں سخت بے ادبی ہے۔ ۳۔ لہٰذا اس سے رجوع کر لینا چاہیے؟ ۴۔ اس عبارت پر بحث و مناظرہ میں ہم مخلصین و حامیین، مخالفین ومعترضین کو کوئی حق بجانب یعنی صحیح جواب نہیں دے پاتے اور ہمیں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ ۵۔ یہ کوئی آسمانی اور الہامی عبارت تو ہے نہیں جس کا انہی الفاظ کے ساتھ باقی رکھنا ضروری ہے۔

قارئین حضرات! ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ خود تھانوی صاحب ہی کے مخلصین و حامیین نے ان کو کیسا عاجزانہ و مخلصانہ اور کتنا مفید مشورہ دیا تھا جس کے مان لینے سے خود تھانوی صاحب کفر سے اور ان کے مخلصین و حامیین اس دشواری اور تکلیف سے نجات پا جاتے جو سُنّیوں کی گرفت کے وقت ان کو ہوتی ہے۔ لیکن تھانوی صاحب نے اس خیال سے کہ اگر اس مشورہ پر عبارت بدل دی تو عبارت کے کفریہ ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہے گا اور اس سے ہماری شان مجددیت میں فرق آجائے گا ان کے اس مشورے کو قبول نہ کیا لیکن پھر ان کے چند خیر خواہوں نے عرض کیا جناب! آپ کی اس عبارت کے درست اور حق ہونے میں اصلاً کوئی شبہ نہیں۔ نہ اس میں کوئی بے ادبی ہے نہ اس میں کوئی تشبیہ ہے بڑی ایمان افروز عبارت ہے واہ واہ سبحان اللہ! لیکن حضور والا! لوگ چونکہ بدفہم ہیں اور وہ حضور کی بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے آپ اس میں ترمیم فرمادیں۔ تھانوی صاحب نے فرمایا جزاکم اللہ بہت اچھا کیا تم نے پھر آنجناب نے عبارت کو بدلا لیکن یہ کہہ کر کہ وہ پہلی عبارت بھی بالکل حق اور درست ہے۔ گویا بات وہیں کی وہیں رہی۔

اے کاش! تھانوی صاحب اس عبارت کو بدلتے وقت پہلی عبارت کے غلط ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کر لیتے تو نہ آپس میں مناظروں اور مجادلوں کی نوبت آتی اور نہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا دامن تار تار ہوتا۔ بڑے بڑے لوگوں سے بھی

Marfat.com

غلطیاں ہو جاتی ہیں انسان کے تو خمیر میں ہی خطا و نسیان ہے اور یہ مقام بھی ضد اور ہٹ دھرمی کا نہیں تھا سرورِ انبیاء حبیب کبریا باعث ارض وسما حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے تحفظ اور اپنے ایمان و کفر کا سوال تھا مگر بدنصیبی کا کیا علاج

ع اللہ جسے توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں۔

بدلی ہوئی عبارت

تھانوی صاحب نے حفظ الایمان کی کفریہ عبارت کو حسب ذیل الفاظ میں بدلا۔

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں۔ (تغیر العنوان صہ ۳)

پہلی عبارت جس کو بدلنے کے باوجود تھانوی صاحب حق اور درست مانتے ہیں، اس کے کفریہ ہونے پر کافی بحث ہو چکی ہے اب بدلی ہوئی عبارت ہدیۂ قارئین ہے۔ اس میں انہوں نے "ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے"۔ کے بجائے یوں کر دیا کہ "مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں۔ جس سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ تھانوی صاحب مطلق بعض علوم غیبیہ کا حصول انبیاء تو کیا غیر انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی مانتے ہیں دوسری جگہ یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں

"علم غیب جو بلا واسطہ (یعنی ذاتی) ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بواسطہ ہو (یعنی بذریعہ وحی وغیرہ) وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں"۔ (لبسط البنان صہ ۲)

اس عبارت میں بھی انہوں نے علم غیب جو بواسطہ یعنی بذریعہ وحی وغیرہ عطا ہو کو مخلوق کے لئے صریح طور پر مانا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔ اس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔

Marfat.com

لیکن یہ تو ثابت ہو گیا کہ تھانوی صاحب مخلوق کے لئے علم غیب بلکہ علوم غیبیہ عطائی کے صریح طور پر قائل ہیں۔

لیکن اب ذرا انہی کے مسلک کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں تھانوی صاحب کے متعلق فیصلہ کیجئے کہ وہ کون ٹھہرتے ہیں۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ:

○ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صہ ٢٠/١ فتاویٰ رشیدیہ صہ ٣٢/٣)

○ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے (فتاویٰ رشیدیہ صہ ٩٠/٣)

○ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے (فتاویٰ رشیدیہ طہ ١٤١/٢)

امام الوہابیہ دیوبندیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی فرماتے ہیں:

○ کسی انبیاء، اولیاء، امام وشہیدوں کے جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کے بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ ان کی تعریف میں ایسی بات کہے (ورنہ مشرک ہو جائے گا) تقویۃ الایمان صہ ٢٥

جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان صہ ٢٦)

مولوی قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:

اور جب آپ کو ہی علم غیب نہیں جو کمالات بشری کے منتہا اور خاتم ہیں تو مخلوقات میں کون رہ جاتا ہے جس کے لئے یہ کمال ثابت کیا جائے۔

(علم غیب صہ ١٥)

قارئین حضرات! ملاحظہ فرمایا آپ نے۔ تھانوی صاحب تو فرماتے ہیں کہ مطلق

Marfat.com

بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیا علیھم السلام کو بھی حاصل ہیں اور وہ علم غیب جو بواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے اور گنگوہی صاحب اور دہلوی صاحب اور دیوبند کے مہتمم صاحب فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے کسی تاویل سے بھی علم غیب ثابت کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا صریح شرک ہے اور اللہ کے سوا کسی کے متعلق بھی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتا ہے جو یہ عقیدہ رکھے گا وہ بڑا جھوٹا اور مشرک ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تھانوی صاحب عبارت بدل کر بھی نہ بچ سکے بلکہ اپنوں ہی کے ارشادات سے مشرک اور بڑے جھوٹے ثابت ہو گئے ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۳۔ لطیفہ! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں

پس اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ (مسئلہ در علم غیب صہ ۴)

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی زیر آیت ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب کے تحت رقم طراز ہیں:

خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلا واسطہ کسی غیب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے (صہ ۹۵)

مولوی قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جیسے علم غیب اللہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر اللہ شریک نہیں ایسے ہی اللہ کی جانب سے غیب پر مطلع ہونا رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر رسول شریک نہیں (علم غیب صہ ۳۴)

یہی قاری صاحب چند سطر آگے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے رسول کو غیب پر مطلع کر دیا ہے (علم غیب صہ ۳۵)

Marfat.com

قارئین! غور فرمائیے۔ بڑے میاں تو فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں اور دو چھوٹے میاں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع ہیں اب ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا یہ اُن کے ماننے والے ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (براہین قاطعہ)

اس عبارت میں براہین قاطعہ کے مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کی نفی میں دو روائتیں پیش کی ہیں پہلی روایت کا مفہوم اس کے نزدیک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ آخرت میں کیا معاملہ ہوگا۔ دوسری روایت کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کر کے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ معاذ اللہ۔ ان دونوں روایتوں کے متعلق گفتگو کرنے سے پہلے یہ عرض ہے کہ ثابت ہوا کہ دیوبندی حضرات کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو اپنی عاقبت اور نہ دوسروں کی عاقبت کا علم ہے بلکہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ العیاذ باللہ، دیوبندیو! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ آیت نہیں اتری عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور کیا اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۰/۱۷) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ○ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ

Marfat.com

ابداً ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۱/۲) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ لا اَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ
رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ
مُّقِيْمٌ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ○ (۱/۹) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (۱۰/۱۵) لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا (۲۶/۹) اور
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات نہیں ہیں کہ ہم دُنیا میں آخری ہیں لیکن
قیامت کے دن اوّل ہوں گے۔ میں قیامت کے دن ساری اولادِ آدم کا سردار
ہوں گا میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ سارے نبی میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔
میں اگلوں پچھلوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہوں گا۔ لوگ جب خاموش ہوں
گے تو میں خطیب ہوں گا۔ جب محبوس ہوں گے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا۔
جب مایوس ہوں گے میں خوش خبری دینے والا ہوں گا۔ اس دن عزت وکرامت اور
کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش الٰہی کے دائیں
طرف کھڑا ہوں گا اور میرے سوا کوئی نہیں جو اس جگہ کھڑا ہو۔ اور میں ہی پہلا وہ ہوں جو
جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اور زنجیر ہلاؤں گا تو اللہ جنت کا دروازہ کھولے گا پھر مجھے
اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقرا مومنین ہوں گے۔ بہشت میں سب سے اونچا
درجہ میرے لئے ہوگا۔ میں قیامت کے دن سارے نبیوں کا امام خطیب اور شفیع ہوں گا۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شانِ رسالت کے منکرو! بتاؤ تمہارے بڑے مولوی خلیل احمد نے جو فرمانِ رسول کا مفہوم سمجھا اس پر ایمان ویقین اور عقیدہ رکھتے ہوئے تم کتنی آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ٹھہرتے ہو؟ آؤ ہم اہل سُنّت سے سنو کہ فرمانِ اقدس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض اٹکل وقیاس سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ کیونکہ ادری درایت سے ہے اور درایت کے معنی ہیں اٹکل وقیاس سے جاننا۔ فرمایا لا ادری میں اٹکل یا قیاس سے نہیں جانتا یعنی میرا علم قیاسی یا اٹکل پچو نہیں بلکہ میں تعلیم الٰہی سے جانتا ہوں

رہی دوسری روایت اس کے معاملے میں تو تمہارے بڑے مولوی نے بددیانتی کی انتہا کر دی کہ اس کو حضرت شیخ کی طرف نسبت کر دیا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں حالانکہ حضرت شیخ نے تو اس کا رد کرنے کے لئے اس کو بطور اشکال نقل فرما کر آگے اس کا رد فرمایا ہے کہ یہ روایت بے اصل اور غلط ہے اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است۔ (مدارج النبوت ص۹)

یعنی اس جگہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں اور نہیں جانتا ہوں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ بات بے اصل ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

قارئین حضرات! غور فرمایئے کہ جس بے بنیاد اور غلط روایت کو حضرت شیخ نے رد کرنے کے لئے لکھا اس کو خود شیخ کی روایت کہنا کتنی جہالت اور ظلم ہے اور ایسی بے اصل اور غلط روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالِ علم کا انکار کرنا حضو

Marfat.com

کے ساتھ عداوت نہیں تو اور کیا ہے ؟ ع

چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ست (صلے اللہ علیہ وسلم)

توہین و تنقیص عمل رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی کمالات کے متعلق مختصر بحث گذر چکی کہ آپ کے علم شریف کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح کہا گیا اور شیطان لعین کے علم سے کم کہا گیا۔ اب عملی فضیلت و کمال کے متعلق ملاحظہ ہو۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:

۶۔ انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس ص۵)

تھانوی صاحب اور گنگوہی صاحب نے علم میں گھٹایا تو نانوتوی صاحب نے عمل میں گھٹا دیا لہٰذا دونوں فضیلتیں ختم ہو گئیں۔

دیوبندی حضرات اس عبارت کے متعلق کہتے ہیں کہ اس عبارت میں بظاہر کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امتی کا عمل ظاہر میں نبی کے برابر ہو جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے حقیقت میں نہیں۔

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ قارئین حضرات غور سے عبارت کو دیکھیں انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں اس عبارت میں انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت و امتیاز کو صرف علوم پر منحصر کیا ہے یعنی عمل میں انبیاء کو اُمت سے کوئی امتیاز نہیں جبھی تو کہا علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ اگر عمل میں بھی کوئی امتیاز مانتے تو علوم ہی ہرگز نہ کہتے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک انبیاء

Marfat.com

علیہم السّلام کا امتیاز صرف علوم ہی میں منحصر ہے۔ باقی رہا عمل اس میں انبیاء اُمّت سے ممتاز نہیں ہوتے اس میں بسا اوقات بظاہر اُمّتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

حالانکہ اہلِ ایمان جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سجدے کا جو درجہ و مرتبہ ہے وہ اُمّتی کی لاکھوں نمازوں کا نہیں ہو سکتا۔

حضور سیّد عالم کی تو بہت ہی بڑی شان ہے حضور کے صحابہ کے عمل کی یہ شان ہے کہ وہ تھوڑے سے جَو راہِ خدا میں دیں اور کوئی دوسرا اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی دے کر ان کے برابر نہیں ہو سکتا

توہین و تنقیص مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام الوہابیہ والدیابنہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب ہے "تقویۃ الایمان" اس کے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی رقم طراز ہیں:

اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ صا)

دیوبندیوں کے نزدیک جس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے اس کتاب کی چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

گاؤں کا زمیندار

۶۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان صا۶۱)

کیا ٹھکانا ہے پیغمبروں کے مرتبے کا۔ اتنا بلند، اتنا برتر اور اتنا اونچا ہے کہ

Marfat.com

قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار سے جا ملا (استغفر اللہ)

ذرّہ ناچیز سے کمتر

۷۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا۔ اس کے روبرو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۵۴)

اللہ تعالیٰ کی شان بہت بڑی ہے اس کا کون بدبخت منکر ہے لیکن عبارت میں یہ جملہ کہ سب انبیا و اولیا۔ اس کے روبرو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ ذرّہ ناچیز اس قدر کمتر نہیں جتنے انبیا و اولیا۔ کمتر ہیں۔ معاذ اللہ

چمار سے بھی ذلیل

۸۔ ہر مخلوق بڑا (نبی) ہو یا چھوٹا (غیر نبی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۴)

اس عبارت میں بھی جملہ "چمار سے بھی ذلیل ہے" کس قدر گستاخانہ اور لرزا دینے والا جملہ ہے کہ چمار اتنا ذلیل نہیں جس قدر اللہ کے نزدیک انبیا و اولیا۔ ذلیل ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اللہ اور اُس کے رسول اور مؤمنین کے لئے عزّت ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی شان میں فرمایا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا کہ وُہ اللہ کے نزدیک وجیہہ یعنی باعزت و باوقار ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی شان میں فرمایا وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کہ وہ دنیا اور آخرت میں عزّت و وقار والے ہیں۔

مہاجرین صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کی شان میں فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

Marfat.com

وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ○

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور یہی لوگ فائزالمرام ہیں۔

افسوس کہ دیوبندیوں کے شہید نے ان آیات اور بے شمار احادیث جو انبیا و اولیا کی شان میں وارد ہیں سب کا انکار کر کے ان کی شان ذرۂ ناچیز سے بھی کم کر دی اور ان کو چمار سے بھی ذلیل بنا دیا۔ معاذ اللہ۔

بڑا بھائی

۹ - یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیائے انبیائے امام و امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی ہے، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ (تقویۃ الایمان ص۵۸)

اس عبارت میں غور فرمائیے مفہوم و مطلب بالکل واضح ہے کہ انبیا و اولیا اور امام وغیرہ سب انسان ہی ہیں اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی یعنی فضیلت دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے اور انبیاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی یقیناً داخل ہیں۔ لہٰذا عبارت کی رو سے آپ بھی بڑے بھائی ٹھہرے اور آپ کی تعظیم بھی بڑے بھائی کی سی کرنی ہوگی۔

جب علماء اہلسنت نے اس عبارت پر سخت گرفت کی اور دیوبندیوں کی بدنامی اور گستاخ و بے ادب ہونا عوام میں مشہور ہوا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کے

Marfat.com

لئے کہا کہ جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے"۔ (المہند ص۲۲)

اگر واقعی دیوبندیوں کا عقیدہ "المہند" کی عبارت کے مطابق ہے تو اس عقیدے کی رو سے ان کے شہید صاحب دائرۂ ایمان سے خارج ہیں اور اب اگر دیوبندی ان کو دائرۂ ایمان سے خارج نہ مانیں تو خود دائرۂ ایمان سے خارج ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے۔

بھائی

۱۰۔ اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا؟ (براہین قاطعہ ص۳)

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی جس کی تصدیق مولوی رشید احمد گنگوہی نے کی کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کی وجہ سے اپنا بھائی کہے تو بالکل ٹھیک ہے نص کے خلاف نہیں۔

اس کے جواب میں ایک سنی عالم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یوں کہہ دے کہ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحبان بوجہ اولادِ آدم ہونے کے نمرود۔ فرعون۔ ہامان۔ قارون اور عیسائیوں اور یہودیوں کے بھائی ہیں تو بالکل ٹھیک ہے نص کے خلاف نہیں تو دیوبندی حضرات اس پر خوش ہونگے اور اسکو تسلیم کریں گے؟ اور اس کو ان حضرات کے ادب کے خلاف نہیں سمجھیں گے؟ کستقدر افسوس ہے کہ ایسے توہین و تحقیر کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بے محابا تحریر کئے جائیں اور خوش ہو کر نص کا حوالہ بھی دے دیں اور یہی الفاظ جب ان کے بزرگوں کے حق میں استعمال کئے جائیں تو سوء ادب ہو جائیں۔ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے نزدیک

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ان کے مولویوں کے برابر بھی نہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا ہوتی ہو تو ان کو اچھی نہیں لگتی فوراً اٹھ کر چل دیں گے اور جہاں اُن کے مولویوں کی تعریف ہو رہی ہو وہاں بڑے خوش ہوں گے اور اٹھنے کا نام نہیں لیں گے۔ ہمارا اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی آپ کی آواز پر اپنی آواز بلند کر دے تو اس کے عمر بھر کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلے کپڑوں کو اہانتاً میلے کہہ دے اسی وقت کافر ہو جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں ان سے نکاح ابداً احرام ہے۔ کیا بڑا بھائی اگر فوت ہو جائے تو اس کی بیوہ سے نکاح حرام ہے؟ کیا بڑے کی آواز پر اپنی آواز بلند کرنے سے ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں؟ کیا بھائی کے کپڑوں کو اہانتاً میلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے؟ ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بے حواس ہو گئے

۱۱۔ سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلعم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی سی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے

(تقویۃ الایمان ص۵۵)

توبہ توبہ۔ قارئین حضرات غور فرمائیں کہ اس عبارت میں کس قدر گرے ہوئے الفاظ حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے ہیں حالانکہ آپ کی عظمتِ شان وہ ہے کہ معراج کی رات عین ذاتِ خداوندی کے سامنے بھی بے حواس اور بیہوش نہ ہوئے بلکہ آنکھ بھی نہ جھپکی تو ایک جنگلی کے سامنے کس طرح بے حواس ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوۂ صفات   تو عین ذات می نگری در تبسمی

۱۲۔ اسی طرح ایک جگہ لکھا کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔
(تقویۃ الایمان ص۴۱)

کس قدر گستاخانہ عبارت ہے۔ علاوہ ازیں یہ کہ ان کو کسی چیز کا اختیار نہیں نیز بالذات اور بالعطا اختیار کا بھی ذکر نہیں بلکہ مطلقاً اختیار کا انکار ہے۔ دوسری جگہ لکھا ہے "جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرّف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے" ان دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ عالم میں کسی کے لئے اختیار اور تصرّف ماننا شرک ہے۔
(تقویۃ الایمان ص۲۷)

اس کا جواب آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ خود انہیں سے اور انہیں کے گھرانے سے پیش کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کے حکیم الامّت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں "فقر و فاقہ کی یہ حالت اس پر تھی کہ تمام دنیا کے مالک تھے لیکن زہد نے آپ کو دنیا سے باز رکھا باوجود اس کے کہ آپ مقدور رکھتے تھے۔ (نشر الطیب ص۱۹۳)

دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں:

آپ اصل میں بعد خدا مالکِ عالم ہیں۔ جمادات ہوں یا حیوانات بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم۔ اگر کوئی صاحب پوچھیں گے اور فہیم ہوں گے تو شاید ہم اس بات کو آشکارا بھی کر دیں۔ القصہ آپ اصل میں مالک ہیں"۔ (ادلۂ کاملہ ص۹)

اور بانیٔ دار العلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

اور اس وجہ سے اس (اللہ) کو مالکِ حقیقی سمجھنا چاہیے۔ دوسرے رتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مالکیت سمجھیئے کیونکہ اوّل تو رسول اللہ محققین کے نزدیک وسیلۂ ہر فیوض اور واسطہ فی العروض تمام عالم کے لئے ہیں۔ (آبِ حیات ۱۸۶)

Marfat.com

اسی صفحہ پر ہے:

کیونکہ بحکم وساطت عروض وجود روحانی ارواح مومنین جب مملوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئیں تو ثمرات ان کے یعنی حرکات ارادیہ اپنے آپ مملوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گی۔

چند سطر کے بعد فرماتے ہیں۔

چونکہ اموال مملوک مثل اموال مالک کے مملوک ہوتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال مومنین و مومنات میں ہر طرح کے تصرّف کا اختیار معلوم ہوتا ہے۔

اکابر علماء دیوبند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

جہاز امّت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسولؐ اللہ (گلزارِ معرفت)

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی زیر آیت وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی دی تو "وہ جو چاہتے تھے تصرّف کرتے تھے۔ (ص ۳۱۳) اور حضرت سکندر ذوالقرنین کے بارے میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی ذوالقرنین کو ان لوگوں پر ہم نے دونوں بات کی قدرت دی جیسا کہ ہر بادشاہ ہر حاکم کو نیک و بد کی قدرت ملتی ہے چاہے خلق کو ستا کر بدنام ہو چاہے عدل و انصاف اور نیکی اختیار کر کے اپنا ذکر خیر جاری رکھے یا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ کافر تھے ہم نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ چاہے ان کو قتل کر دے یا پہلے اسلام کی طرف دعوت دے (ص ۳۹۲) اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو فرمایا یعنی کسی کو بخشش دو یا نہ دو تم مختار ہو (ص ۵۹۱)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے امام تو فرما رہے ہیں کہ ان کو کسی چیز کا اختیار نہیں اور جو یہ مانے کہ وہ عالم میں تصرّف کر سکتے ہیں وہ مشرک ہے اور مقتدی کہہ رہا ہے

Marfat.com

کہ اللہ کے بعد آپ سارے عالم کے مالک ہیں اور تمام مومنین و مومنات کی رسوں کے اور روحوں کی حرکات ارادیہ کے بھی مالک ہیں اور مالک کو اپنے مملوک کی ہر چیز پر ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہوتا ہے اور پیر و مرشد دیوبند یہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امّت کا پورا جہاز ہی آپ کے اختیار میں دے دیا ہے، اب آپ چاہیں ڈبائیں یا ترائیں آپ مختار ہیں اور عثمانی صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ دُنیا کے ہر بادشاہ ہر حاکم کو نیک و بد کی قدرت اور اختیار ملتا ہے جو چاہے کرے چنانچہ حضرت یوسف حضرت ذوالقرنین حضرت سلیمان علیہم السلام صاحبان قدرت و اختیار و تصرف تھے۔ چنانچہ آج بھی بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی اپنی مملکت میں اختیار حاصل ہے جس طرح چاہیں تصرّف کریں اور کرتے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے گرو کے فرمان کے مطابق چیلے سب مشرک ہوئے اور جو ان کو مشرک نہ مانیں وہ بھی مشرک ہوئے۔

دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اگر یہ مقولہ صحیح ہے تو اس کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمایئے اسی امام الوہابیہ والدیابنہ نے اپنی دوسری تصنیف صراطِ مستقیم کے صفحہ ۵۸ پر امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق لکھا:

قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امراء ایشاں را دخلے ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔ یعنی قطبیت، غوثیت اور ابدالیت وغیرہا تمام مناصب حضرت علی مرتضیٰ کے زمانۂ مبارک سے لے کر دنیا کے اختتام تک سب انہیں کے وسیلہ و واسطہ سے ہیں اور سلاطین کی سلطنت اور امیروں کی امارت میں انہیں ایسا دخل ہے جو سیاحین عالم ملکوت پر پوشیدہ نہیں۔

قارئین حضرات ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ ایک جگہ تو یہ ہے کہ جس کا نام محمّد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور دوسری جگہ یہ کہ قطب۔ غوث۔ ابدال بنانا سب

Marfat.com

حضرت علی کے ہاتھ میں ہے اور بادشاہوں کو بادشاہی اور امیروں کو امیری ان کے دخل یعنی فیض وکرم سے ملتی ہے اور اسی کتاب کے صفحہ پر لکھا۔

ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرّف عالم مثال وشہادت می باشند وایں کبار اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَار رامی رسد کہ تمامی کائنات را لبسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں رامی رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست۔

یعنی اس بلند منصب کے لوگ عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرّف کرنے کا اختیارِ کامل رکھتے ہیں ماذون مطلق ہیں ان بڑے قدرت وعلم والوں کو حق پہنچتا ہے کہ تمام کائنات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو حق پہنچتا ہے کہ یہ کہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔

بولو وہابیو، دیوبندیو! تمہارا امام اپنے ہی قول سے مشرک ہوا یا نہیں؟ کہ ان کا تصرف تام واختیار کامل مان رہا ہے اور یہ جملہ کہ ان کو حق ہے کہ وہ کہیں کہ فرش سے عرش تک ہماری حکومت ہے بلکہ ان دونوں عبارتوں کا ایک ایک لفظ جان وہابیت ودیوبندیت پر سخت آفت ومصیبت ہے جنکی حکومت ہوتی ہے۔ ان کو اختیار حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟

۱۳۔ یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے اللہ ورسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہو گی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان ص۵۶)

Marfat.com

اس عبارت کی تین خط کشیدہ باتوں پر مختصر تبصرہ ہدیۂ قارئین ہے۔

اول! جو اللہ کی شان ہے اس میں کسی کو نہ ملائے خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کیسا ہی مقرب ہو اگر ملائے گا تو مشرک ہوگا اس سلسلے میں چند آیات قرآنی ملاحظہ ہوں۔

۱ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ	۱۰/۱۶	غنی کر دیا ان کو اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔
۲ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ	۱۰/۱۳	اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا تھا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دے گا ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔
۳ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا	۲۲/۳	اور وہ (اللہ) مومنوں پر بڑا مہربان ہے
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	۱۱/۵	(اور وہ رسول) مومنوں پر بڑا مشفق اور مہربان ہے۔
۴ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا	۶/۱۲	سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں۔
۵ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	۲۸/۱۳	اور عزت اللہ کے لئے اور اس کے رسول کیلئے اور مومنوں کے لئے ہے۔
۶ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	۹/۱۵	اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی
۷ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ	۱۰/۱۰	اور وہ حرام نہیں مانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا۔
۸ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ	۱۱/۱	عنقریب دیکھے گا اللہ اور اس کا رسول تمہارے عملوں کو۔

Marfat.com

۹ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ٢٢/٢ — جبکہ فیصلہ کرے اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا۔

۱۰ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ٢٦/١٣ — اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

تلک عشرۃ کاملہ

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں۔ سر دست دس آیات قرآنی پیشِ خدمت ہیں۔ اب پوچھو امام الوہابیہ والدیابنہ سے کہ غنی کرنا۔ (۲) اپنے فضل سے دینا۔ (۳) مومن پر رحیم ہونا (۴) مددگار ہونا (۵) عزیز ہونا (۶) مطاع ہونا (۷) شارع ہونا (۸) لوگوں کے اعمال دیکھنا۔ (۹) فیصلہ کرنا (۱۰) اللہ پر تقدیم نہ کرنا۔ یہ اللہ کی شانیں ہیں یا نہیں؟ اور اللہ نے ان میں خود اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملایا ہے یا نہیں؟ تو اس کے مطابق تو قرآن پاک بھی شرک سے پاک نہ ہُوا اور نہ قرآن پاک پر ایمان رکھنے والے شرک سے بچے۔ لاحول وَ لا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

دوم! رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ العیاذ باللہ۔ کس قدر گستاخانہ انداز ہے۔ جس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ یہ نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اوّل تو یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ منقطع ہے دیکھو مشکوٰۃ شریف۔ دوم حضور نے منع فرمایا شرک نہیں کہا اس نے شرکیات میں داخل کر دیا۔

سوم! اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ ہوتا ہی نہیں۔ اس حدیث کا اصل مطلب پیش کرنے سے پہلے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی پیش کرتے ہیں فرمایا لا تقولوا ماشاء اللہ وَ شاء فلان وَ لکن

Marfat.com

قولوا ماشاء الله ثم شاء فلان (مشکوٰۃ شریف ص۴۰۸) نہ کہو جو چاہا اللہ نے اور چاہا فلاں نے لیکن یہ کہو جو چاہا اللہ نے پھر چاہا فلاں نے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمال ادب کی تعلیم دے رہے ہیں کہ ماشاء اللہ وشاء فلان واؤ جمع کے ساتھ نہ کہو بلکہ ثم شاء فلان کہو تاکہ معلوم ہو کہ مشیت الٰہی مقدم ہے اور مشیت عبد تابع ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کس قدر ظلم اور جہالت ہے۔ اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ ہوتا ہے یا نہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشۃ لو شئتُ لسارت معی جبال الذهب اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کریں۔ (مشکوٰۃ ص۵۲۱) فرمایا انی رایت الجنۃ فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه ما بقیت الدنیا۔ بیشک میں نے جنت کو دیکھا اور اس کا ایک خوشہ (گچھا) پکڑا اگر میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے (مشکوٰۃ شریف ص۱۲۹) یعنی اگر چاہتا تو توڑ لیتا اس کا اختیار تھا مگر نہیں توڑا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ما اری ربك الا یسارع فی هواك یا رسول اللہ! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے (بخاری) یعنی آپ جو چاہتے ہیں اللہ بہت جلدی آپ کی چاہت کے مطابق کر دیتا ہے۔ بلاشبہ حق ہے دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ جب بیت المقدس تھا اس وقت آپ نے چاہا کہ ہمارا قبلہ کعبہ ابراہیمی ہو جائے۔ چنانچہ چشم امید بار بار وحی الٰہی کے انتظار میں آسمان کی طرف اٹھتی تھی تو ارشادِ باری ہوا قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (پ۲) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اُٹھنا تو ہم ضرور پھیر دیں گے تمہیں اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت

Marfat.com

آپ کی پسند اور چاہت کے مطابق اللہ تعالےٰ نے کر دیا۔ فرمایا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تو ابھی پھیر لو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔ سبحان اللہ کیا شانِ محبوبیت ہے۔ اور کون نہیں جانتا کہ آپ نے درختوں کو بلایا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔ ڈوبا ہوا سورج واپس آیا ؎

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم تیری انگلی اُٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا

ہزاروں معجزات ظہور میں آئے اور جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہی ہو گیا۔ حکم بن عاص آپ کی مجلس میں آتا۔ آپ کلام فرماتے تو وہ منہ مار مار کر آپ کا سانگ لگایا کرتا۔ ایک دن آپ نے اس کو فرما دیا۔ كُنْ كَذَالِكَ ایسا ہی ہو جا۔ بس آپ کی زبان سے کلمہ کن نکلنا تھا کہ وہ ویسا ہی ہو گیا اور مرتے دم تک منہ مارتا رہا۔ ایک شخص وحی لکھتا تھا وُہ مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے مل گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرما دیا ان الارض لا تقبله بے شک زمین اس کو قبول نہیں کرے گی۔ جب وہ مر گیا تو اس کو دفن کیا گیا مگر زمین نے باہر پھینک دیا۔ کئی مرتبہ اس کو دفن کیا مگر جب بھی دفن کر کے واپس ہوتے تو قبر باہر پھینک دیتی۔ زمین نے قبول نہ کیا۔ حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ وُہ شخص قبر کے باہر ہی پڑا اگل سڑ گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا لا و لو قلت نعم لوجبت نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال ہی فرض ہو جاتا۔ بیشمار دلائل ہیں مگر لا یستوی الاعمیٰ والبصیر۔

سوم۔ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ معاذ اللہ۔ ذرا اس جملہ کو دیکھئے۔ رسول کو کیا خبر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا سینہ بغض و عداوتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا ہے۔ عقیدت و محبّت اور ادب و احترام سے یکسر خالی ہے بے ادب بے نصیب۔ اس سلسلے میں اسی بے ادب کے گھرانے کی چند عبارات پر

Marfat.com

اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ اس پر پہلے بھی بحث ہو چکی ہے۔ تھانوی صاحب کی عبارات گزر چکی ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے اور تھانوی صاحب کے امام دہلوی صاحب کہتے ہیں۔ رسول کو کیا خبر یعنی تھانوی صاحب تو ایرہ غیرہ اور ہر نابالغ بچے اور ہر پاگل اور تمام چوپایوں اور حیوانوں کے لئے بھی بعض علوم غیبیہ مان رہے ہیں اور یہ کہتا ہے کہ رسول کو کیا خبر۔ اب ان کے ماننے والے ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

اکابر علمار دیوبند کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاءؑ و اولیار کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے (شمائم امدادیہ ص۱۱۵ امداد المشتاق ص۷۶)

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسۂ دیوبند فرماتے ہیں:

علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں (تحذیر الناس ص۴)

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی فرماتے ہیں:

یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے یا اللہ کے اسمار و صفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان چیزوں کے بتلانے میں ذرا بخل نہیں کرتا۔ (حاشیہ قرآن کریم زیر آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ)

لیجئے فیصلہ کیجئے۔ گرو جی تو یہ فرما رہے ہیں رسول کو کیا خبر۔ اور گرو جی کے ماننے والے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علوم اوّلین و آخرین کے جامع اور ہر قسم کے

Marfat.com

غیوب کی خبر دینے والے ہیں ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے۔ غیوب جمع غیب کی ہے اور اس پر الفاظ ہر قسم کے اور آگے ماضی و مستقبل سے متعلق ہوں تو حاصل یہ ہوا کہ ماکان ومایکون کے ہر قسم کے غیبوں کی خبر دیتے ہیں تو اگر رسول کو کوئی خبر ہی نہیں تو پھر وہ ہر قسم کے غیوب کی خبر کیسے دے سکتے ہیں جسکو خود خبر نہ ہو وہ دوسرے کو کیا خبر دے گا۔ مولوی محمد اسماعیل کو ماننے والو اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کو عین اسلام اور ایمان جاننے والو۔ اب بتاؤ

اگر تقویۃ الایمان عین اسلام اور ایمان ہے تو پھر اس کے خلاف علماء دیوبند اور ان کے پیر و مرشد کی عبارات ضرور کفر ہوں گی اور اگر ان کی عبارات اسلام اور ایمان کے مطابق ہیں تو پھر تقویۃ الایمان کی عبارات کفر ہوں گی۔ فیصلہ تم پر ہے۔

۱۴۔ یعنی اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۹)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کو دیکھئے۔ چونکہ اہل سنّت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مقبولانِ الٰہی کو پکارتے ہیں یعنی یارسول اللہ۔ یاعلی۔ یاغوث وغیرہ کہتے ہیں تو اس عبارت میں ان کو تو عاجز اور ناکارے اور اللہ تعالیٰ کو بڑا شخص کہا ہے۔ معاذ اللہ۔ اور پکارنا بے انصافی قرار دیا ہے۔

انبیاء و اولیا کو عاجز اور ناکارہ کہنا کتنی بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے اور اللہ تعالیٰ کو بڑا شخص کہنا سب لوگ جانتے ہیں کہ لفظ شخص کا استعمال عام طور پر انسان اور آدمی کے لئے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی شخص نہیں کہتا تو اس بے ادب نے اللہ تعالیٰ کو بھی بڑا آدمی بنا دیا۔ بلاشبہ انبیاء و اولیا کی بے ادبی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جو ان کی عظمت و شان کو نہیں جانتا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و شان کو کیا جان سکے گا۔

Marfat.com

اس سلسلے میں بھی گروجی کے ماننے والوں کا پکارنا پیش کیا جاتا ہے تاکہ گروجی کے فرمان کے مطابق اُن کے ماننے والے بے انصاف یعنی ظالم قرار پائیں۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسۂ دیوبند کا پکارنا:

کرے گا یا نبی اللہ مجھ پہ کیا پُکار　　کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اِسلام

نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار　　مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا

(قصائد قاسمی ص۶)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی پکار:

یاشفیع العباد خذ بیدی　　انت فی الاضطرار معتمدی

اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمایئے۔ آپ مشکلات میں میری آخری اُمیدگاہ ہیں۔

لیس لی ملجاء سواك اغث　　مسنی الضر سیدی وسندی

آپ کے سِوا میرا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں۔ اے میرے آقا میری فریاد سنئے۔ میں سخت تکلیف میں مبتلا ہوں۔　　(نشر الطیب)

حاجی امداد اللہ صاحب کی فریاد:

یا محمد مصطفٰے فریاد ہے　　اے حبیبِ کبریا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل　　اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(رسالۂ امداد غریب ص۲۲)

۱۵- یہی پکارنا[۱] اور منتیں مانی[۲] اور نذر و نیاز کرنی[۳] اور ان کو اپنا وکیل[۴] اور سفارشی[۵] سمجھنا یہی اُن (مشرکین عرب) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۷) استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔

Marfat.com

قارئین حضرات! اس عبارت کو دیکھئے اس کا حاصل یہ ہے کہ مشرکین عرب کا کفرو شرک پانچ باتیں تھیں وہ اپنے بتوں کو پکارتے تھے انکی منتیں مانتے تھے۔ اُن کی نذرو نیاز کرتے تھے ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتے تھے۔ سو جو کوئی یہ معاملہ انبیا و اولیائے سے کرے گو کہ اُن کو اللہ کے برابر نہ جانے معبود نہ مانے بلکہ اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے وہ اور ابو جہل شرک میں برابر ہے گویا وہ دوسرا ابو جہل ہے۔ ظالم نے انتہا کر دی ظلم وستم کی۔ عرب کے مشرکین اپنے بتوں کو معبود مانتے تھے اور معبود مان کر یہ سب کچھ اُن کے لئے کرتے تھے اور کسی کو معبود سمجھ کر اس کو پکارنا اس کی نذرو نیاز وغیرہ کرنا بلاشبہ شرک ہے مگر حاشا و کلا کوئی مسلمان انبیاء و اولیاء کو معبود نہیں مانتا اور معبود سمجھ کر اُن کو نہیں پکارتا اور ان کی نذرو نیاز نہیں کرتا پھر اس بنیادی فرق کو جس پر ایمان و کفر کا مدار ہے۔ نظر انداز کر کے مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ ملا دینا اور انبیا و اولیاء کو بتوں کے ساتھ ملا دینا کتنا بڑا ظلم ہے اور فرمان باری تعالیٰ ہے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار ہے۔

علاوہ ازیں کجا پتھروں کی مورتیاں اور کجا انبیا و اولیا۔ پتھر کی مورتیوں کو اللہ تعالیٰ نے کوئی قدرت کوئی طاقت کوئی اختیار نہیں دیا۔ ان کو ہمارا وکیل اور سفارشی نہیں بنایا مگر انبیا و اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بڑی قدرتیں۔ بڑی طاقتیں اور اختیارات عطا فرمائے ہیں اور ان کو ہمارا وسیلہ، وکیل اور سفارشی بنایا ہے۔

اب ان پانچوں کے متعلق بھی گروجی کے ماننے والوں کے ہی حوالے پیش کئے جاتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ان کے ماننے والے خود انہی کے قول کے مطابق ابو جہل جیسے مشرک ہیں۔ پہلی بات پکارنا۔ اس سلسلے میں نانوتوی صاحب۔ تھانوی صاحب حضرت حاجی صاحب کا پکارنا گزر چکا ہے گروجی کے قول کے مطابق یہ تینوں حضرات ابوجہل کے برابر مشرک قرار پا چکے ہیں۔ لیکن ایک ضرب اور باقی ہے جو بہت زیادہ

Marfat.com

سخت ہے وہ بھی لگا ہی دوں۔ جناب گروجی کے جد امجد حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی بھی گروجی کے فتوے سے نہیں بچے، ملاحظہ ہو۔

وصلے علیك اللہ ویا خیر خلقه
ویا خیر مامول ویا خیر واهب

اے بہترین کائنات آپ پر اللہ کا درود ہو۔ اے بہترین امیدگاہ اور بہترین عطا فرمانے والے:

ویا خیر من یرجی لکشف رزیته
ومن جوده فاق جود السحائب

اور اے وہ بہترین جن سے سختی و مصیبت کے دفع ہونے کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ کہ جن کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بہت زیادہ ہے۔

وانت مجیر من هجوم ملمة
اذا انشبت فی القلوب شر المخالب

اور آپ سختی کے حملوں سے پناہ دینے والے ہیں جبکہ بدترین مصیبتیں آپڑیں۔
(اطیب النغم ص۲۲)

منتیں[۲] ماننا اور نذر[۳] و نیاز کرنی۔

یہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب قدس سرہٗ مخدوم شیخ اللہ دیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کے لئے قصبہ ڈاسنہ میں تشریف لے گئے۔ رات کو ایک ایسا وقت آیا کہ اس حالت میں فرمایا کہ مخدوم صاحب ہماری ضیافت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کچھ کھا کے جانا۔ چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھی مزار شریف پر رُک گئے اور باقی سب لوگ چلے گئے یہ دیکھ کر آپ کے ساتھی رنجیدۂ خاطر ہوئے۔ اس وقت ایک

Marfat.com

عورت سر پر طبق رکھے ہوئے جسمیں چاول اور مٹھائی تھی، آئی

وگفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاید ہماں ساعتے ایں طعام پختہ بہ نشیندگانِ درگاہ مخدوم اللہ دیہ رسانم۔ دریں وقت آمد نذر ایفا کردم و آرزو کردم کہ کسے آں جا باشد تناول کند (انفاس العارفین ص۴۵)

اور کہا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا شوہر واپس آجائے تو میں اسی وقت یہ کھانا مخدوم اللہ دیہ کی درگاہ پر بیٹھنے والوں کو پہنچاؤں گی۔ میرا شوہر اس وقت آیا ہے تو میں نے یہ منت پوری کی ہے۔ میری تمنّا تھی کہ کوئی وہاں موجود ہو جو اس کھانے کو کھالے (چنانچہ ان سب نے کھایا)

اور یہی شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصدِ ایصال ثواب بروح ایشاں پزند و بخورانند مضائقہ نیست جائز است واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیاء را ہم خوردن جائز است۔ (زبدۃ النصائح ص۱۳۲)

دودھ چاول کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکانے اور کھانے میں ہرج نہیں ہے جائز ہے اور اگر کسی بزرگ کے نام کی فاتحہ دی جائے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

اور جناب گرو جی کے چچا بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر و ذریت طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند و فاتحہ و درود

حضرت علی اور ان کی اولاد پاک کو تمام افراد امت پیروں مرشدوں کی طرح مانتے ہیں اور تکوینی امور کو ان حضرات کے ساتھ وابستہ جانتے ہیں اور فاتحہ، درود، صدقات اور نذر و نیاز

Marfat.com

وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

ان کے نام کی ہمیشہ کرتے ہیں چنانچہ تمام اولیاء اللہ کا یہی حال ہے۔ (تحفہ اثنا عشریہ ص۳۹۶)

یہی حضرت شاہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں:

طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند برآں فاتحہ وقل ودرود خواندن تبرک می شود خوردن او بسیار خوبست (فتاوی عزیزیہ ص۷۵)

وہ کھانا جو حضرت امام حسن وحسین کی نیاز کے لئے پکایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے وہ تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت ہی اچھا ہے۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:

کہ بعض یارانِ طریقت حضرت ایشاں نے ایک مکان خریدا اور بطور خود اس کی تعمیر کی اور حضرت ایشاں (یعنی حاجی امداد اللہ صاحب) کے نذر کیا (امداد المشتاق ص۳۳)

مولوی صادق الیقین فرماتے ہیں جب مثنوی شریف ختم ہو گئی (حاجی امداد اللہ صاحب) نے حکم شربت بنانے کا دیا اور فرمایا اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے؟ (امداد المشتاق ص۹۲)

یہی حاجی امداد اللہ صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے، اس زمانے کے لوگ انکار کرتے ہیں۔ (امداد المشتاق ص۹۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں:

بزرگوں کو جو نذر دیتے ہیں وہ ہدیہ ہے اور درست ہے اور جو اموات اولیاءؒ

Marfat.com

کی نذر ہے تو اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس کا ثواب اُن کی روح کو پہنچے تو صدقہ ہے درُست ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص۱۰۱)

دروغ گو را حافظہ نباشد کی دوسری مثال: خود گروجی اپنے ہی قول سے مثلِ ابوجہل ہو گئے۔ ملاحظہ فرمائیے گروجی کے ارشادات:

اوّل طالب را باید کہ باوضو دوزانو بطور نماز بہ نشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک بتوسط این بزرگان نماید و بہ نیاز تمام و زاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر دوضربی شروع نماید۔

(صراطِ مستقیم ص۱۱۱)

پہلے طالب کو چاہیے کہ باوضو دوزانو نماز کے طریقے پر بیٹھے اور اس طریقہ (چشتیہ) کے اکابر یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما کے نام کی فاتحہ پڑھ کر درگاہ الٰہی میں ان بزرگوں کے وسیلہ و واسطہ سے التجا کرے اور انتہائی عجز و نیاز اور کمال تضرع و زاری کے ساتھ اپنے حل مشکل کی دُعا کرکے دوضربی ذکر شروع کرے۔

پس در خوبی اینقدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست۔ (صراط مستقیم ص۵۵)

پس امور مروجہ میں سے اس قدر امر یعنی اموات کے لئے فواتح اور عرسوں اور نذر و نیاز کرنے کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے۔

تقویۃ الایمان میں تو لکھا کہ منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی یہی ان مشرکین عرب کا کفر و شرک تھا اور یہاں اپنے چھوٹوں بڑوں کے ساتھ خود بھی یہ لکھا کہ اکابر بزرگوں کے نام کی فاتحہ پڑھے۔ اور ان بزرگوں کے وسیلہ و وساطت سے درگاہِ الٰہی میں التجا کرے اور نذر و نیازِ اموات کی خوبی میں شک و شبہ بھی نہ کرے۔

وکیل اور سفارشی سمجھنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقربانِ الٰہی بلاشبہ مومنوں کے وکیل اور سفارشی ہیں اس پر بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں اور

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو شفاعتِ کبریٰ کے مالک ہیں اور الحمد للہ مومن ان کو اپنا وکیل اور شفیع سمجھتے ہیں لیکن یہ بھی حق ہے کہ وہ کافروں مشرکوں اور ظالموں کے وکیل اور سفارشی نہیں ہیں اور نہ ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۷/۱۹)

اور آپ ان (مشرکوں) پر وکیل نہیں ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا (۱۵/۶)

اور ہم نے آپ کو اُن (نہ ماننے والوں) پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۵ (۱۹/۲)

کیا آپ نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا آپ ہوں گے اس پر وکیل۔

ان تین آیات سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں منکروں اور خواہش پرستوں کے وکیل نہیں آپ مومنوں اور غلاموں کے وکیل ہیں۔ اور انشاء اللہ ہوں گے۔

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ (۲۴/۷)

اور ظالموں کا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی سفارشی۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ (۲۹/۱۶)

تو ان کافروں کو سفارشیوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ ظالموں کافروں کا کوئی دوست اور سفارشی نہیں ہاں مومنوں کے دوست مددگار اور سفارشی ہوتے ہیں اور رہوں گے۔

دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ سفارش کرنے والے انبیاء اولیاء شہداء اور حجاج

Marfat.com

اور ملائکہ وغیرہ جو باذن اللہ شافع ہیں اُن کی سفارشیں کافروں کو نفع نہ دیں گی۔ ہاں مومنوں کو نفع دیں گی۔ اسی لئے مومن اُن کے سفارشی ہونے پر ایمان ویقین رکھتے ہیں اور میں نے تو تقویۃ الایمان کے ماننے والوں پر یہ ثابت کرنا ہے کہ اس کے اقوال کی رُو سے نہ تم بچتے ہو نہ تمہارے علماء۔ اور نہ خود تقویۃ الایمان والا۔ بلکہ سب کے سب مثلِ ابوجہل مشرک قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

سب سے پہلے خود تقویۃ الایمان والے کی سنیئے۔ رقم طراز ہیں:

ونیز سالک ایں سلوک را باید کہ دراد ائے حقوق انبیاء و اولیا بلکہ سائر مومنین وتعظیم ایشاں کوشش بلیغ کند کہ ہمہ ایشاں ساعی وشافع وے شوند وسعی و شفاعت انبیاء و اولیا پر ظاہر است

(صراط مستقیم ص۱۳۸)

نیز اس سلوک کے سالک کو چاہیے کہ انبیا اور اولیا بلکہ تمام مومنین کے حقوق اور تعظیم کے ادا کرنے میں انتہائی کوشش کرے کہ وہ سب اس کے واسطے کوشش اور شفاعت کرنے والے ہیں اور انبیا و اولیا کی کوشش اور شفاعت تو نہایت ظاہر ہے۔

دوسرے مقام پر اہل اللہ صاحبانِ مقام وحال کے تین طبقے کر کے پہلے طبقے کے متعلق لکھا کہ وُہ راضی برضا ہیں۔ دوسرے طبقہ کے متعلق لکھتے ہیں:

وقومے دیگر در عرض حاجات و استحلال مشکلات وطلب مرغوبات واستردادِ مکروہات وسعی در شفاعات بنا بر استحکام علاقہ عبودیت و اظہار حاجت کہ شعار بندگی است وبنا بر رحمت بر اہل اضطراب ذو الحاجات چالاک وسرگرم میباشند۔

(صراطِ مستقیم ص۱۶۲)

اور دوسرا طبقہ عرض حاجات وحل مشکلات وطلب مرغوبات ودفع مکروہات اور شفاعات میں سعی وکوشش کرنے میں بنا بر استحکام علاقہ عبودیت و اظہار حاجت کے جو بندہ ہونے کا شعار ہے اور اہل اضطراب اور حاجت مندوں پر رحمت وشفقت کرنے کے لئے چست وچالاک اور سرگرم ہوتا ہے۔

Marfat.com

چند سطور کے آگے لکھتے ہیں:
وہمچنیں قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقۂ عبودیت وحصول مقام وسالت فیما بین الرب وخلقہ در وصول فیوض غیبیہ بجمہور ناس بسبب سعی ایشاں در شفاعات برقوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچ یکے از عقلا پوشیدہ نیست۔

(صراط مستقیم ص۱۶۳)

اور اسی طرح دوسرے طبقے کے لئے علاقۂ عبودیت کے مقتضیات ظاہر ہیں اور ان کو رب تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہونے کا مقام حاصل ہے اور ان کی سعی اور شفاعات سے عام لوگوں کو فیوض غیبیہ پہنچتے ہیں اس لحاظ سے دوسرے طبقہ کو پہلے طبقہ پر ایک فضیلت حاصل ہے جو کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں۔

قارئین حضرات! ان تینوں عبارتوں خصوصاً خط کشیدہ الفاظ میں غور فرمائیے۔ تقویۃ الایمان والا خود ہی کہہ رہا ہے کہ انبیا و اولیا بلکہ تمام مومنین سفارش کرنے والے ہیں اور انبیا و اولیا کی شفاعت تو نہایت ظاہر ہے نیز یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں انہی کی کوشش اور سفارش سے عام لوگوں کو فیوض غیبیہ پہنچتے ہیں اور یہ لوگ بربنائے رحمت وشفقت اہل حاجات کی حاجت روائی۔ حل مشکلات۔ دفع مکروہات کرنے میں کوشش اور سفارش کرتے رہتے ہیں۔ اب بتائیے کہ یہ خود ہی اپنے قول سے مثل ابوجہل مشرک ہوا یا نہیں؟ اور گذشتہ صفحات میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا یہ شعر آپ پڑھ چکے ہیں یا شفیع العباد خذ بیدی یعنی اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمائیے۔ تھانوی صاحب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع مان رہے ہیں اور یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں اور آپ کے لئے شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود مخصوص کیا گیا (نشر الطیب ص۱۳۷) اور دوسری جگہ فرماتے ہیں حضرت جابر سے ایک حدیث میں جس میں خصائص کا ذکر ہے یہ جملہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا ہوا مروی ہے کہ مجھ کو شفاعت کبریٰ

Marfat.com

عطا کی گئی ہے جو تمام عالم کے واسطے فصل حساب کے لئے ہوگی اور وہ آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے (نشر الطیب ص۲۱۱) تیسری جگہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سب (شفاعت کرنے والوں) سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے اوّل میری شفاعت قبول کی جاوے گی۔ (نشر الطیب ص۲۱۱) یعنی اور بھی شفاعت کرنے والے ہوں گے مگر میں اوّل شفیع ہوں گا۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندیوں کے مربیٔ خلائق فرماتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے تصوّر کرے اور کہے السلام علیک یارسول اللہ الخ اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا کرے اور شفاعت چاہے کہے یا رسول اللہ اسئالك الشفاعة واتوسل بك الى اللہ یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کو اللہ کی طرف وسیلہ بناتا ہوں۔ پھر حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجے اور اس میں یہ کہے جئنا کُما نتوسل بکما الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشفع لنا ویدعولنا ربنا کہ ہم آپ دونوں کے پاس حاضر ہوئے اور آپ دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وسیلہ بناتے ہیں تاکہ حضور ہماری شفاعت فرمائیں اور ہمارے لئے ہمارے رب سے دُعا کریں (زبدۃ المناسک ص۱۴۷) دیوبندیوں کے قاسم العلوم و الخیرات مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں ؎

کفیل جرم اگر آپ کی شفاعت ہو — تو قاسمی بھی طریقہ ہو صوفیوں میں شمار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گناہ کئے میں نے — تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں — کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

(قصائد قاسمی ص۶)

تبلیغی جماعت کے ہیڈ مولوی محمد ذکریا صاحب فرماتے ہیں:

Marfat.com

زائرین کو چاہیے کہ بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑیں اور حضور سے شفاعت چاہیں کہ حضور کی ذاتِ اقدس ایسی ہی ہے کہ جب ان کے ذریعہ سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (فضائل حج ص۱۵۶)

لیجیے تقویۃ الایمان والے کے ساتھ ان حضرات کو بھی شامل کر لیجیے اور سب کو مس ابوجہل مشرک سمجھیے۔

وہابیوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں ہے اعتراض غیروں پہ اپنی خبر نہیں

۱۶- قال اللہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (قرآن ۱۷/۲)

اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اس کو یہی حکم بھیجا کہ بے شک بات یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری۔

ف- یعنی جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوائے کسی کو نہ ماننے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۴)

قارئین حضرات۔ آپ نے آیت قرآنی اور اس کا ترجمہ اور ترجمہ سے حاصل شدہ فائدہ جو تقویۃ الایمان کے مصنف نے لکھا ہے ملاحظہ فرمایا۔ ترجمہ کی عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کو دیکھیے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے۔ یہ ترجمہ کیا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا کا جو بالکل غلط ہے۔ صحیح ترجمہ یہ ہے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے میرے۔ اس کے بعد فائدہ کی عبارت میں خط کشیدہ الفاظ دیکھیے کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے۔ جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ نہ رسول کو مانے نہ ان کے معجزات کو۔ نہ اولیا کو مانے نہ ان کی کرامات کو نہ اللہ کی کتابوں کو نہ فرشتوں کو نہ قیامت کو نہ جنت و دوزخ کو نہ تقدیر وغیرہ کو کیونکہ یہ سب اللہ کے سوا ہیں

Marfat.com

اور سارے رسول اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے لہٰذا اگر مانے گا تو حکم الٰہی کے بھی خلاف ہوگا اور سارے رسولوں کے بھی خلاف ہوگا اور جو اللہ اور اس کے رسولوں کی مخالفت کرے وہ مومن نہیں۔

لطیفہ۔ جب سارے رسول اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوائے کسی کو نہ مانے تو یہ تقویۃ الایمان والا بھی تو اللہ کے سوا ہے لہٰذا جو اس کو مانے گا اور اس کی باتوں کو حق سمجھے گا وہ بھی حکم الٰہی اور سارے رسولوں کا مخالف ہوگا۔

پوری کتاب تقویۃ الایمان کفر و شرک سے بھری ہوئی ہے۔ اس کے مکمل اور مدلل رد میں لاجواب کتاب "اطیب البیان رد تقویۃ الایمان" مصنفہ صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۔ تقویۃ الایمان کے مصنف کی ایک اور سنیے۔ اس نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں فصل قائم کی۔ "فصل سوم در ذکر مخلات عبادت" یعنی تیسری فصل عبادت میں خلل انداز چیزوں کے بیان میں، اس فصل کے تحت خلل انداز چیزوں کا اجمالی و تفصیلی بیان کیا ہے اس میں لکھا ہے:

بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصود می شود بشرک می کشد۔

(صراط مستقیم ص۸۶)

یعنی بعض ظلمتیں بعض ظلمتوں پر فوقیت رکھتی ہیں کہ اقتضائے کے مطابق زنا کے وسوسے سے

Marfat.com

اپنی بی بی سے صحبت کرنے کا خیال بہتر ہے اور پیر یا اس کے مثل بزرگوں کی طرف توجہ کرنا اگرچہ جنابِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں بہت ہی زیادہ بدتر ہے اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے اس لئے کہ ان کا خیال تعظیم و بزرگی کے ساتھ آتا ہے اور انسان کے دل سے چمٹ جاتا ہے۔ بخلاف بیل اور گدھے کے خیال کے کہ نہ اس قدر دلچسپی ہوتی ہے نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور یہ تعظیم واجلال غیر کہ نماز میں ملحوظ و مقصود ہوتی ہے شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اس ناپاک عبارت میں غور کیجیئے! کہ زنا کے وسوسہ سے بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا خیال تو بہتر ہے لیکن بزرگان دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ اور خیال کرنا بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اس میں بزرگان دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی سخت توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو بیل گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اس لئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے اور نماز میں غیر کی تعظیم شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ چنانچہ عبارت کے یہ الفاظ پیش نظر رہیں کہ خیال آں با تعظیم واجلال دیکھئے ان الفاظ میں خیال آں ہے کہ ان کا خیال تعظیم واجلال کے ساتھ آتا ہے اور بیل گدھے کے خیال میں تعظیم نہیں ہوتی بلکہ تحقیر ہوتی ہے اس لئے وہ اتنا برا نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے ماننے والوں کی نماز کیسے ہوگی۔ اِس لئے کہ نماز میں قرآن شریف پڑھنا فرض ہے اور اگر قرآن شریف کی ایسی آیات یا صورت پڑھیں گے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف یا اسمِ مبارک کا ذکر ہوگا تو خیال ضرور آئے گا خاص کر التحیات میں تو آپ پر سلام بھیجا جاتا ہے اور آپ کی رسالت کی شہادت دی جاتی ہے اور پھر آپ پر اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اس وقت تو آپ کا خیال ضرور آتا ہے

Marfat.com

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو سلام کہا جائے۔ آپ کی رسالت کی گواہی دی جائے آپ پر درود شریف پڑھا جائے اور آپ کا خیال دل میں نہ آئے؟ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ؟ اگر تعظیم کے ساتھ آیا تو شرک کی طرف کھنچ گیا پھر نماز کہاں ہوئی اور اگر حقارت کے ساتھ آیا تو کفر ہوا پھر کسی نماز کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر یقیناً کفر ہے۔ اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ اس صورت میں بھی نماز نہ ہوگی کیونکہ نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور واجب کے قصداً ترک پر نماز پوری نہیں ہوتی۔ اب بتائیے کہ ان لوگوں کی نماز کیسے ہوگی؟ یعنی التحیات پڑھیں تو بھی نہیں ہوتی نہ پڑھیں تو بھی نہیں ہوتی۔ جب ان کی اپنی ہی نماز نہ ہوئی تو ان کے پیچھے کب ہوگی؟

خلاصہ یہ ہوا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نماز تو کسی دیوبندی وہابی کی ہوگی ہی نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائیں نماز ہو یا نہ ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا یہ وبال ہے کہ نماز ہی سے محروم ہو گئے۔

۱۸۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے حبیب مکرم، شفیع معظم، نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین فرمایا اور اس کے معنی معین ہیں اور وہ ہیں آخر الانبیاء اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام۔ تابعین تبع تابعین۔ ائمہ مجتہدین، ائمہ لغت و حدیث و تفسیر اور ساری امت کا اجماع و اتفاق ہے چنانچہ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اپنی تصنیف ختم نبوت کامل کے صفحہ ۵۷ پر لغات عربیہ کے حوالے پیش کرنے کے بعد فرمایا:

لغت عرب کے غیر محدود دفتر میں سے چند اقوال ائمہ لغت اور بطور مشتے نمونہ

Marfat.com

ازخوارے پیش کیے گئے ہیں جن سے انشاء اللہ تعالٰے ناظرین کو یقین ہو گیا ہو گا کہ از روئے لغت عرب آیت مذکورہ میں خاتم النبین کے معنی آخر النبین کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں آخر اور ختم کرنے والے کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے۔ اس کے بعد احادیث مبارکہ پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کے معنی جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلائے وہ یہی ہیں کہ آپ سب انبیاء میں آخری نبی اور تمام انبیائے کے ختم کرنے والے ہیں (ص ۹۰)۔

اس کے بعد صحابہ اور تابعین اور ائمہ امت کے تفسیری اقوال پیش کرنے کے بعد حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر پیش کرتے ہیں (ترجمہ جو خود انہوں نے کیا ہے وہی لکھا جاتا ہے)

خوب سمجھ لو کہ تمام امت نے خاتم النبین کے الفاظ سے یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت یہ بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول، اور اس پر بھی اجماع و اتفاق ہے کہ نہ اس آیت میں کوئی تاویل ہے اور نہ تخصیص اور جس شخص نے اس آیت میں کسی قسم کی تخصیص کے ساتھ کوئی تاویل کی اس کا کلام ایک بکواس و ہذیان ہے اور یہ تاویل اس کے اوپر کفر کا حکم کرنے سے روک نہیں سکتی کیونکہ وہ اس نص صریح کی تکذیب کرتا ہے جس کے متعلق امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہے (ختم نبوت کامل ص ۱۰۸)

قارئین حضرات! ایک دیوبندی مفتی اور معتبر عالم کے حوالوں سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و تابعین، ائمہ لغت اور آئمہ حدیث و تفسیر وغیرہ اور ساری امت کے نزدیک بغیر کسی تاویل و تخصیص کے خاتم النبیین کے معنی صرف اور صرف آخری نبی ہیں اور جو کوئی بھی کسی قسم کی تخصیص کے ساتھ کوئی تاویل کرے اس کا کلام

Marfat.com

بکواس ہے اور وہ بلا شبہ کافر ہے۔

اب اس کے بعد انصاف کے ساتھ شخصیت پرستی اور طرفداری سے بالاتر ہوکر مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب بانیٔ مدرسۂ دیوبند کی عبارات ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب گذارش یہ ہے کہ اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص۳)

آپ سطور بالا میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین ائمہ محدثین و مفسرین اور ساری امّت کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہیں اور دیوبند کے بانی اس معنی کو عوام کا خیال بتا رہے ہیں اور یہاں عوام سے مراد ہیں جاہل نادان نافہم کیونکہ اُن کے مقابلے میں اہل فہم کا ذکر ہے۔ اب انصاف سے کہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام۔ تابعین۔ ائمہ حدیث و تفسیر وغیرہ سب کے سب عوام اور نافہم ٹھہرے یا نہیں؟ ضرور ٹھہرے۔ اس کے بعد جو کہا مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ یعنی اہل فہم اور دانشمندوں پر روشن ہے کہ پہلے یا بعد میں آنے میں ذاتی کچھ فضیلت نہیں تو مطلب یہ ہُوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارے نبیوں کے آخر میں تشریف لانا بالذات کچھ فضیلت نہیں رکھتا اسی لئے اسکے بعد کہا پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا خاتم النبیین فرمانا یہ مقام مدح میں معنی آخری نبی صحیح نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا حضو

Marfat.com

کی ذاتی فضیلت اور مقام مدح ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی فضیلت اور مدح قرار دیا۔ ملاحظہ ہو فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (مسلم شریف ص ۱۹۹)

مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے کلماتِ جامعہ عطا فرمائے گئے۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا۔ میرے لئے ساری زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ پر تمام انبیاء کو ختم کر دیا گیا۔

دیکھئے اس ارشادِ گرامی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کو صراحۃً اپنی فضیلت قرار دیا۔ ایک ارشادِ گرامی میں ہے:

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبل کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔ (بخاری ومسلم)

بے شک میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنایا ہو اور اس کو بہت آراستہ و پیراستہ کیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ تو لوگ اس کے گرد چکر لگاتے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہوں اور کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (تاکہ تعمیر مکمل ہو جاتی) فرمایا پس وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

دیکھیئے اس ارشاد میں بھی فرمایا کہ نبوت کے حسین و جمیل محل کی تکمیل میرے ساتھ

Marfat.com

ہوئی کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں لہذا حضور ذات پاک خاتم نبوت ہو کر قصر نبوت کی تکمیل کا باعث ہو بلاشبہ یہ تکمیل اور خاتم ہونا اس ذاتِ پاک کی مدح ہے ایک ارشاد گرامی یوں ہُوا:

انا قائد المرسلین	میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور کوئی فخر
ولا فخر وانا خاتم النبیین	نہیں اور میں تمام انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں
ولا فخر وانا اول شافع	اور کوئی فخر نہیں اور پہلا شفاعت کرنے والا
ومشفع ولا فخر (مشکوٰۃ)	اور مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

یعنی قائد المرسلین۔ خاتم النبیین اور اول شافع و مشفع ہونا ہے تو بہت بڑی فضیلت فخر اور مدح کا مقام لیکن میں اس پر کوئی فخر و غرور نہیں کرتا اس لئے کہ فخر و غرور کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ محبوب نہیں رکھتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ لہٰذا میرا یہ کہنا کہ میں رسولوں کا قائد۔ نبیوں کا خاتم اور اوّل شافع و مشفع ہوں یہ فخریہ طور پر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔ کیونکہ میرے رب کا فرمان ہے واما بنعمت ربك فحدث ثابت ہوا کہ جس طرح آپ کے لئے رسولوں کا قائد ہونا اول شافع و مشفع ہونا مقام فضیلت و مدح ہے اسی طرح خاتم النبیین ہونا بھی مقام فضیلت و مدح ہے لیکن دیوبند کے مدرسہ کے بانی کہتے ہیں کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت ہی نہیں اور مقام مدح میں خاتم النبیین فرمانا صحیح ہی نہیں ہے۔ آگے دیکھئے لکھتے ہیں بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس ص۱۳)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص۲۵)

Marfat.com

ان عبارتوں کو دیکھیئے کہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو (نازل ہو نہیں کہا بلکہ پیدا ہو کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے پیدا نہیں ہوں گے) تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا جب حضور کے زمانہ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا خاتمیّت محمدی کے منافی نہ ہوا تو حضور آخری نبی کہاں رہے۔ نیز خاتمیت ذاتی لازم ہے خاتمیّت زمانی کو۔ تو جب بعد زمانۂ نبوی نیا نبی تجویز کیا تو لازم باطل ہوا تو ملزوم کہاں رہا۔ کیونکہ بطلان لازم دلیل ہے بطلان ملزوم کی۔ تو اب نہ خاتمیّت ذاتی رہی نہ زمانی۔ سب کا خاتمہ ہو گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبارت میں لفظ ہے اگر بالفرض تو لفظ بالفرض خود اس کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ بات محال ہے کسی طرح ممکن نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بالفرض پر تو ہمارا اعتراض ہی نہیں۔ ہمارا اعتراض تو اس پر ہے کہ حضور کے بعد کسی اور نبی کے پیدا ہونے سے خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور فرق آئے گا۔ کیونکہ اس صورت میں حضور آخری نبی نہیں رہیں گے۔ جیسے کوئی کہے کہ اگر بالفرض اللہ تعالےٰ کے بعد بھی کوئی اور خدا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی توحید میں کچھ فرق نہیں آئے گا، تو بتائیے کہ آئے گا یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں اور ہر عقل مند کہے گا کہ ضرور فرق آئے گا۔ اس لئے کہ دُوسرا خُدا ہونے سے خدا تعالیٰ کا ایک ہونا ختم ہو جائے گا۔ یا کوئی کہے اگر بالفرض کوئی مسلمان اللہ تعالےٰ کے الٰہ یعنی معبود ہونے کے بعد بھی کسی اور کو الٰہ (معبود) مانے تو اس کے عقیدہ توحید میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ تو بتائیے آئے گا یا نہیں آئے گا؟ تو ہم کہتے ہیں کہ ضرور آئے گا۔ کیونکہ اس صوت میں اُس کا عقیدۂ توحید ختم ہو جائے گا اور وہ مشرک قرار پائے گا۔ یا کوئی کہے کہ اگر بالفرض کسی کی دونوں آنکھیں نکال لی جائیں تو اس کی بینائی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ تو بتائیے کہ آئے گا یا نہیں آئے گا؟ تو ہم کہتے ہیں کہ ضرور آئے گا۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ اگر

Marfat.com

۳
بالفرض کوئی مسلمان زنا کرے تو اس کی پاک دامنی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ تو بتائیے آئیگا یا نہیں آئے گا؟ تو ہم کہتے ہیں کہ ضرور آئے گا۔ اسی طرح اگر بالفرض حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیّت محمدی میں بھی ضرور فرق آئے گا تو ہمارا اعتراض اس پر ہے کہ خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ تو جو لوگ بالفرض کا سہارا لے کر نانوتوی صاحب کی ان عبارات کو صحیح اور بے غبار ثابت کرنا چاہتے ہیں ان سے صرف اتنی گذارش ہے کہ ذیل کی ان چار عبارتوں پر وُہ اپنے موجودہ اکابر علماء سے دستخط کروادیں کہ یہ عبارات بالکل صحیح ہیں اور واقعی کچھ فرق نہ آئے گا کیونکہ ان کے ساتھ بھی لفظ بالفرض ہے۔ انشاء اللہ حق واضح ہو جائے گا۔

۱۔ اگر بالفرض اللہ تعالےٰ کے بعد بھی کوئی اور خدا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی توحید میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۲۔ اگر بالفرض کوئی مسلمان اللہ تعالےٰ کے الٰہ ہونے کے بعد بھی کسی اور کو الٰہ مانے تو اس کے عقیدۂ توحید میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۳۔ اگر بالفرض کسی کی دونوں آنکھیں نکال لی جائیں تو اس کی بینائی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

۴۔ اگر بالفرض کوئی مسلمان زنا کرے تو اس کی پاک دامنی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

بات اصل میں یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان حضرات نے میدان تو ہموار کیا تھا اپنے لئے جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں مگر دعویٰ کر دیا مرزا قادیانی نے یہی وجہ ہے کہ قادیانی جب بھی کوئی پمفلٹ وغیرہ شائع کیا کرتے تھے تو اپنی تائید میں وُہ ان حضرات کے حوالے پیش کرتے اور ان کی وجہ سے قادیانیوں کو بڑی ترقی ہوئی۔ چنانچہ مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی کو رسالہ لکھنا پڑا "حضرت مولانا محمد قاسم صاحب پر مرزائیوں کا بہتان وافتراء" جس کو جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا

Marfat.com

اب جو یہ حضرات قادیانیوں کے پیچھے زیادہ پڑے رہتے ہیں تو اس کی دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ میدان تو ہموار کیا تھا انھوں نے اپنے لئے اور کود پڑا مرزا قادیانی تو یہ اس کے پیچھے پڑ گئے کہ تو کیوں کودا اور تو نے ہمارا حق کیوں چھینا۔ دوسری یہ کہ لوگ یہ نہ جان لیں کہ ختم نبوت کی مخالفت کی ابتدا ہم سے ہوئی بلکہ ہم ہر وقت ختم نبوت کا نعرہ بلند کرتے رہیں تاکہ پردہ پڑ جائے اور لوگوں پر یہ تاثر قائم ہو جائے کہ اگر ہم ختم نبوت کے مخالف ہوتے تو ہم اس سلسلے میں اتنی محنت۔ کوشش اور تبلیغ و اشاعت وغیرہ کیوں کرتے ؟ بلاشبہ سیّدی وسندی و استاذی غزالی دوراں علامۂ زماں استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی نے بالکل حق فرمایا کہ

عرب وعجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیان دیوبند سے انہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انھیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں پھر جب انہیں بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتداء کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ بر سر دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے ہیں مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب "تصفیۃ العقائد" سے نقل کر کے دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے

Marfat.com

اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیا۔

ملاحظہ فرمائیے :۔ اشتہار بعنوان "دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتوئ کفر" یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا مولوی محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم دیوبند کی عبارت (جس کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا گیا) یہ ہے:

۱۹۔ دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ جن میں ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں، بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔

فتویٰ ۴۸۶ھ الجواب:

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں فقط۔ واللہ اعلم سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے۔ اس سے قطع تعلق کرلیں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ۔ مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند المشتہر: محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں۔ ضلع ملتان

قارئین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منگوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا مقتداء و پیشوا ماننے والا ہے مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتووں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتوئ کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے قارئین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت

Marfat.com

بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں لیکن چونکہ وہ اپنے مقتداء اور پیشوا ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔ اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہوسکتی ہے کہ خدا تعالٰے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے۔ اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیۂ کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَ رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کے صحیح مصداق ہیں یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے احبار و رھبان (عالموں اور درویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو پکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ المشتکی (الحق المبین ص۲۴)

مثال نمبر۲۔ سوال ۱۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک میلاد خواں نے مندرجہ ذیل شعر محفل مولود میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں پڑھا۔ شعر

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ ترا اس کی نعش
تو پھر خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

ف: یہ شعر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا ہے دیکھو قصائد قاسمی ص۶ مگر مذکورہ طریقہ سے پوچھا گیا۔ اب علماء دیوبند کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

الجواب

۱۔ یہ شعر پڑھنا حرام اور کفر ہے اگر یہ سمجھ کر پڑھے کہ اس کا اعتقاد اور پڑھنا کفر ہے تب تو اس کا ایمان باقی نہ رہا اور اگر یہ علم نہ ہو تو اس کا پڑھنا اور اعتقاد کفر ہے۔ یہ شخص فاسق اور سخت گنہگار ہے۔ اس کو تابہ مقدور اس حرکت سے روکنا شرعاً لازم ہے۔

احمد حسن ۱۵ شوال ۱۳۵۹ھ سنبھل

Marfat.com

۲۔ اس شعر کا مفہوم کفر ہے لکھنے والا (یعنی شاعر) اور عقیدہ سے پڑھنے والا خارج از ایمان ہے۔ ایسے صریح الفاظ میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ ظہور الدین سنبھل

۳۔ کسی بیہودہ اور جاہل آدمی کا شعر ہے بیوقوف اور بیہودہ لوگ ہی ایسے مضمون سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اگر یہ اس کا عقیدہ ہے تو کفر ہے۔ دیندار آدمی کو اس کے سننے سے بھی احتیاط چاہیے۔ فقط۔ سعید احمد سنبھل

۴۔ اس شعر کا نعت میں پڑھنا اور لکھنا دونوں کفر ہے۔ وارث علی عفی عنہ سنبھلی۔

۵۔ تینوں حضرات دام ظلہم العالی کے جوابات کی میں بالکل موافقت کرتا ہوں

محمد ابراہیم عفی عنہ مدرسۃ الشرع سنبھل

۶۔ شعر مذکور اگرچہ نعت میں ہے لیکن حد شریعت سے باہر ہے ایسا شعر نہ کہنے والے کو کہنا اور نہ پڑھنے والے کو پڑھنا جائز ہے۔ یہ غلو اور قبیح ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

۷۔ نمبر ۱۲۱۔ الف نمبر فتویٰ

مذکورہ شعر اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں شاعر نے کہا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ شاعر شرعی اصول سے واقف نہیں ہے۔ شعر میں حد درجہ کا غلو ہے۔ جو اسلامی اصول کے کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ شاعر کا فر اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ شعر کا پہلا مصرع شرط ہے (جو معنی میں اگر کے ہے اور محال چیز کو فرض کر رکھا ہے۔ شرط کا وجود محال ہے اس لئے دوسرا مصرع بطور جزا کے ہے اس کا مترتب ہونا بھی محال ہے۔ مگر شعر نعتِ رسول سے بہت گرا ہوا اور رکیک ہے۔ ایسے غلو سے شاعر کو بچنا فرض اور ضروری ہے ایسے اشعار سے آپ کی تعظیم نہیں ہوتی بلکہ توہین کا پہلو نمایاں ہو جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے قرآن کے حکم مطابق ابلیس جنت میں نہیں جائے گا۔ مگر اس کے قائل کو کافر نہیں کہہ سکتے اس میں محال کو فرض کر رکھا ہے جب تک توجیہ اس کے کلام کی ہو سکتی ہے اس وقت

Marfat.com

تک اس کے قائل کو کافر کہنا جائز نہیں۔ ایسے اشعار مولود میں پڑھنا نہیں چاہیے۔ واللہ علم

کتبہ سید مہدی حسن صدر مفتی دار العلوم، دیوبند ۱۳ ۲/۷ھ جمعہ۔

نمبر ۱۲۹ فتویٰ۔ شاعر کا مقصد بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے اور وہ فرطِ عقیدت میں سگِ کوچہ نبی کو بھی ابلیس سے بھی برتر ثابت کرنا چاہتا ہے اس کا مقصد ابلیس کو جنتی کہنا نہیں ہے جو ان نصوص کا انکار بھی نہیں اور نہ ابلیس کے جنتی ہونے کا مدعی ہے۔ اس لئے شاعر کو کافر نہ کہا جائے گا۔ البتہ اس شعر سے چونکہ اس قسم کا ایہام ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ دوسرا فریق کہتا ہے اور ایہام کفر سے بھی بچنا واجب ہے اس لئے اس شعر کو ہرگز نہ پڑھا جائے اور توبہ کی جائے مگر دوسرے لوگوں کو بھی اس کے کافر کہنے میں احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ التزام کفر اور لزوم کفر میں فرق ہے اور جب کسی قول میں احتمال ادنیٰ کفر بھی ہو سکتا ہے اگرچہ بتاویل ہو قائل کو کافر نہ کہا جائے گا۔

واللہ اعلم سعید احمد غفرلہٗ۔ مفتی مظاہر العلوم سہارنپور ۱۵ صفر ۱۳۷۰ھ

نوٹ: ایک ہی سوال کے جواب میں قارئین نے بھانت بھانت کی بولی ملاحظہ فرمالی۔ یہ وہ اونٹ ہے جس کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ کوئی تو مولوی قاسم نانوتوی کو جاہل اور بیہودہ کہہ رہا ہے کوئی کافر اور فاسق۔ کوئی التزام کفر اور لزوم کفر کی بحث میں الجھا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتویٰ نویسی کا کوئی معیار ہی نہیں اور یہ سارے فتوے اس بنیاد پر ہیں کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تیر کے نشانے پر کون ہیں۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ بانی دار العلوم دیوبند کا شعر ہے تو پھر اس شعر میں نعت نبی کے وہ وہ گوشے نکالے جاتے کہ عالمگیری و شامی کے بجائے دیوانِ غالب و ذوق کے صفحات اُلٹے جاتے اور اردو شاعری میں اس شعر کو ایک نئے مفہوم کا اضافہ کہا جاتا۔ یہ بھی ایک رہی کفر کے فتوے خود دیوبند سے دیئے جائیں اور بدنام بریلی کو کیا جائے۔ آج بلند بانگ نعروں سے یہ کہا جاتا ہے کہ "کافر کو کافر نہ کہو" حالانکہ یہ کہہ کر خود آں بدولت نے کافر کہہ دیا یعنی کافر تو ہے مگر کافر

Marfat.com

مت کہو۔ خون کے آنسو۔ مصنفہ علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی ص۸۵ ج۲)

مثال نمبر۳۔ مولوی اسمٰعیل صاحب نے اپنی کتاب ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۵ھ صفحہ ۳۵-۳۶ میں لکھا ہے۔

تنزیہ او تعالےٰ از زمان و مکان وجہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد۔ ملخصًا۔ اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالےٰ کو زمان و مکان وجہت سے پاک جاننے اور اس کا دیدار بلاکیف ماننے کا عقیدہ بدعت و ضلالت ہے۔ حالانکہ تمام ائمہ کرام اور پیشوایان اسلام کا یہی عقیدہ ہے تو مولوی اسمٰعیل کے قول کے مطابق وہ سب کے سب معاذ اللہ بدعتی و گمراہ ٹھہرے۔

چنانچہ ایک صاحب نے یہی عبارت بغیر نام، کتاب لکھ کر علماء وہابیہ دیوبندیہ سے سوال کیا تو انہوں نے بے دھڑک کفر کے فتوے دے دیئے۔ سوال و جوابات ملاحظہ ہوں:

سوال: کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس شخص کے بارے میں جو یہ کہے کہ جناب باری تعالیٰ عزاسمہٗ کو زمان اور مکان اور ترکیب عقلی سے پاک کہنا اور اس کا دیدار بے جہت و بے محاذات حق جاننا بدعت ہے۔ یہ قول کیسا ہے بینوا توجروا۔

(دیکھئے یہ وہی قول ہے جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا مگر سوال میں اس کا نام نہ لیا بلکہ ایک شخص کہا اب گرم جوش فتوے دیکھئے)

الجواب

۱۔ یہ شخص عقائد اہل سنّت والجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے اور یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے۔ نعوذ باللہ۔ حضرات سلف صالحین اور ائمہ دین کا یہی مذہب اور یہی احادیث صحیحہ و کلام اللہ شریف کی آیات صریحہ سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ

Marfat.com

زمان اور مکان وجہت سے پاک ہے اور دیدار اس کا بہشت میں مسلمانوں کو نصیب ہوگا۔ چنانچہ کتب عقائد اس سے مشحون ہیں فقط۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی۔

رشید احمد ۱۳۰۱

۲۔ الجواب صحیح۔ اشرف علی عفی عنہ

۳۔ اگر حق تعالےٰ کو زمان ومکان سے اور ترکیب سے پاک نہ مانا جاوے گا تو حق تعالیٰ کا محتاج ہونا اور صفات حادث کے ساتھ متصف ہونا لازم آوے گا۔ حالانکہ حق تبارک وتعالیٰ احتیاج سے منزہ صمدیت ازلیہ کے ساتھ متصف ہے لم یزل لایزال اس کی صفت ہے۔ زمان ومکان حادث ومخلوق ہیں کان اللہ وَلم یکن معہ شیئ قال تعالےٰ کل شیئ ھالک الا وجھہ وقال تعالیٰ لیس کمثلہٖ شیئ وھو السمیع البصیر الغرض حق تعالےٰ کو زمان اور مکان سے اور ترکیب عقلی سے منزہ جاننا عقیدہ اہل حق اور اہل ایمان کا ہے اس کا انکار الحاد اور زندقہ ہے اور دیدار حق تعالیٰ جو آخرت میں ہوگا۔ مومنین کو وہ بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ مخالف اس عقیدہ کا بددین وملحد ہے۔ اس کی صحبت سے اہلِ اسلام کو احتراز لازم ہے۔

قال فی شرح العقائد النسفیہ ولا یتمکن فی مکان ولا یجری علیہ زمان ولا یشبھہ شیئ الی ان قال فیری لا فی مکان ولا علی جھۃ مقابلۃ واتصال شعاع او ثبوت مسافۃ بین الرائی وبین اللہ تعالیٰ الخ فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ وتوکل علی العزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند

۴۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمود عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ دیوبند

۵۔ الجواب صحیح۔ محمود حسن عفی عنہ

Marfat.com

۶۔ الجواب صحیح۔ غلام رسول۔ عفی عنہ

۷۔ زمان ومکان اور ترکیب یہ سب علامات حدوث وخواص امکان ہیں۔ واجب تعالیٰ سبحانہ ان سب سے بری ہے۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے (آگے عبارت لکھی ہے) اللہ جل شانہ کا دیدار بے جہت بے محاذ عقلاً ونقلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ چنانچہ شرح عقائد میں موجود ہے (آگے عبارت لکھی ہے) پس معلوم ہوا کہ جو شخص دیدارِ الٰہی کا منکر اور اس کے لئے ترکیب عقلی ثابت کرنے والا ہے وہ ہرگز اہل سنت میں سے نہیں۔ اس کو اختیار ہے کہ دوسروں کو بدعتی بناوے اور یہ بدعت کہہ دینا اس کا ایسے موقع پر غالباً اپنی مخترعات کی اشاعت کے لئے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ المسکین محمد عبد الحق عفی عنہ

۸۔ الجواب صواب۔ محمود حسن مدرس دوم مدرسہ شاہی مراد آباد۔

۹۔ ایسے عقیدہ کو بدعت کہنے والا دین سے ناواقف ہے۔

۱۳۱۵
ثناء اللہ المحمود

ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ

قارئین حضرات! فتوے ملاحظہ فرمائے آپ نے؟

کہ وہ شخص اہل سنت کے عقائد سے جاہل۔ بے بہرہ ہے۔ یہ اعتقاد اور مقولہ جو سوال میں درج ہے کفر ہے وہ ملحد۔ بددین زندیق ہے وہ ہرگز اہل سنت میں سے نہیں، دین سے ناواقف ہے وغیرہ۔

اب ان مفتیوں سے کہیے کہ جناب وہ شخص جس پر آپ نے یہ فتوے صادر کئے ہیں وہ آپ کا شہید مولوی اسمٰعیل دہلوی ہی ہے۔ ابھی ابھی دیکھیے الٹے پاؤں پلٹ جائیں گے۔ واضح طور پر ثابت ہوا کہ ان حضرات کی نگاہ میں جو قدر مولوی اسمٰعیل کی ہے وہ اللہ تبارک وتعالےٰ کی نہیں اللہ تعالےٰ کی شان الوہیت میں چاہے کتنا ہی بٹہ لگے مگر مولوی اسمٰعیل کی ذات پر کوئی حرف نہ آئے۔ یہ ہے ان کا ایمان ان کو مولوی اسمٰعیل

Marfat.com

اللہ تعالٰے واحد قہار سے زیادہ عزیز ہے۔ اب بھی آپ اسکے ماننے والوں سے درج ذیل سوالات کرکے آزما سکتے ہیں۔

۱۔ کیا مولوی اسمٰعیل عقائدِ اہلِ سنّت وجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ حالانکہ آپ کے مفتی صاحبان خود ہی حکم لگا چکے ہیں۔

۲۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا۔ حضرات سلف صالحین اور ائمہ دین کا یہی مذہب ہے اور مولوی اسمٰعیل نے اسی کو حقیقی بدعت کہا تو اس نے سلف صالحین اور ائمہ دین کو حقیقی بدعتی بنایا یا نہیں؟

۳۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا یہی احادیثِ صحیحہ وکلام اللہ شریف کی آیاتِ صریحہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا مولوی اسمٰعیل آپ کے مفتی صاحبان ہی کے فتوے سے قرآن وحدیث کا منکر ہوا یا نہیں؟ اور جو منکر قرآن وحدیث کو اپنا امام مانیں وُہ کون ہوئے؟

۴۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے اور وہ مقولہ اور اعتقاد مولوی اسمٰعیل کا ہے تو بتایئے یہ حکم شریعت اور قانونِ اسلام اس پر بھی جاری ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ تمہارا امام ہے۔ نیز جو کفریہ قول کرنے والے کو اپنا امام مانیں وہ کون ہوئے؟

۵۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا۔ اس قول کی بنا پر اللہ تعالٰے کا محتاج ہونا اور صفات حادث کے ساتھ متصف ہونا لازم آئے گا تو مولوی اسمٰعیل نے اللہ تعالیٰ کو محتاج اور صفات حادث کے ساتھ متصف ٹھہرایا یا نہیں؟ اور جو اللہ تعالیٰ کو محتاج وغیرہ ٹھہرائے وہ کون ہوا؟ اور اُس کے ماننے والے کون ہوئے؟

۶۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا یہ عقیدہ اہل حق اور اہلِ ایمان کا ہے۔ مولوی اسمٰعیل نے اسی عقیدہ کو حقیقی بدعت کہا۔ تو جو اہل حق اور اہل ایمان کے عقیدہ کو حقیقی

Marfat.com

بدعت کہے وہ اہلِ حق اور اہل ایمان کا دشمن ہے یا نہیں؟

۷۔ آپ کے مفتی صاحبان نے کہا اس کا انکار الحاد و زندقہ ہے۔ مخالف اس عقیدہ کا بددین و ملحد ہے۔ کہیے آپ کے مفتی صاحبان کے فتوے سے مولوی اسمٰعیل ملحد بددین اور زندیق ہوا یا نہیں؟ اور ملحد۔ بددین اور زندیق کو اپنا امام ماننے والے کون ہوئے؟

۸۔ غیر مقلدین کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بہت ہلکا فتویٰ لگایا کہ دین سے ناواقف ہے تو غیر مقلد ہو! بتاؤ کہ جو دین سے ناواقف ہو اس کو کم از کم جاہل تو کہو گے یا نہیں؟

لطیفہ! مولوی اسمٰعیل کی عبارت پر پہلا فتویٰ جو درج ہے وہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا ہے اس میں یہ ہے کہ یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے۔ نیز یہی سلف صالحین اور ائمہ دین کا مذہب ہے اور یہی احادیث صحیحہ و کلام اللہ شریف کی آیات صریحہ سے ثابت ہے۔ اس فتوے کی رو سے مولوی اسمٰعیل صاحب کافر اور سلف صالحین اور ائمہ دین کے مذہب اور کلام اللہ شریف کی آیاتِ صریحہ اور احادیث صحیحہ کے منکر ٹھہرے اور جو قرآن کی آیاتِ صریحہ کا منکر ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔ تو گنگوہی صاحب کے فتوے سے مولوی اسمٰعیل صاحب کافر قرار پائے۔ اور انہی گنگوہی صاحب کا فتویٰ ہے کہ جو مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے خود کافر ہے۔ عبارت یہ ہے (مولوی اسمٰعیل) ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۱۶/۳)

نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں کافر ٹھہرے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مثال نمبر ۳ کی پوری بحث و تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ (دیوبندی مولویوں کا ایمان) شائع کردہ حضرت مولانا مولوی محمد معین الدین صاحب شافعی قادری رضوی مدظلہ۔ لائل پوری)

۲۰۔ مولوی غلام خاں صاحب جو آج کل غلام اللہ خاں صاحب کہلاتے ہیں کے استاد مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی آیت کریمہ

Marfat.com

فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت۔ اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد خاص شیطان[1] ہے۔

(بلغۃ الحیران فی ربط آیاتِ القرآن)

اس لرزا دینے والی ناپاک عبارت جس میں فرشتوں اور رسولوں کی انتہائی توہین ہے کی تشریح کرنے سے پہلے قارئین حضرات کی خدمت میں پوری آیت مع ترجمہ پیش کی جاتی ہے۔

فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۃ لَا انْفِصَامَ لَھَا ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۥ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ

سو جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کو کسی طرح شکستگی نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں اور خوب جاننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے ان کو تاریکیوں سے نکال کر یا بچا کر نور کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کے ساتھی شیاطین ہیں وہ ان کو نور سے نکال کر یا بچا کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں ایسے لوگ دوزخ میں رہنے

---

[1] یا مراد خاص شیطان ہے یہ بھی ایک شق ہے اس سے فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنے کے جائز ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ غایت ما فی الباب یہ کہ رسولوں اور فرشتوں کو بھی طاغوت کہنا جائز ہے اور شیطان کو بھی۔ (ماخوذ)

Marfat.com

فِيهَا خٰلِدُوْنَ ع والے ہیں یہ لوگ اس میں ہمیشہ کو رہیں گے۔ (ترجمہ تھانوی صاحب)
پارہ ۳ رکوع ۲

دیوبندی حضرات کے بہت بڑے عالم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

۱۔ کفر کا معنیٰ بداعتقادی اور ایمان کا معنی خوش اعتقادی۔ ثابت ہوا کہ ایمان نام ہے خوش اعتقادی کا اور کفر نام ہے بداعتقادی کا۔ لہٰذا بدعقیدہ کافر ہے اور خوش عقیدہ مومن ہے۔

۲۔ طاغوت کا معنی شیطان ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ساتھی اور طاغوت کافروں کے ساتھی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہے ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لانا اور طاغوت کا کام ہے نور سے نکال کر ظلمتوں کی طرف لے جانا۔ تو اگر معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہو تو یہ جائز اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ وہ طاغوت ہوں اور اگر وُہ طاغوت ہوں تو پھر وُہ اللہ تعالےٰ کے مخالف بلکہ دشمن اور کافروں کے ساتھی اور نور سے نکال کر ظلمتوں کی طرف لے جانے والے قرار پائیں گے۔ العیاذ باللہ۔ اور پھر ان کے ساتھ کفر کرنا یعنی بداعتقاد ہونا لازم وضروری ہوگا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو طاغوت کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے الخ

حالانکہ ان پر ایمان لانا لازم وضروری ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا:

كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (پارہ ۳ رکوع ۸)
یعنی رسول اور تمام مومنین یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

ثابت ہوا کہ فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا گویا ان کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شیطان بنانا ہے تو خدارا انصاف سے کہیے کہ یہ فرشتوں اور رسولوں کی کتنی بڑی توہین

Marfat.com

گستاخی اور ظلم ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔

نیز لفظ "طاغوت" ایک ایسا لفظ ہے جس کی نسبت اللہ کے معصوم اور نورانی بندے ملائکہ اور رسولوں کی طرف کرنا ایک جاہل مسلمان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا چہ جائیکہ کوئی عالم دین کہلانے والا ایسی جسارت کا مرتکب ہو۔ کیونکہ لفظ "طاغوت" "طغیان" سے مشتق ہے اور مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ طغیان کے اصل معنی ہیں ظلم اور معاصی میں حد سے گزر جانا۔ تو طاغوت کے معنی ہوں گے ظلم و سرکشی اور معاصی میں حد سے گزرنے والا۔ تو یہ صفت بلاشبہ شیطان کی صفت تو ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے معصوم اور مقدس فرشتے اور رسول علیہم السلام تو اس ناپاک صفت سے بالکل پاک ہیں۔ سچ پوچھیے تو یہ ان مقدس اور نورانی حضرات کے لئے ایک گالی ہے۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ اس انتہائی گستاخی کے مرتکب کا نام سرورق پر یوں لکھا ہوا ہے۔

از زبدۃ المفسرین۔ عمدۃ المحدثین۔ رئیس الفقہا۔ الصوفی الصافی مولانا حسین علی عم فیضہ وغیرہ۔

تو غور کیجئے کہ جب دیوبندیوں کے زبدۃ المفسرین اور عمدۃ المحدثین اور رئیس الفقہا کی گستاخی و بے ادبی اور بے سمجھی میں یہ حالت ہے تو ان کے جہلا کا کیا حال ہو گا؟

اب رہا یہ سوال کہ کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت جس کے معنی بموجب اس نے فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز لکھا ہے۔ اس کا معنی اور صحیح مفہوم کیا ہے؟ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ عبارت کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت کا معنی یہ ہے کہ "اللہ کے سوا ہر وہ جسکی عبادت کی گئی وہ طاغوت ہے۔" تو اس زبدۃ المفسرین کے خیال کیمطابق چونکہ کفار و مشرکین نے فرشتوں اور رسولوں کو بھی معبود بنایا اور انکی عبادت بھی کی گئی لہٰذا وہ بھی طاغوت ہوئے (معاذ اللہ)

اصل میں "من دون اللہ" کو نہ سمجھنا ہی ان کی بے ادبی اور بدنصیبی کا باعث ہوا ہے گویا من دون اللہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے۔

Marfat.com

ہمارا دعویٰ ہے کہ "من دون اللہ" سے مُراد بت ہیں اور کفار و مشرکین بتوں کی عبادت کرتے تھے اور کرتے ہیں جیسا کہ آج کل عیسائیوں کے گرجوں میں ہی جا کر دیکھ لیجئے کہ انہوں نے بُت بنائے ہوئے ہیں اور کسی بُت کا نام انہوں نے معاذ اللہ عیسٰی (علیہ السلام) اور کسی بُت کا نام مریم (علیہا السّلام) اور کسی بُت کا نام جبریل (علیہ السلام) رکھا ہوا ہے اور ان کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ حالانکہ معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان بتوں سے ان مقدس حضرات کو کیا تعلّق اور کیا نسبت۔ اگر کسی بُت کا نام عیسٰی رکھ دیا جائے تو کیا وہ بُت حضرت عیسٰی علیہ السّلام بن جائے گا؟ جیسے کہ اگر کوئی مشرک یا مسلمان کسی بت کا نام "اللہ" رکھ کر اس کی پوجا کیا کرے تو کیا وہ بت معاذ اللہ ہو جائے گا اور اس کی پوجا اللہ کی پوجا ہو گی۔ ہرگز نہیں بلکہ بُت کی پوجا ہو گی جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا:

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ (۱۲/۱۵)

تم نہیں پوجتے ہو اللہ کے سوا مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔

ثابت ہُوا کہ من دون اللہ سے مراد بت ہیں۔ نبی ولی یا فرشتے نہیں۔ اگرچہ نام کچھ بھی ہو یہی وجہ ہے کہ عبارت کل ما عبد میں ما کا لفظ ہے جو غیر ذوی العقول کے لئے ہے۔ اور ذوی العقول کے لئے من آتا ہے اور بُت بلاشبہ غیر ذوی العقول ہیں اور فرشتے اور رسول علیہم السلام تو کامل العقل ہوتے ہیں، اگر اس عبارت میں وہ مراد ہوتے تو ما عبد کی بجائے من عبد ہوتا۔

نیز اگر ما عبد من دون اللہ میں ملائکہ اور رسل کو شامل کیا جائے تو وہ معاذ اللہ جہنم کا ایندھن قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۱۷/۶

بیشک (اے مشرکو) تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا (سب) جہنم کا ایندھن

Marfat.com

ہیں۔

ماننا پڑے گا کہ ماعبد من دون اللہ سے مُراد بت ہی ہیں جن کی کفار و مشرکین عبادت کرتے تھے۔ اور وہ بُت اور ان کے پجاری دونوں یقیناً جہنم کا ایندھن ہوں گے کما قال اللہ تعالیٰ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ○ نیز فرمایا قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۹/۱۹ چنانچہ ان آیات کی تفسیر میں خود دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی فرماتے ہیں یعنی بت اور بُت پرست اور ابلیس کا سارا لشکر سب کو دوزخ میں اوندھے منہ گرا دیا جائے گا وہاں پہنچ کر آپس میں جھگڑیں گے ایک دوسرے کو الزام دیں گے اور آخر کار اپنی گمراہی کا اعتراف کریں گے کہ واقعی ہم سے بڑی سخت غلطی ہوئی کہ تم کو (یعنی بتوں کو یا دوسری چیزوں کو جنھیں خدائی کے حقوق و اختیارات دے رکھے تھے) رب العالمین کے برابر کر دیا کیا کہیں یہ غلطی ہم سے ان بڑے شیطانوں نے کرائی اب ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں نہ کوئی بت کام دیتا ہے نہ شیطان مدد کو پہنچتا ہے :

الحمد للہ ہمارا دعویٰ دلائل حقہ سے ثابت ہو گیا اور ہمارے قارئین پر واضح ہو گیا۔ ماعبد من دون اللہ سے مراد بُت ہیں اور ان میں ملائکہ اور رسولوں کو شامل کر کے ان کو طاغوت کہنا ان کی انتہائی توہین اور پرلے درجے کی گستاخی ہے۔

۲۱۔ انہی مولوی حسین علی صاحب نے لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ کو انکے کاموں کا علم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو: اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات

Marfat.com

قرآنیہ جیسا کہ و یعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (تفسیر بلغۃ الحیران ص۱۵۷)

حالانکہ اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے دیکھئے شرح فقہ اکبر ص۲۰۱

من اعتقد ان اللہ لا یعلم الاشیاء قبل وقوعها فهو کافر وان عد قائله من اهل البدعة یعنی جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو ان کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

اور یہ کہنا کہ انہوں نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ معتزلہ کا مذہب بیان کیا ہے درست نہیں اس لئے کہ جب انھوں نے قرآن کی آیات اور احادیث کو اس مذہب پر منطبق مان لیا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو یا کسی اور کا۔ کیونکہ قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

۲۲۔ انہی مولوی حسین علی صاحب نے لکھا ہے:

اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہو گی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلعم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا (بلغۃ الحیران ص۲۶۷)

معاذ اللہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا افترا اور بہتان ہے کہ آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عدت گذرنے سے پہلے نکاح کر لیا۔ حالانکہ تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ انہوں نے عدت گزاری اور عدت گزرنے کے بعد نکاح ہوا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت گذرنے سے پہلے نکاح کا پیغام تک نہیں بھیجا۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

لما انقضت عدة زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید فاذکرها علی (صحیح مسلم شریف ص۴۶۰)

یعنی جب (حضرت) زینب (رضی اللہ عنہا) کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت) زید سے فرمایا کہ تم میری طرف سے زینب کو پیغام نکاح دو۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حضور نے بلا عدت نکاح کر لیا حضور پر بہت بڑا افترا ہے اور یہ آپ کی سخت توہین اور بدترین گستاخی ہے۔ نیز یہ کہنا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو قبل الدخول طلاق دی گئی اور ان پر عدت لازم نہ تھی یہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ خلوت صحیحہ سے بھی عدت لازم ہو جاتی ہے۔ دخول ہو یا نہ ہو اور حضرت زینب تقریباً ایک سال تک حضرت زید سے ہم صحبت رہی ہیں۔

۲۳۔ انہی مولوی حسین علی صاحب نے لکھا ہے:

اور رسولوں کا کمال عذاب الٰہی سے نجات پا لینی ہے (بلغة الحیران ص ۲۴۴)

جب رسولوں کا کمال صرف عذاب الٰہی سے نجات پالینا ہی ہوا تو جو غیر رسول ہیں وہ تو عذاب الٰہی سے کبھی نجات نہیں پا سکیں گے کیونکہ ان کو تو رسالت کا کمال حاصل نہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تفسیر بلغة الحیران کی مذکورہ بالا عبارات پر خود علماء دیوبند وغیرہ نے بھی گمراہی اور کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو اشتہار "تفسیر بلغة الحیران علماء دیوبند کی نظر میں"۔
شائع کردہ دارالعلوم رحمانیہ۔ ہری پور ہزارہ

۲۴۔ ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق گنگوہی صاحب کا فتویٰ:

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ)

قارئین حضرات! ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق گنگوہی صاحب کا فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اب خود علماء دیوبند کی عبارات ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ملاحظہ

Marfat.com

فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

علماء دیوبند کے عقائد کی کتاب "المھند" صفحہ ۱۲ میں ہے:

۲۵ - بارھواں سوال۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب: ہمارے نزدیک ان کا حکم وُہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہلِ سنّت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی شوکت توڑ دی۔

فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت میں ہے کہ ان کے عقائد عمدہ تھے اور المھند کی عبارت میں ہے کہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور ان کے عقیدہ کے خلاف اہل سنت تھے اسی لئے ان کے نزدیک اہل سنت اور علماء اہلِ سنت کا قتل مباح تھا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک

Marfat.com

تمام اہل سنت کو مشرک سمجھنا اور ان کا قتل جائز اور حلال جاننا یہ عمدہ عقیدہ ہے نیز گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ وُہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں اور دیگر سب علماء دیوبند کہتے ہیں کہ وہ خارجی اور باغی تھے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک خارجی اور باغی اچھے ہوتے ہیں۔

۲۶- اور سنیئے: مولوی حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں:- صاحبو! محمد ابن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اُس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔

(الشہاب الثاقب ص۴۲)

گنگوہی صاحب کہتے ہیں: اُن کے عقائد عمدہ تھے وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں اور مولوی حسین احمد صاحب کہتے ہیں کہ اس کے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ تھے۔ وہ اہل سنت کے قتل کو باعث ثواب و رحمت اور ان کے اموال کو مالِ غنیمت اور حلال سمجھتا تھا۔ اس نے اہلِ حرمین اور اہلِ حجاز کو سخت تکالیف پہنچائیں۔ یہاں تک کہ ان کو ہجرت کرنی پڑی۔ سلف صالحین اور ان کے متبعین کا بے ادب اور نہایت گستاخ تھا ہزاروں مسلمانوں کا قاتل اور ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق تھا۔

اب اگر گنگوہی صاحب سچے ہیں تو یہ دوسرے جھوٹے اور اگر یہ سچے ہیں تو گنگوہی

Marfat.com

صاحب جھوٹے فیصلہ ماننے والوں پر ہے۔

۲۷۔ گنگوہی صاحب کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور دیوبند کے صدر مدرس مولوی حسین احمد صاحب نے نمبر وار بطور نمونہ ان کے چند عقیدے لکھے ہیں وہ ملاحظہ ہوں:

۱۔ محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۳)

۲۔ نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں ص ۴۵)

۳۔ زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوریٔ آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعتِ حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفرِ زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں ص ۴۵)

۴۔ شانِ نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں...... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ اُن کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دُعا میں آپ کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقلِ کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے

Marfat.com

والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (صہ ۴۷)

۵۔ وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر و فکر و ارادت و مشیخت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں۔ صہ ۵۹

۶۔ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے

(الشہاب الثاقب صہ ۶۲)

۷۔ مثلاً اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَوٰی وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے (صہ ۶۴)

۸۔ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ (صہ ۶۵)

۹۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں مثلاً

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ   سواک عند حلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بوقت

Marfat.com

حوادث۔ (ص۶۶)

۱۰۔ وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار وحقائق وغیرہ سے ذاتِ سرورِ کائنات خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں۔ (ص۶۷)

۱۱۔ وہابیہ نفس ذکرِ ولادت حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح وبدعت کہتے ہیں۔ (ص۶۷)

قارئین حضرات! یہ گیارہ عقیدے بطورِ نمونہ ابن عبدالوہاب نجدی اور ان کے اتباع کے خود دیوبند کے صدر مدرس مولوی حسین احمد صاحب نے لکھے ہیں جو گنگوہی صاحب کے نزدیک عمدہ عقیدے ہیں۔ معلوم ہوا کہ انتہائی گندے۔ خبیث اور کفریہ عقیدے ان کے نزدیک عمدہ ہوتے ہیں اور پاکیزہ اور اسلامی عقیدے ان کے نزدیک کفر وشرک اور بدعت ہوتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۲۸۔ گنگوہی صاحب کے نزدیک صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اہلِ سنّت وجماعت سے خارج نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو:

جو شخص صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۱/۲)

غور فرمایئے کہ صحابۂ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آخری صحابی تک سب آ گئے۔ حالانکہ فقہا اور ائمۂ اہل سنت نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسا شخص اہلِ سنت سے خارج ہے بلکہ حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں تبرّا کرنے والا بلاشبہ کافر ہے مگر گنگوہی صاحب کے

Marfat.com

نزدیک کسی بھی صحابی کو کافر کہنے والا کافر تو کیا سنت جماعت سے بھی خارج نہیں ہوتا۔ ان کے بعض عقیدت مندان کی ناجائز طرفداری کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے۔ مگر یہ محض غلط ہے اس لئے کہ فتاویٰ رشیدیہ کئی بار چھپا ہے مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپہ میں ہوتی دو میں ہوتی ہر کتاب اور ہر چھاپہ میں یہی عبارت ہے حالانکہ پہلی بار چھپنے پر ہی اس پر مواخذہ شروع ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں اس عبارت میں ہے کہ وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ مطلق گناہ کبیرہ سے آدمی اہل سنت سے خارج نہیں ہوتا۔ رہا یہ کہ انہوں نے ملعون کہا ہے تو یہ ملعون کہنا بھی سنت جماعت سے خارج ہونے پر قرینہ نہیں کیونکہ قرآن پاک میں جھوٹوں پر لعنت فرمائی گئی ہے اور حدیث شریف میں تارک سنت پر لعنت وارد ہے تو کیا جھوٹا اور تارک سنت، اہل سنت وجماعت سے خارج ہے[1]؟

دوسرا رخ دیکھئے! انہی گنگوہی صاحب کے اسی فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے (ص ۱۶/۳) دوسرے مقام پر ہے:

علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علمائے نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم کے اور دین کے ہو (ص ۵/۳)

---

[1] خود گنگوہی صاحب نے اپنے فتوے میں اس کی تصریح کردی ہے، ملاحظہ ہو

شیعہ کے دفن وکفن کی بابت استفسار فرمایا ہے سو جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی تجہیز وتکفین حسب قاعدہ ہونی چاہیئے۔ اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۵/۲)

Marfat.com

غور فرمائیے! گنگوہی صاحب کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہنے والا اور علماؑ کی توہین اور تحقیر کرنے والا تو کافر ہے مگر صحابہ کرام کو کافر کہنے والا کافر تو کیا سنت جماعت سے بھی خارج نہیں ہوتا۔ فیا للعجب۔

ثابت ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک اپنے علماء کی جتنی قدر ہے صحابۂ کرام کی اتنی قدر نہیں ہے۔

حلال وحرام

۲۹۔ سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایات صحیح، درست ہے یا نہیں؟

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۵۰/۲)

غور فرمائیے! سائل سوال کر رہا ہے کہ مجلس میلاد شریف جس میں قیام بھی نہ ہو یعنی کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا جائے اور روایات بھی صحیح بیان کی جائیں تو ایسی مجلس میلاد دُرست ہے یا نہیں؟ گنگوہی صاحب فرماتے ہیں مجلس میلاد ہر حال میں ناجائز ہے اور وجہ اس کی تداعی ہے۔ اس گنگوہی فتویٰ پر حیرت اور سخت تعجّب ہے کہ مجلس میلاد شریف کو تو تداعی کی وجہ سے ناجائز قرار دے دیا اور خود دیوبندیوں کے مدرسوں میں دستار بندی کے جلسے ہوتے ہیں اور جگہ جگہ تبلیغی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں ان میں تداعی اہتمامات۔قیودات مجلس میلاد سے بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ تاریخ۔ وقت کا تقرر۔ مقام کا تعین۔ اشتہار۔ بذریعہ اخبارات اعلان بذریعہ خطوط وغیرہ مولویوں کو بلانا۔ فرش بچھانا۔ اسٹیج سجانا۔ پنڈال سجانا۔ روشنی وغیرہ یہ تداعی واہتمامات وقیودات کس زور شور کے ہیں مگر یہاں کراہت کا فتویٰ بھی نہیں اور میلاد شریف کے لئے حکم مارشل لا نافذ ہے کہ بدعت ہے حرام ہے ناجائز ہے۔ معاذ اللہ۔

Marfat.com

پھر لطف یہ کہ مجالس میلاد شریف میں شرکت بھی کی جاتی ہے۔ دیوبندی مولویو! جب مجلس میلاد شریف ناجائز اور حرام ہے تو اس میں کیوں شریک ہوتے ہو کیوں نذرانے وصول کرتے ہو؟ کیا تمہارے بڑے بڑے مولوی ہر سال کراچی اور پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں میلاد کے جلسوں میں شریک نہیں ہوتے۔ تقاریر نہیں کرتے؟ ضرور شریک ہوتے اور تقریریں کرتے ہیں! بندہ کے پاس بطور ثبوت سینکڑوں اخباری تراشے اور فوٹو موجود ہیں۔ یہ مذہب ہے یا شکم پروری۔ یہ دین ہے یا مسلمانوں کو پھانسنے کی ترکیب؟

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۴/۲)

۳۱۔ **مسئلہ**: محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب: ناجائز ہے۔ بسبب اور وجوہ کے۔ فقط، رشید احمد

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۵۵/۲)

۳۲۔ **مسئلہ**: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ فقط رشید احمد۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۵۰/۲)

۳۳۔ **سوال ۱**: رجب کے مہینے میں تبارك الذی چالیس دفعہ پڑھ کر مُردے کی رُوح کو ثواب پہنچاتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ **سوال ۲**: جو کہ مدینہ شریف

Marfat.com

میں رجبی ہوتی ہے سو وہاں کی طرح یہاں پر ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ کی شب کو محفل مولود یا ختم قرآن شریف یا فقط وعظ یا کچھ کھانا پکا کر یا کچھ شیرینی تقسیم تقسیم کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مبارک کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ۲۷ تاریخ کو روزہ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب: ان دونوں امر کا التزام نادرست اور بدعت ہے اور وجوہ ان کے ناجواز کے اصلاح الرسوم ۔ براھین قاطعہ ۔ اور اربعین میں درج ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۳/۳)

۳۴ ۔ سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط رشید احمد۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱۳/۳)

۳۵ ۔ مسئلہ کتاب ترجمہ سر الشہادتین (مولفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) یا دیگر کتب شہادت خاص رات کو پڑھنا کیسا ہے حسب خواہش نمازیان مسجد یا کسی کے مکان پر۔

الجواب: ایام محرم میں سر الشہادتین کا پڑھنا منع ہے۔ حسب مشابہت مجالس روافض کے۔ فقط رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۵۳/۲)

۳۶ ۔ مسئلہ کھانا سامنے رکھ کر اس پر پنج آیت پڑھنا کیسا ہے جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ کھانے پر فاتحہ پڑھنا درست ہے اس لئے کہ حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ نے اپنے فتاویٰ میں جائز لکھا ہے بکر کہتا ہے کہ حاجی صاحب موصوف اگرچہ میرے پیر و مرشد ہیں یعنی میرے پیر طریقت ہیں پیر شریعت نہیں ہیں کہ

Marfat.com

میں ان کے کہنے پر عمل کروں۔ یہ کہنا بکر کا کیسا ہے اور طریقت اور شریعت ایک ہیں یا دو ہیں۔ لہٰذا ان مسئلوں کو زیب قلم فرما کر مزین بمہر فرماویں۔

الجواب: یہ سب امور بدعت ہیں۔ مسائل اربعین دیکھ لو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۴/۲)

۳۷۔ سوال: طعام المیت یمیت القلب وطعام المریض القلب حدیث ہے یا قول طعام ایصال ثواب مثل یازدہم غوث الاعظم یا برسی وششماہی وغیرہ کہ ہندوستان میں رائج ہے یا بلاقیود یوم وغیرہ طعام ایصالِ ثواب کے واسطے تیار کیا جاوے تو اس کا کھانا حرام ہے یا مکروہ تحریمًا یا تنزیہًا یا جائز خصوصًا ذاکرین شاغلین کے حق میں کیا حکم ہے۔

الجواب: یہ قول ہے اور یازدہم (یعنی گیارھویں) کا طعام بھی ایسا ہی ہے سب صدقہ ہے اور سب کا کھانا موجبِ اماتتِ قلب ہے (یعنی دل کے مُردہ ہونے کا موجب ہے) فقط رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۴/۲)

۳۸۔ اور سیوم، دہم وچہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۹/۱)

۳۹۔ سوم ودہم وچہلم وغیرہ ہمہ بدعت و ماخوذ از کفار ہنود است وآنکہ طعام روبرو نہادہ چیزے می خوانند ایں طریقہ ہنود است ترک چنیں رسوم واجب است کہ من تشبہ بقوم فھو منھم الخ (فتاویٰ اشرفیہ ص ۵۸/۲)

یعنی سوم ودہم وچہلم وغیرہ سب بدعات اور کفار ہنود سے اخذ کی ہوئی رسمیں ہیں کہ وہ کھانا روبرو رکھ کر کوئی چیز پڑھتے ہیں یہ طریقہ ہندوؤں کا ہے ان رُسوم کا چھوڑنا واجب ہے کہ (فرمایا ؐ) جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

۴۰۔ مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عیدین میں معانقہ

Marfat.com

کرنا اور بغلگیر ہونا کیسا ہے؟

الجواب: عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۴/۲)

قارئین حضرات! آپ نے مذکورہ بالا فتوے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ عبارات کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ تشریح کی چنداں ضرورت نہیں خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کے مربیٔ خلائق جناب گنگوہی صاحب کے نزدیک محفل میلاد شریف جس میں صحیح روایات بیان ہوں اور کوئی خلاف شرع بات نہ ہو اور جس میں صرف قران خوانی ہو اور شیرینی تقسیم ہو اور کوئی بات نہ ہو۔ کھانے یا شیرینی پر فاتحہ پڑھنا، شب معراج میں محفل میلاد شریف، ختم قرآن شریف۔ وعظ۔ کھانا یا شیرینی برائے ایصال ثواب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کرنا۔ ۲۷ رجب کو روزہ رکھنا۔ ایام محرم شریف میں ذکر شہادت امامین کریمین صحیح روایات کے ساتھ کرنا۔ سبیل لگانا۔ شربت دودھ بچوں وغیرہ کو پلانا اور عیدین میں گلے ملنا سب ناجائز۔ حرام۔ بدعت اور گمراہی ہے۔ نیز گیارھویں شریف کے کھانے کا دلوں کے مردہ ہونے کا باعث ہونا اور میت کا سوئم۔ دہم اور چہلم سب بدعت اور کافروں ہندوں کی رسمیں ہیں۔ وہ کھانا سامنے رکھ کر کوئی چیز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمان جو سامنے کھانا رکھ کر اس پر درود و فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اس میں ہندوؤں کے ساتھ مشابہت ہے تو ان کی مشابہت اختیار کرنے والے انہی میں سے ہوں گے۔ حالانکہ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ہندو، کفار کھانا سامنے رکھ کر اس پر کبھی درود و فاتحہ نہیں پڑھتے۔ وہ درود و فاتحہ کو مانتے ہی نہیں اور نہ ان کو درود و فاتحہ خوانی آتی ہے وہ پڑھیں گے کیا۔ پھر ان کے ساتھ مشابہت کیسی درود و فاتحہ پڑھنے کو ہندوؤں کے کافرانہ کلام گیتا وغیرہ سے تشبیہ دینا کس قدر ناانصافی اور ظلم ہے۔ کلام میں تو تشبیہ نہ ہوئی البتہ کھانا آگے رکھنے میں ضرور تشبیہ ہے اور دنیا میں جتنے بھی کھانے والے ہیں کفار، مشرکین، جانور، چوپائے، درندے، چرندے، پرندے سب کھانے کی چیزوں کو آگے ہی رکھتے ہیں اور کھاتے ہیں تو دیوبندیوں کو ان سب کی

Marfat.com

مشابہت سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کبھی آگے نہ رکھا کریں بلکہ پیچھے رکھ لیا کریں اور نہ اس پر کوئی چیز یعنی بسم اللہ وغیرہ پڑھا کریں کیونکہ ان کے حکیم الامت کے فتوے کی عبارت یہ ہے و آنچہ طعام رو برو نہادہ چیزے می خوانند ایں طریقہ ہنود است کہ وہ کھانا آگے رکھ کر کوئی چیز پڑھتے ہیں یہ طریقہ ہندوؤں کا ہے تو کھانا رکھ کر کوئی چیز پڑھنا اس میں تو بسم اللہ شریف کا پڑھنا بھی آجاتا ہے۔ کیونکہ بسم اللہ شریف بھی کوئی چیز ہے یا دیوبندیوں کے نزدیک کوئی چیز نہیں؟ معاذ اللہ۔ دیوبندیو! اگر کھانے پر قرآن کریم کی آیات کے پڑھنے کو ہندوؤں کے کلام گیتا وغیرہ سے تشبیہہ دینے لگو گے تو پھر یہ بتاؤ کہ ہندو بھی گنگا جمنا کا پانی بطور تبرک عقیدت و محبّت سے لاتے ہیں۔ اور مسلمان بھی زمزم شریف لاتے ہیں پانی میں تو بہت فرق ہے بطورِ تبرک عقیدت و محبّت سے لانے میں تو تشبیہہ ہے۔ ہندو بھی پتھروں کو چومتے ہیں اور مسلمان بھی حجرِ اسود کو چومتے ہیں پتھر کی مورتیوں اور حجرِ اسود میں تو بہت فرق ہے۔ چومنے میں تو تشبیہہ ہے۔ کفار ملک گیری وغیرہ کی ہوس میں برائے جنگ میدان میں آتے ہیں۔ مسلمان راہِ خدا میں کلمۂ حق کو بلند کرنے کے لئے برائے جنگ میدان میں آتے ہیں۔ دونوں کی نیتوں اور مقاصد میں تو بڑا فرق ہے مگر میدان میں آنے اور جنگ کرنے میں تو تشبیہہ ہے۔

ظالمو! امورِ خیر کو ناجائز و حرام کرنے اور عوام کو روکنے کے لئے بہانے بناتے ہو تشبیہہ کی تہمتیں تراشتے ہو۔ کیا ہندو کفار وغیرہ بہت سے کارِ خیر نہیں کرتے؟ اور کیا کسی کارِ خیر کے کرنے سے وہ ان کا شعار ہو جائے گا؟ اور جو مسلمان بھی وہ کارِ خیر کرے گا وہ حرام کا مرتکب ہو گا۔ شعار کا کوئی معیار بھی ہے یا نہیں؟ کم از کم وہ فعل ان کے ساتھ مختص ہو ان کی مذہبی علامت ہو تو کیا میّت کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے نیاز فاتحہ وغیرہ کرنا یہ مسلمانوں کی مذہبی علامت ہے یا ہندوؤں کی۔ درود و فاتحہ خوانی مسلمانوں کے ساتھ مختص ہے یا ہندوؤں کے ساتھ۔ کھانا سامنے رکھنا تو صرف مالی عبادات اور بدنی عبادات کو جمع کرنا ہے۔ کیونکہ دونوں کا ثواب پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ بہر صورت

Marfat.com

ان فتووں کے مطابق مذکورہ بالا امور کے کرنے والے سب مسلمان بدعتی۔ گمراہ۔ ناجائز اور حرام کاموں کے کرنے والے اور مُردہ دل ٹھہرے اور میّت کا سوئم، دہم اور چہلم کرنے والے سب مسلمان ہندوؤں۔ کافروں میں سے ہونے والے قرار پائے العیاذ باللہ

اب سنیئے کہ انہی اکابر علماء دیوبند کے نزدیک جائز اور حلال وطیب کیا ہے

۴۱۔ مسئلہ۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد وحاکم ونوکر مسلمان کو درُست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ دُرست ہے۔ فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۳/۲)

۴۲۔ سوال۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا دُرست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۴/۳)

قارئین حضرات۔ خوب غور فرمائیے! یہ وہی گنگوہی صاحب ہیں جن کے نزدیک محرم کی سبیل کا پانی۔ شربت اور دُودھ وغیرہ سب حرام ہے اور گیارھویں شریف کا کھانا دلوں کو مُردہ کرتا ہے لیکن ہولی، دیوالی کا ہر کھانا جائز اور دُرست ہے۔ شاید وہ دیوبندی حضرات کے دلوں کو زندہ کرتا ہوگا۔ نیز ہندو جو مشرک ہے اور مشرک پلید ہے [انما المشرکون نجس] اور سود جو صریح حرام ہے تو پلید ہندو صریح حرام کا روپیہ خرچ کر کے سبیل لگائے تو اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے اور شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصال ثواب کا پانی شربت دودھ وغیرہ سب حرام، یہ ہندوؤں کے ساتھ خاص تعلق، عقیدت اور حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت نہیں تو اور کیا ہے؟

Marfat.com

ایک طرف تو تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور دوسری طرف تشبہ بالہنود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کے کھانوں کو حلال اور جائز قرار دیا جائے۔ جس چیز کی نسبت حضرت امام اور دیگر مقربان الٰہی کی طرف ہو جائے وہ تو نادرست اور حرام ہو جائے اور جس کی نسبت ہولی، دیوالی کی طرف اور ہندوؤں پلیدوں کی طرف ہو جائے وہ دُرست اور جائز و حلال ہی رہے۔

یہ کانگریسی مُلّا ہیں تم کو بتاؤں کیا ہیں
گاندھی کی پالیسی کے عربی میں ترجمہ ہیں (اکبر الہ آبادی)

۴۳۔ مسئلہ: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط رشید احمد۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۰/۲)

۴۴۔ مسئلہ: چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں ہے اگر پاک ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۰/۲)

لیجئے گنگوہی صاحب نے کوّا جو مردار اور نجاست کھاتا ہے اس کا کھانا ثواب قرار دے دیا اور چوہڑے چمار کے گھر روٹی بھی حلال کر دی۔ جیسا منہ ویسی غذا جن لوگوں کے دلوں کو سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کا کھانا مردہ کرے اور جن کے لئے محرم کا شربت حرام ہو ان کے لئے کوّا اور چوہڑے چمار کے گھروں کی روٹیاں ہی مناسب ہیں تاکہ ان کے قلوب زندہ رہیں۔ دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ خوب کوّے کھایا کریں اور اپنے علماء کی دعوت بھی کوّے پکا کر ہی کیا کریں کیونکہ مرغ تو صرف مباح ہے جس کے کھانے پر نہ ثواب ہے نہ عذاب لیکن کوّے کھانے پر تو ثواب بھی ہے یعنی ہم خرما و ہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہوں گی۔ چنانچہ چند دیوبندی حضرات

Marfat.com

نے پچھلے دنوں اس پر عمل بھی کیا۔ ملاحظہ ہو:

۴۵۔ کوّے کا گوشت حلال ہے۔

سلاں والی (۲۶ اگست محمد اکبر نامہ نگار) یہاں جمعیۃ العلماء اسلام ہزاروی گروپ سے تعلق رکھنے والے مقتدر علماء کرام نے کوّے کے گوشت کو حلال قرار دیا اور اپنے فتوے پر عمل کرتے ہوئے کوّؤں کے گوشت سے اپنے کام و دہن کی تواضع بھی کی۔ یہ علماء کرام مدرسہ جامعہ حسینیہ حنفیہ میں جمع تھے جس میں جمعیۃ العلماء اسلام ہزاروی سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین۔ قاری فتح محمد کراچی والے۔ قاری محمد صدیق جھنگ والے اور حافظ محمد ادریس سلاں والی شامل تھے۔ ان علماء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوّے کا گوشت حلال ہے اور کوّے کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے اپنے اس فتوے پر اس طرح عمل کیا کہ کوّے کے گوشت کی ایک دعوت میں اس سے لطف اندوز ہوئے۔ (روزنامہ اخبار نوائے وقت لاہور، ۲ اگست ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ کالم ۳)

ٹھیک ہے کارِ ثواب میں شرم کس بات کی۔ سب دیوبندیوں کو علی الاعلان کوّا کھانا چاہیے نامعلوم بعض دیوبندی حضرات اس ثواب سے کیوں محروم ہیں۔

نوٹ: اہلِ سنّت کے نزدیک کوّا کھانا حرام ہے:

۴۶۔ پاکستانی شراب پیو۔ (مولوی غلام غوث ہزاروی دیوبندی کا اعلان)

میرپور خاص (۱۰ ستمبر۔ نمائندہ جنگ) جمعیۃ العلماء اسلام کے ناظم اور صوبائی اسمبلی کے ممبر مولوی غلام غوث ہزاروی نے ۷ ستمبر کی رات کو جمعیۃ العلماء اسلام میرپور خاص کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانیوں کو اگر شراب پینی ہی ہے تو وہ غیر ملکی شراب کی بجائے ملکی شراب یعنی پاکستان میں تیار شدہ شراب استعمال کریں۔ غیر ملکی شراب کا استعمال ترک کرنے اور ملکی شراب پینے سے زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ موصوف نے کہا یہ بات میں اسمبلی

Marfat.com

میں بھی کہہ چکا ہوں اور اس جلسہ عام میں بھی برملا کہتا ہوں -

ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت
مغرب کے فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک
(اقبالؔ)

بندہ! محمد شفیع الخطیب الاوکاڑوی غفرلہٗ
کراچی (پاکستان)

Marfat.com

طُرفہ تماشا

زیرِ نظر کتاب طباعت کے لئے تقریباً تیار ہی تھی کہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) کے "صد سالہ جشن" کی دُھوم مچی، حیرت ہوئی کہ اپنے مفادات کے لئے یار لوگ وہ کچھ بھی کر لیتے ہیں جو دوسروں کے لئے ہر گز روا نہیں جانتے، سچ ہے کہ حقیقت اپنا آپ بہر حال منوا لیتی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کو بہت بڑی مذہبی درس گاہ کہا جاتا ہے۔ اس درس گاہ سے تعلق رکھنے والے اکابر علماء کا ذکر کتابِ ہٰذا میں تفصیلاً موجود ہے۔ پوری کوشش کی گئی ہے کہ ان کے عقائد و نظریات کو پوری طرح پیش کیا جا سکے۔ کتاب کے مندرجات سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔

اسے کیا کہیے! کہ مسلمانوں کی اکثریت کو مشرک و بدعتی بنانے والی درس گاہ کے صد سالہ جشن کا افتتاح ایک عورت اور وہ بھی مشرکہ کے ہاتھوں ہوا، بھارت کی وزیرِ اعظم کی تقریر کے متن سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپس کے سیاسی نظریات وغیرہ میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے، مزید تفصیلات معلوم کی جائیں تو بہت کچھ سامنے آئے گا۔

بُت پرستوں کی تعظیم و توقیر یا اُن کی مدح از رُوئے شرع کیا حکم رکھتی ہے علمائے دیوبند سے یہ پوشیدہ نہیں ؎

می بلرزد عرش از مدح شقی

علمائے دیوبند کے اس فعل کے سلسلے میں خود کوئی تبصرہ کرنے کی بجائے مشہور دیوبندی عالم مولانا احتشام الحق تھانوی کا اخباری بیان اور وہ خبر جس میں یہ اعلان تھا "مسز اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کا افتتاح کرینگی" ہدیۂ قارئین

Marfat.com

(جنگ کراچی) نئی دہلی۔ ۱۹ر مارچ (ریڈیو رپورٹ) بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی جمعہ ۲۱ر مارچ کو دیوبند میں دار العلوم کی صد سالہ تقریبات کا افتتاح کریں گی۔ صد سالہ تقریبات کے موقع پر بھارت کے محکمہ ڈاک نے ۲۰ پیسے کا ایک خصوصی ٹکٹ جاری کیا ہے جس پر دار العلوم کی مرکزی عمارت کی تصویر ہے بھارتی حکومت نے دار العلوم کی تقریبات کے لئے ۸ سو پاکستانیوں کو دیوبند آنے کی اجازت دے دی ہے، پاکستانیوں کی سہولت کے لئے ایک خصوصی ٹرین چلائی جا رہی ہے۔

کراچی۔ ۲۲ر مارچ (پ ر) ممتاز عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی نے دار العلوم دیوبند ضلع سہارن پور کے مہتمم کے نام ایک تار بھیجا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ دار العلوم دیوبند کا صد سالہ اجلاس جو بھارت اور پاکستان کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک کے ہزاروں فارغ التحصیل مذہبی پیشوا اور علماؤ مشائخ کا خالص مذہبی اور عالمی اجتماع ہے اس کا افتتاح ایک خاتون کے ہاتھ سے کرانا نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی روایات کے خلاف ہے بلکہ دین اسلام کی برگزیدہ مذہبی شخصیتوں کے تقدس کے بھی منافی ہے جو اپنے حلقے اور علاقوں میں اسلام کی اتھارٹی اور ترجمان ہونے کی حیثیت سے اجتماع میں شریک ہوئے ہیں اگر بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو مسلمانوں کے ساتھ ان کی خیر سگالی اور ہمدردی پر خراج تحسین پیش کرنا تھا جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہیں تو وہ مذہبی پیشواؤں کے خالص مذہبی اجتماع کی حیثیت کو مجروح کئے بغیر کسی دوسرے طریقے پر بھی پیش کیا جا سکتا تھا ایشیاء کی دینی درس گاہ کے اس خالص مذہبی صد سالہ اجلاس کو ملکی سالمیت کیلئے استعمال کرنا ارباب دار العلوم کی جانب سے مقدس مذہبی شخصیتوں کا بد ترین استحصال اور اسلاف کے نام پر بد ترین قسم کی استخوان فروشی ہے

Marfat.com

ہم اربابِ دارالعلوم کے اس غیر شرعی اقدام پر اپنے دلی رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہیں اور مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس شرمناک حرکت کو مسلک دیوبند کی ترجمانی تصوّر نہ کریں بلکہ اس کی ذمّہ داری تنہا دارالعلوم دیوبند کے مہتمم پر ہے جنہوں نے دارالعلوم کی صدسالہ روشن تاریخ کے چہرے پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا۔"

(روزنامہ جنگ، کراچی

کراچی ۲۰ مارچ (پ ر) غازی پور کے ممتاز عالم دین شاہ محمد احمد عزمی نے مہتمم دارالعلوم دیوبند کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے جشن صد سالہ کا افتتاح بھارت کی وزیرِ اعظم مسز اندرا گاندھی کے ہاتھوں کرانے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم جیسے علم کے بحرِ بیکراں کے یوم صد سالہ کو جشن ومیلہ جیسی تقریب بنایا گیا جس کے لئے کوئی عالم دین نہ مل سکا کہ اس کے ہاتھوں افتتاح ہو سکتا۔ (روزنامہ جنگ کراچی)

(ناشر)

ذخیرہ

Marfat.com

لمحہ فکریہ

یکم محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کو مکّہ مکرّمہ میں جو سانحہ رونما ہوا وہ دُنیا کو معلوم ہے، جو کچھ ہُوا، بہت بُرا ہوا۔ جس جگہ کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ "جو وہاں آگیا وہ امن میں آگیا" وہاں جس شیطنت کا مظاہرہ ہوا ہے اس نے نوّے کروڑ سے زائد مسلمانوں کو چیلنج کیا ہے کہ یہ محض انکی غفلت اور عدم اتحاد کا نتیجہ ہے۔

مسلم دُنیا نے کعبۂ معظمہ پر قابض ہونے والے گروہ کو مرتدین کہا ہے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خانۂ خدا جو بہرحال معظم و مکرم ہے، کی توہین اور بے ادبی کا مرتکب مرتد قرار دیا گیا ہے، اور حدیثِ نبوی کے مطابق مردِ مومن کی عزت و حرمت عند اللہ کعبۂ معظمہ سے کہیں زیادہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ مخلوق خدا میں کوئی افضل و برتر نہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ مسلم دُنیا نے سعُودی حکومت کے مخالفین اور کعبے کی بے ادبی اور اہانت کرنے والوں کو مرتدین کہا ہے، تو کیا رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین کرنے والے بدترین مرتدین نہیں ہیں؟

افسوس! کہ کعبے کے کچھ گستاخ تو اپنے انجام کو پہنچ گئے مگر گستاخانِ رسول و آل و اصحابِ رسول صلیّ اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم کو ہر سمت کھلی آزادی ہے، ان کی تحریر و تقریر پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ ہماری ایمانی بے حسی اور بے غیرتی نہیں تو کیا ہے؟

بارہا حکام کی توجہ اس جانب دلائی گئی کہ حضور سیّدِ عالم، اہلِ بیتِ رسول، اصحابِ رسول اور اولیائے امتِ رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی

Marfat.com

ناموس و تقدیس کے تحفظ کا احساس کیا جائے مگر رسمی وعدوں کے سوا کوئی قابلِ ذکر کاروائی نہیں کی گئی۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان ہستیوں سے لاپرواہی اور بے اعتنائی ہی ہماری تباہی و بربادی کا موجب ہے۔ امن و آشتی، عزّت و وقار، استحکام و سالمیت کا حصول ان ہستیوں سے کامل وابستگی میں ہی ممکن ہے۔ ان کی سیرت و تعلیمات کو رہنما بنائے اور اپنائے بغیر ہم ہرگز کوئی ترقی نہیں کر سکتے

(ناشر)

ذخیرہ

Marfat.com

قرآن کتابِ ہدایت ہے۔
مکمل ضابطۂ حیات ہے۔
قرآن ہماری دنیوی اور اُخروی کامیابی کا ضامن ہے۔
قرآن کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری کی معرکہ آرا تفسیر

خوبصورت ترجمہ بہترین تفسیر

ضیاء القرآن

فہمِ قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ: جس کے ہر لفظ سے اعجازِ قرآن کا حسن نظر آتا ہے
تفسیر: اہلِ دل کے لیے درد و سوز کا ارمغان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

ذخیرہ

خوشخبری

مشہور و معروف محدث و مفسر
حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ
کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری (زیر طبع)

جس کا جدید اور مکمل اردو ترجمہ ادارہ **ضیاء المصنفین**
بھیرہ شریف نے اپنے نامور فضلاء سے اپنی نگرانی
میں کروایا ہے۔

انشاءاللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

جلد اس علمی کارنامے کو منصۂ شہود پر لانے کا
شرف حاصل کرے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

مجددِ مسلکِ اہلسنت خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

- ذکرِ جمیل
- نعمتِ حبیب ﷺ
- انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
- ذکرِ حسین (دو حصے)
- درسِ توحید
- مسلمان خاتون
- راہِ عقیدت
- برکاتِ میلاد
- اخلاق و اعمال (شرعی تقریریں)
- راہِ حق
- ثواب العبادات
- مقالاتِ اوکاڑوی
- نماز مترجم
- مسئلہ سیاہ خضاب
- میلادِ شفیع
- امام پاک اور یزید پلید
- مسئلہ طلاق ثلاثہ
- جہاد و قتال
- شامِ کربلا
- انوارِ رسالت (حصہ اول)
- جھگڑے کا خاتمہ
- سفینۂ نوح (دو حصے)
- تعارف علمائے دیوبند
- نجوم الہدیٰ

5149

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ اردو بازار لاہور

Marfat.com

مجدد مسلک اہلسنت خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

ذکرِ جمیل	نعمتِ حبیب ﷺ	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
ذکرِ حسین (دو حصے)	درسِ توحید	مسلمان خاتون
راہِ عقیدت	برکاتِ میلاد	اخلاق و اعمال (شرعی تقریریں)
راہِ حق	ثواب العبادات	مقالاتِ اوکاڑوی
نماز مترجم	مسئلہ سیاہ خضاب	میلادِ شفیع
امام پاک اور یزید پلید	مسئلہ طلاقِ ثلاثہ	جہاد و قتال
شامِ کربلا	انوارِ رسالت (حصہ اول)	جھگڑے کا خاتمہ
سفینۂ نوح (دو حصے)	تعارف علمائے دیوبند	نجوم الہدا

5149

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ اردو بازار لاہور

Marfat.com